روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:50
طلوع آفتاب	06:11
زوال آفتاب	12:40
غروب آفتاب	07:17

آج کی حدیث

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی شخص کسی آدمی کو فاسق نہ کہے اور نہ اس پر کفر کی تہمت لگائے کیونکہ اگر وہ آدمی فِسق یا کفر کا حامل نہیں ہے تو اس کا کہا ہوا اسی کی طرف لوٹ جائے گا"۔ (بخاری) یعنی اگر کسی شخص نے کسی ایسے مسلمان کو جو حقیقت میں فاسق نہیں ہے فاسق کہا تو کہنے والا خود فاسق ہوگا اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی ایسے شخص کو کافر کہا جو حقیقت میں کافر نہیں ہے تو کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 202, Wednesday- 22 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۰۲ ۞ بدھ، ۲۲ر جولائی، ۲۰۲۶ء، ۷ر صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات: ۸

طلبہ پر کارروائی کے خلاف کانگریس کا پی ایم ہاؤس پر دھرنا

طلبہ پر پولیس کارروائی کے خلاف کانگریس کے پی ایم ہاؤس کے قریب دھرنے کے دوران راہل گاندھی، پرینکا گاندھی اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کو حراست میں لے کر مختلف مقامات پر منتقل کر دیا گیا

نئی دہلی: طلبہ پر پولیس کارروائی، پیپر لیک کے معاملات اور تعلیمی نظام سے متعلق اپوزیشن کے مطالبات کو لے کر کانگریس نے منگل کو وزیر اعظم نریندر مودی کی رہائش گاہ (پی ایم ہاؤس) کے قریب بڑا احتجاجی دھرنا دیا۔ احتجاج کے دوران لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا، سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو سمیت اپوزیشن کے متعدد سرکردہ رہنماؤں کو دہلی پولیس نے حراست میں لے لیا اور بعد میں انہیں مختلف مقامات پر منتقل کر دیا گیا۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کی قیادت میں کانگریس کے ارکان پارلیمنٹ اور سینئر رہنماؤں نے وزیر اعظم کی رہائش گاہ کی طرف مارچ کیا اور وہاں دھرنا دیا۔ احتجاج میں کانگریس کے کئی سینئر رہنماؤں کے علاوہ مختلف اپوزیشن جماعتوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ احتجاج کے دوران کئی رہنماؤں نے علامتی طور پر ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہن کر حکومت کے خلاف اپنا احتجاج درج کرایا۔ کانگریس نے اس احتجاج کے دوران مرکزی وزیر تعلیم دھرمندر پردھان کے استعفے کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے استعفے کا بھی مطالبہ کیا۔ پارٹی کا الزام ہے کہ طلبہ پر لاٹھی چارج اور کارروائیوں کے لیے حکومت کو سیاسی اور اخلاقی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔ اس سے قبل راہل گاندھی نے پرینکا گاندھی اور کانگریس کے تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال کے ساتھ رام منوہر لوہیا اسپتال پہنچ کر احتجاج کے دوران زخمی ہونے والے طلبہ سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ملک کے نوجوان تباہ حال تعلیمی اور امتحانی نظام کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں، لیکن ان کے مطالبات سننے کے بجائے انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع محدود ہو چکے ہیں اور مسابقتی امتحانات ان کے مستقبل کی امید ہیں، لیکن پیپر لیک کے مسلسل واقعات نے لاکھوں طلبہ کے خوابوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی سے طلبہ سے معافی مانگنے اور ان کے خلاف بربریت کو روکنے کا مطالبہ کیا۔ راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے نے پارلیمنٹ ہاؤس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پُرامن احتجاج کرنے والے طلبہ پر بہیمانہ لاٹھی چارج کیا گیا اور اپوزیشن کو اس معاملے پر پارلیمنٹ میں بات کرنے تک کی اجازت نہیں دی جا رہی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر نوجوانوں کے مستقبل سے متعلق معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث نہیں ہوگی تو پھر جمہوریت کا کیا مطلب رہ جاتا ہے؟ پرینکا گاندھی واڈرا نے حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 12 برسوں سے حکومت ہر مسئلے کا جواب دمن سے دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ والدین قرض لے کر اپنے بچوں کو کوچنگ اداروں میں تعلیم دلواتے ہیں، نوجوان برسوں محنت کرتے ہیں، لیکن پیپر لیک کی وجہ سے ان کا مستقبل خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نوجوانوں، غریبوں اور کسانوں کے مسائل کے تئیں سنجیدہ نہیں ہیں۔ احتجاج کے دوران دہلی پولیس نے راہل گاندھی، پرینکا گاندھی، اکھلیش یادو اور متعدد اپوزیشن رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔ کانگریس نے الزام عائد کیا کہ راہل گاندھی کو زبردستی احتجاجی مقام سے ہٹایا گیا۔ بعد ازاں پارٹی نے ان کی تصاویر اور ویڈیوز بھی جاری کیں، جن میں انہیں پولیس اہلکاروں کے درمیان لے جاتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ حراست میں لیے جانے کے بعد راہل گاندھی نے کہا، "مودی جی! ہر زور آزما لیجیے، ساری طاقت لگا لیجیے، طلبہ کے انصاف کی یہ لڑائی اب نہیں رکے گی۔" کانگریس کے مطابق پرینکا گاندھی کو مندر مارگ پولیس اسٹیشن، راہل گاندھی کو چھتر سال اسٹیڈیم جبکہ دیگر اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ کو کنگز وے کیمپ منتقل کیا گیا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ حکومت اپوزیشن کی آواز دبانے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن طلبہ کے مستقبل اور تعلیمی نظام میں اصلاحات کے مطالبے پر اس کی جدوجہد جاری رہے گی۔

اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کی زبردست نعرے بازی کے درمیان لوک سبھا کی کارروائی دن بھر کیلئے ملتوی

اسپیکر کی کرسی پر بیٹھے دلیپ سیکیا نے بار بار اراکین پارلیمنٹ سے اپنی نشستوں پر بیٹھنے، ایوان کا وقار برقرار رکھنے

اور رول 377 کے تحت کارروائی چلنے دینے کی اپیل کی۔ اپوزیشن کے زبردست ہنگامے اور نعرے بازی کے درمیان منگل کو لوک سبھا کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ ایوان کی کارروائی بدھ کی صبح 11 بجے دوبارہ شروع ہوگی۔ منگل کو تیسری بار ایوان کی کارروائی ملتوی کرنی پڑی، کیونکہ اپوزیشن کی جانب سے جاری ہنگامہ کم نہیں ہوا۔ اسپیکر کی کرسی پر بیٹھے دلیپ سیکیا نے بار بار اراکین پارلیمنٹ سے اپنی نشستوں پر بیٹھنے، ایوان کا وقار برقرار رکھنے اور رول 377 کے تحت کارروائی چلنے دینے کی اپیل کی۔ تاہم اپوزیشن کے اراکین نے ان اپیلوں کو نظر انداز کیا اور ایوان کے وسط (ویل) میں ہنگامہ جاری رکھا۔ بالآخر، ایوان کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کر دی گئی۔ اس سے قبل بار بار ہونے والے ہنگامے کی وجہ سے معمول کی کارروائی نہ چل پانے پر اسپیکر اوم برلا نے ایوان کو دوپہر تک کے لیے ملتوی کر دیا تھا۔ اراکین سے ایوان کی کارروائی چلنے دینے کی اپیل کرتے ہوئے اوم برلا نے کہا کہ "کیا آپ نہیں چاہتے کہ ایوان چلے؟ ہر ایک کو اپنی بات رکھنے کا موقع ملے گا۔" اپوزیشن نے اپنا احتجاج اور نعرے بازی جاری رکھی، جس سے کارروائی میں رکاوٹ پیدا ہوئی اور بعد میں پہلی بار ایوان کو ملتوی کرنا پڑا۔ دوپہر میں ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی، لیکن اس دوران بھی اپوزیشن اراکین کی مسلسل نعرے بازی اور احتجاج کے باعث کارروائی میں رکاوٹ پڑتی رہی۔ ایوان کی صدارت کر رہی سندھیا رائے نے اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ سے نظم و ضبط برقرار رکھنے کی بار بار اپیل کی لیکن جب انہوں نے بات نہیں مانی تو ایوان کو ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ اسپیکر کی جانب سے کئی بار اپیل کیے جانے کے باوجود اپوزیشن کے اراکین نعرے بازی کرتے رہے، جس کی وجہ سے ایوان کو ایک بار پھر ملتوی کرنا پڑا۔ ایوان کی آج کی صورتحال پیر کو مانسون سیشن کے پہلے دن ہوئے ہنگامے جیسی ہی تھی، جب بار بار کے التوا کے باعث پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی کارروائی متاثر ہوئی تھی۔ اپوزیشن نے کئی مسائل پر بحث کے مطالبے کو لے کر احتجاجی مظاہرہ کیا۔

امریکہ اور کناڈا کے مابین کشیدگی میں اضافہ

ڈونالڈ ٹرمپ نے ۵۰ ٪ فیصد ٹیرف نافذ کرنے کا کیا اعلان

امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کناڈا کی سینکڑوں مصنوعات پر 50 فیصد اضافی ٹیرف عائد کر دیا ہے۔ ٹرمپ کے اس فیصلے کی وجہ سے شمالی امریکہ میں دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان تجارتی کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔ 1930 کے ٹیرف ایکٹ کی دفعہ 338 کا استعمال کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے 3 مختلف اعلانات پر دستخط کیے، جس کے تحت منتخب کینیڈین درآمدات پر 50 فیصد اضافی ٹیرف عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ وائٹ ہاؤس نے کہا کہ "اس اقدام کا مقصد کناڈا کی جانب سے امریکی تجارت کے ساتھ کیے جا رہے مبینہ امتیازی سلوک کے باعث امریکی کاروبار کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کرنا اور خصوصاً آٹوموبائل، الکحل مشروبات اور ڈیری مصنوعات کی برآمدات کے لیے امریکی کمپنیوں کو مساوی مسابقتی مواقع فراہم کرنا ہے۔" وائٹ ہاؤس کے مطابق یہ نئے ٹیرف دستخط کے 30 دنوں بعد نافذ ہوں گے اور امریکہ، میکسیکو اور کناڈا معاہدے (یو ایس ایم سی اے) کے تحت ملنے والی کسی بھی رعایتی سہولت سے الگ ہو کر نافذ کیے جائیں گے۔ تاہم توانائی، پوٹاش، سیکشن 232 کے تحت پہلے سے ٹیرف کے دائرے میں شامل مصنوعات، مچھلی، اہم معدنیات اور بعض دیگر مخصوص اشیا کو ان نئے ٹیرف سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

انتظامیہ نے بتایا کہ یہ ٹیرف کناڈا سے درآمد ہونے والی کئی اقسام کی مصنوعات پر نافذ ہوگا۔ ان میں وائن، پلاسٹک اور سیمنٹ سے لے کر مختلف اشیا شامل ہیں۔ اس کے ساتھ جاری کیے گئے ضمیموں میں ٹیرف کے سینکڑوں زمرے درج کیے گئے ہیں، جن پر اضافی 50 فیصد درآمدی ٹیرف عائد کیا جائے گا۔ وائٹ ہاؤس کا الزام ہے کہ کناڈا طویل عرصے سے ایسی تجارتی پالیسیاں اپنا تا رہا ہے، جو امریکی برآمد کنندگان کے ساتھ امتیازی سلوک کرتی ہیں، جبکہ دیگر تجارتی شراکت داروں کو زیادہ سازگار ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے مطابق کناڈا نے امریکی موٹر گاڑیوں پر ایسے ٹیرف اور درآمدی کوٹے کی پابندیاں عائد کیں، جو دوسرے ممالک سے آنے والی گاڑیوں پر نافذ نہیں ہوتیں۔ اس کے ساتھ ہی کوٹا نظام کو اس انداز سے چلایا گیا کہ امریکی گاڑیاں بنانے والی کمپنیوں کو امریکہ میں پیداوار بڑھانے کے بجائے کناڈا میں سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب ملے۔

ممتا بنرجی کی یوم شہدا ریلی کے اسٹیج پر توڑ پھوڑ کا معاملہ کلکتہ ہائی کورٹ پہنچ گیا

ممتا بنرجی کی یوم شہدا ریلی کے اسٹیج پر مبینہ توڑ پھوڑ کے معاملے میں کلکتہ ہائی کورٹ نے کولکاتا پولیس سے دوپہر تک وضاحت طلب کر لی ہے

کولکاتا: مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی قیادت والے ترنمول کانگریس دھڑے نے اپنی شہید دیوس ریلی کے لیے تیار کیے گئے اسٹیج پر مبینہ توڑ پھوڑ کے معاملے کو کلکتہ ہائی کورٹ میں اٹھایا ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں کولکاتا پولیس سے وضاحت طلب کرتے ہوئے دوپہر تک جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس سے قبل ترنمول کانگریس کی جانب سے کلکتہ ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس تاپ برت چکرورتی کے دفتر کو ایک ای میل بھیجی گئی تھی۔ اس میں الزام عائد کیا گیا کہ پیر کی رات بھارتیہ جنتا پارٹی کے کارکنان نے ریلی کے اسٹیج کو نقصان پہنچایا اور انہیں پولیس انتظامیہ کی خفیہ مدد حاصل تھی۔ منگل کی صبح عدالت کھلنے کے بعد جسٹس سوگت بھٹاچاریہ کی سنگل جج بنچ کے سامنے اس معاملے میں ایک عرضی دائر کی گئی۔ عرضی میں کہا گیا کہ اسٹیج پر توڑ پھوڑ دراصل عدالت کی توہین کے مترادف ہے، کیونکہ مذکورہ ریلی کے انعقاد کی اجازت گزشتہ ہفتے اسی بنچ نے دی تھی۔ عدالت کے حکم کے مطابق ریلی کا انعقاد وسطی کولکاتا میں برلا تارا منڈل کے سامنے ہونا تھا۔ عرضی کو سماعت کے لیے منظور کرتے ہوئے جسٹس سوگت بھٹاچاریہ نے کولکاتا پولیس سے اس واقعے پر تفصیلی وضاحت طلب کی۔ سماعت کے دوران انہوں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے سوال کیا کہ جب عدالت نے ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کی موجودگی میں ریلی کے انعقاد کی اجازت

دی تھی تو اس کے باوجود اس نوعیت کا واقعہ کیسے پیش آیا۔ جسٹس بھٹاچاریہ نے یہ بھی یاد دلایا کہ عدالت نے کولکاتا پولیس کے جوائنٹ کمشنر کو ہدایت دی تھی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ریلی کے دوران امن و امان کی صورتحال متاثر نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کی واضح ہدایات کے باوجود اس طرح کے واقعات پیش آنا عدالتی نظام کے لیے باعث تشویش ہے۔ دریں اثنا ممتا بنرجی نے الزام عائد کیا کہ پولیس انتظامیہ ان کی جماعت کی ریلی میں رکاوٹیں کھڑی کر کے عدالت کے احکامات کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کے ساتھ کھلواڑ نہیں ہونا چاہیے اور اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ریاستی حکومت اور پولیس انتظامیہ کے خلاف عدالت کی توہین کی عرضی دائر کی جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ 21 جولائی کو مغربی بنگال میں شہید دیوس کے موقع پر تین مختلف ریلیوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

یوکرینی ساحل اوڈیسا کے قریب بحری جہاز پر حملہ ۴ ہندوستانی ہلاک 'ایک زخمی

نئی دہلی: یوکرین کے ساحل اوڈیسا سے روانگی کے وقت بحری جہاز پر حملہ ہوا جس کے نتیجہ میں چار ہندوستانی شہری ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ ایک شدید زخمی ہے۔ یہ واقعہ 19 جولائی کی شام پیش آیا۔ وزارت خارجہ نے یہ بات بتائی۔ کہا گیا ہے کہ بحری جہاز ایم وی گولڈن لیو پر عملہ کے 17 ارکان سوار تھے جب اس پر حملہ ہوا۔ ان میں پانچ ہندوستانی شامل تھے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ یوکرین میں ہندوستانی سفارتخانہ کی جانب سے صورتحال پر قریبی نظر رکھی جا رہی ہے اور متاثرین کو ہر ممکن امداد فراہم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مہلوکین کے افراد خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے وزارت نے زخمی عملہ کی جلد صحتیابی کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ ہندوستان نے اس حملے کی شدید مذمت کی ہے اور کہا کہ تجارتی بحری جہازوں کو حملہ کا نشانہ بنانا اور شہری عملہ کے ارکان یا بحری سفر و تجارت کو متاثر کرنا قابل مذمت ہے اور ایسی حرکتوں سے اجتناب کیا جانا چاہئے۔ یوکرینی عہدیداروں کا کہنا ہے کہ اس بحری جہاز پر روسی کروز میزائیل سے حملہ کیا گیا تھا اور بحر اسود میں کشیدگی میں اضافہ کے دوران یہ سب سے ہلاکت خیز حملہ تھا۔ یوکرینی بحریہ نے بتایا کہ روس کی جانب سے گولڈن لیو پر حملہ کیا گیا اور اس پر عملہ کے ارکان میں ہندوستانی اور شامی باشندے شامل تھے۔

فلسطینی معیشت تباہ، نقد رقم کی فراوانی دردِ سر

غزہ پٹی: اسرائیل کے زیرِ قبضہ مغربی کنارے میں فلسطینی بینکاری نظام ایک غیر معمولی مالی بحران سے دوچار ہے، جہاں بینکوں میں اسرائیلی شیکل (کرنسی) کی اتنی زیادہ مقدار جمع ہو چکی ہے کہ وہ مزید نقد رقم قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اس صورتحال کے باعث شہریوں، تاجروں اور کاروباری اداروں کو روزمرہ لین دین میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ فلسطینی حکام نے کہا ہے کہ اسرائیل جان بوجھ کر مغربی کنارے سے واپس لیے جانے والے شیکل کی مقدار محدود رکھے ہوئے ہے، جس سے نقد رقم بینکوں میں پھنس کر رہ گئی ہے اور معیشت مفلوج ہوتی جا رہی ہے۔ فلسطینی مانیٹری اتھارٹی کے نائب گورنر محمد منصورہ نے اس صورتحال کو اقتصادی جنگ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کی پالیسیوں نے فلسطینی بینکوں کو عملی طور پر مفلوج کر دیا ہے۔ ان کے مطابق مغربی کنارے میں ہر سال تقریباً 30 ارب شیکل جمع ہوتے ہیں، جبکہ اسرائیل صرف 18 ارب شیکل واپس لینے کی اجازت دیتا ہے، جس کے نتیجے میں بینکوں کے خزانے نوٹوں سے بھر چکے ہیں اور کاروباری سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں۔ عام طور پر دنیا کے مرکزی بینک تجارتی بینکوں سے نقد رقم وصول کر کے اس کے بدلے الیکٹرانک بیلنس جاری کرتے ہیں، جس سے ادائیگیاں، سرمایہ کاری اور مالیاتی نظام رواں رہتا ہے۔ تاہم مغربی کنارے میں فلسطینی بینک ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں کرنسی پر اختیار اسرائیل کے پاس ہے اور فلسطینی ادارے شیکل سے متعلق آزادانہ مالیاتی فیصلے نہیں کر سکتے۔ مغربی کنارہ کئی دہائیوں سے اسرائیلی شیکل پر انحصار کرتا ہے۔ اسرائیل میں کام کرنے والے ہزاروں فلسطینی مزدور اپنی اجرت نقد شیکل میں حاصل کرتے ہیں، جبکہ اسرائیل کے فلسطینی شہری بھی مغربی کنارے سے ایندھن، سگریٹ اور دیگر اشیا خریدتے ہیں، جس کے باعث مزید شیکل اس علاقے میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن چونکہ اسرائیل اضافی نقد رقم واپس لینے سے گریز کرتا ہے، اس لیے یہ سرمایہ بینکوں میں پڑا رہتا ہے، نہ اس پر منافع حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی اسے قرضوں، سرمایہ کاری یا کاروباری سرگرمیوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسرائیلی حکام ماضی میں یہ مؤقف اختیار کرتے رہے ہیں کہ اضافی نقد رقم منی لانڈرنگ، ٹیکس چوری یا دہشت گردی کی مالی معاونت سے منسلک ہو سکتی ہے، اس لیے وہ اس کی واپسی محدود رکھتے ہیں۔

بحرین میں امیزن کا ڈیٹا انفراسٹرکچر تباہ کر دیا، آئی آر جی سی کا دعویٰ

اپنے بیان میں آئی آر جی سی نے خطے میں موجود امریکی فوجی اڈوں کے خلاف مزید وسیع تر میزائل اور ڈرون حملوں کی وارننگ دی ہے

اپنے بیان میں آئی آر جی سی نے خطے میں موجود امریکی فوجی اڈوں کے خلاف مزید وسیع تر میزائل اور ڈرون حملوں کی وارننگ دی ہے۔ امریکی فوج سے خطہ چھوڑنے کی اپیل کی ہے، تاکہ آگے ہونے والے نقصان سے بچا جا سکے۔ ایران کی اسلامک ریولوشنری گارڈ کارپس (آئی آر جی سی) نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے امریکہ کی جانب سے جنوبی ایران میں زیر تعمیر دارخوین جوہری مرکز پر کیے گئے حملے کے جواب میں بحرین میں امریکی کمپنی امیزن کے مرکزی ڈیٹا انفراسٹرکچر کو میزائل حملے میں تباہ کر دیا ہے۔ آئی آر جی سی کے شعبہ تعلقات عامہ کی جانب سے جاری کردہ بیان کے حوالے سے 'فارس نیوز ایجنسی' نے بتایا کہ اس مہم میں کئی کروز میزائلوں کا استعمال کیا گیا، جنہوں نے بحرین میں واقع امیزن کے مرکزی ڈیٹا انفراسٹرکچر کو نشانہ بنایا اور اسے تباہ کر دیا۔ ایرانی افسران کے مطابق جنوبی ایران میں واقع زیر تعمیر دارخوین جوہری مرکز کو پیر کو امریکی فوجی حملے میں نقصان پہنچا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ یہ مرکز بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے نگرانی کے نظام کے تحت تھا۔ آئی آر جی سی نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس کی ایرو اسپیس فورس نے اردن میں ایک امریکی فوجی اڈے پر میزائل حملے کے دوران ایک میزائل ڈیفنس رڈار سسٹم کو تباہ کر دیا اور ایک محفوظ ایئر کرافٹ شیلٹر میں موجود ایف-15 جنگی طیارے کو بھی نقصان پہنچایا۔ اپنے بیان میں آئی آر جی سی نے خطے میں موجود امریکی فوجی اڈوں کے خلاف مزید وسیع تر میزائل اور ڈرون حملوں کی وارننگ دی ہے۔ تنظیم نے امریکی فوج سے خطہ چھوڑنے کی اپیل کی ہے، تاکہ آگے ہونے والے نقصان سے بچا جا سکے۔ ایک دیگر بیان میں آئی آر جی سی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے کویت کے احمد الجابر ایئر بیس پر امریکی ایئر ڈیفنس سے منسلک کئی اہم سسٹم کو نشانہ بنایا۔ اس میں ارلی وارننگ راڈار، میزائل ڈیفنس رڈار سسٹم، اے این/ ایف پی ایس-117 راڈار، پیٹریاٹ ایئر ڈیفنس سسٹم اور امریکی فضائی دفاعی آپریشنز کو مدد فراہم کرنے والے سیٹلائٹ کمیونیکیشن سسٹم کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ آئی آر جی سی نے کہا کہ ان رڈار نظاموں کو ناکارہ بنانے کے بعد اب دشمن کو ڈرون اور میزائلوں کے مزید فیصلہ کن اور زیادہ تباہ کن حملوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

مدراس ہائی کورٹ نے پیرمبور انتخابی عرضی معاملے میں وزیر اعلیٰ وجے کو نیا نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا

وجے نے چنئی کے پیرمبور انتخابی حلقہ سے انتخاب لڑا اور 53715 ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی۔ وجے کو 120365 ووٹ ملے جبکہ ان کے قریب ترین حریف ڈی ایم کے امیدوار آر ٹی سیکر کو 66650 ووٹ ملے۔ مدراس ہائی کورٹ نے تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ وجے کو پیرمبور اسمبلی حلقہ سے ان کی جیت کو چیلنج کرنے والی انتخابی عرضی کے معاملے میں نیا نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسمبلی انتخاب میں ٹی وی کے صدر وجے نے چنئی کے پیرمبور انتخابی حلقہ سے انتخاب لڑا اور 53715 ووٹوں کے فرق سے کامیابی حاصل کی۔ وجے کو 120365 ووٹ ملے جبکہ ان کے قریب ترین حریف ڈی ایم کے امیدوار آر ٹی سیکر کو 66650 ووٹ ملے۔ ڈی ایم کے امیدوار آر ٹی سیکر نے پیرمبور انتخابی حلقے کے ووٹرز دنیش اور لکشمی نرسمن کے ساتھ مل کر مدراس ہائی کورٹ میں الگ الگ انتخابی عرضیاں دائر کیں، جن میں وجے کی کامیابی کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اپنی عرضی میں آر ٹی سیکر نے الزام عائد کیا کہ وجے نے اپنے نامزدگی کے کاغذات میں متضاد معلومات فراہم کی تھیں اور اپنے اثاثوں نیز زیر التوا مجرمانہ مقدمات کی تفصیلات ٹھیک سے نہیں بتائی تھیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وجے کی انتخابی کامیابی کو کالعدم قرار دیا جائے۔ اس عرضی پر سماعت جسٹس وی لکشمی نارائنن کے سامنے ہوئی۔ سماعت کے دوران آر ٹی سیکر کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل رچرڈسن ولسن نے عدالت کو بتایا کہ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ وجے اور انتخابی افسر کو نوٹس نہیں بھیجے گئے تھے، جنہیں اس کیس میں فریق بنایا گیا تھا۔ اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے جسٹس وی لکشمی نارائنن نے وزیر اعلیٰ وجے، انتخابی افسر اور دیگر فریقین کو نئے نوٹس جاری کرنے کی ہدایت دی اور سماعت 2 ہفتوں کے لیے ملتوی کر دی۔ دوسری جانب تمل ناڈو حکومت نے عوامی انتظامیہ میں شفافیت کو مزید مضبوط بنانے کے مقصد سے ایک نئی مہم شروع کی ہے۔ اس کے تحت ریاست کے تمام سرکاری محکموں، ضلع انتظامیہ، مقامی اداروں، پبلک سیکٹر انڈر ٹیکنگز (پی ایس یو) اور سرکاری ملکیت والی کمپنیوں کو نمایاں مقامات پر ایسے انسداد بدعنوانی معلوماتی بورڈ لگانے کی ہدایت دی گئی ہے۔

آسارام کی عبوری ضمانت کی درخواست، سپریم کورٹ نے ایمس سے طلب کی تفصیلی طبی رپورٹ

سپریم کورٹ نے آسارام کی خراب صحت کی بنیاد پر دائر عبوری ضمانت کی درخواست پر فیصلہ محفوظ رکھتے ہوئے ایمس سے تفصیلی طبی رپورٹ طلب کی۔

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے جودھپور میں ایک نابالغ لڑکی سے جنسی زیادتی کے مقدمے میں عمر قید کی سزا کاٹ رہے آسارام کی خراب صحت کی بنیاد پر دائر عبوری ضمانت کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) سے ان کی تفصیلی طبی رپورٹ طلب کر لی ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ اس رپورٹ کی بنیاد پر ہی یہ طے کیا جائے گا کہ آیا انہیں علاج کی غرض سے محدود مدت کے لیے عبوری ضمانت دی جا سکتی ہے یا نہیں۔ منگل کو سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے آسارام کی صحت سے متعلق مکمل اور تازہ طبی معلومات حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس سے قبل عدالت نے راجستھان حکومت کو ہدایت دی تھی کہ وہ آسارام کی طبی حالت کا جائزہ لے کر عدالت کو آگاہ کرے کہ آیا ان کی صحت اس حد تک متاثر ہے کہ انہیں کچھ عرصے کے لیے عبوری ضمانت دی جا سکے۔ راجستھان حکومت نے آسارام کی عبوری ضمانت کی درخواست کی مخالفت کی ہے۔ حکومت کی جانب سے پیش ہونے والے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا تھا کہ آسارام اس وقت مجموعی طور پر صحت مند ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ تقریباً تین ماہ قبل آسارام ایودھیا اور کاشی وشوناتھ مندر گئے تھے، جہاں انہوں نے پیدل بھی سفر کیا تھا۔ تشار مہتا نے عدالت کو آگاہ کیا کہ آسارام کو نظام ہاضمہ سے متعلق ایک عارضی طبی مسئلے کے باعث خون آنے کی شکایت ہے، جس کا علاج جاری ہے۔ ان کے مطابق موجودہ طبی معلومات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ وقتی نوعیت کا ہے اور ان کی حالت اتنی تشویش ناک نہیں ہے کہ فوری طور پر عبوری ضمانت کی ضرورت پیش آئے۔ اس موقع پر سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ اگر ان کی حالت اتنی سنگین نہیں ہے تو صورتحال مختلف ہوگی، تاہم اگر طبی حالت واقعی تشویش ناک ہوئی تو عدالت یہ نہیں چاہے گی کہ بعد میں کسی پر یہ الزام عائد کیا جائے کہ مناسب طبی سہولت یا قانونی راحت فراہم نہیں کی گئی۔ دوسری جانب، آسارام کے وکیل نے مؤقف اختیار کیا کہ ان کے مؤکل کی صحت سنگین نوعیت کی ہے اور انہیں اب بھی طبی اعتبار سے بلند خطرات لاحق ہیں۔ انہوں نے عدالت سے استدعا کی کہ آسارام کو علاج کے مقصد سے عبوری ضمانت دی جائے۔ سپریم کورٹ نے واضح کیا کہ وہ پہلے ریاستی حکومت اور طبی ماہرین کی رپورٹ کا انتظار کرے گی۔ اگر طبی رپورٹ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آسارام کی حالت واقعی تشویش ناک ہے تو عدالت صرف علاج کی غرض سے محدود مدت کے لیے عبوری ضمانت دینے پر غور کر سکتی ہے۔ واضح رہے کہ آسارام کو سنہ 2018 میں جودھپور کی خصوصی پوکسو عدالت نے اپنے آشرم میں ایک نابالغ طالبہ کے ساتھ جنسی زیادتی کے جرم میں قصوروار قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ بعد ازاں راجستھان ہائی کورٹ نے اس سزا کو برقرار رکھا۔ اس کے علاوہ وہ گجرات میں اپنی ایک خاتون شاگرد کے ساتھ جنسی استحصال کے مقدمے میں بھی عمر قید کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ عبوری طبی ضمانت کی مدت ختم ہونے کے بعد انہوں نے 28 مئی کو جودھپور سینٹرل جیل میں خود سپردگی کر دی تھی۔

محمد علی جوہر یونیورسٹی کارروائی، سیاسی انتقام کا نتیجہ، ۳۸/عمارتوں

منہدم کرنے کے بجائے اسے اہل قرار دیا جائے: ابوعاصم اعظمی کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی رام پور میں محمد علی جوہر یونیورسٹی کیمپس کے اندر 38 عمارتوں کے خلاف کارروائی کرنے کے انتظامیہ کے احکامات کے بعد سیاسی ماحول کافی گرم ہوگیا ہے۔ اس پس منظر میں، اتر پردیش حکومت کے فیصلے کو شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑا، جس میں یہ الزام لگایا گیا کہ یہ سارا آپریشن خالصتاً سیاسی انتقام پر مبنی ہے۔ یہ یونیورسٹی کوئی تجارتی عمارت یا شاپنگ مال نہیں ہے۔ یہ طلباء کی تعلیم کے لیے قائم ایک اہم مرکز ہے۔ تعلیم ملک اور ریاست کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر آج پورے اتر پردیش میں سرکاری اور پرائیویٹ عمارتوں کا غیر جانبدارانہ آڈٹ کرایا جائے تو اس سے یہ بات سامنے آئے گی کہ تقریباً 90 فیصد کے پاس مکمل ریگولیٹری منظوری نہیں ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ حکومت اکثر دیگر متعدد عمارتوں کو ضابطوں کے مطابق ریگولرائز کرتی ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس یونیورسٹی کے خلاف اتنا سخت فیصلہ کیوں لیا جا رہا ہے؟ الزام ہے کہ انتظامیہ اس ادارے کو صرف اس لیے نشانہ بنا رہی ہے کہ یہ ایک اقلیتی تعلیمی ادارہ ہے جسے اعظم خان نے قائم کیا تھا۔ یہ دوہرا معیار ایک طرف "سب کا ساتھ، سب کا وکاس" (سب کے لیے ترقی) کی تبلیغ، دوسری طرف تعلیم میں پسماندہ کمیونٹی کے لیے بنائے گئے ادارے کے خلاف بلڈوزر استعمال کرنے کی دھمکی انتہائی قابل مذمت ہے۔ ہر وہ شہری جو قوم اور ریاست کی ترقی کا خواہاں ہے اس کا مطالبہ ہے کہ اگر ان عمارتوں کے حوالے سے کوئی تکنیکی یا پرمٹ سے متعلق بے ضابطگیاں ہیں تو انہیں قواعد کے مطابق فوری طور پر ریگولرائز کیا جائے۔ حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ وہ ایک نئی یونیورسٹی بنانے کی بجائے پہلے سے قائم تعلیمی ادارے کو تباہ کرنے کی کوششوں کو روکے اور اس تعلیمی ادارے کے تحفظ کے لیے تمام مسماری کے احکامات واپس لے۔ ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے، پیپر لیک اسکینڈل کے سلسلے میں لیے گئے جارحانہ موقف کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے فوری استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ اعظمی نے اس بات پر مایوسی کا اظہار کیا کہ لال بہادر شاستری کے برعکس، جنہوں نے ایک ریلوے حادثے کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے رضاکارانہ طور پر استعفیٰ دے دیا تھا، یہ حکومت متعدد طلباء کی خودکشی کے باوجود کسی قسم کا احتساب قبول کرنے سے انکاری ہے۔ اعظمی نے سونم وانگچک کی ستائش کی اور کہا کہ انہوں نے طلبا کے مستقبل کے لئے یہ لڑائی شروع کی ہے ملک کے تعلیمی نظام میں ہونے والی خامیوں کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے 20 دن کی بھوک ہڑتال کی ہے۔ تاہم، انہوں نے دہلی پولیس کی کارروائیوں کو ان کے خلاف لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا سہارا لینا کو انتہائی شرمناک قرار دیا۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کے الفاظ-" جب سڑکیں خاموش ہوجاتی ہیں تو پارلیمنٹ خود مختار ہوجاتی ہے" کو یاد کرتے ہوئے اعظمی نے کہا کہ پارلیمنٹ اس وقت سننے کے موڈ میں نہیں ہے۔ ایسے وقت میں شہریوں کو ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے دیے گئے آئین کے مطابق پرامن طریقے سے سڑکوں پر نکلنے اور ناانصافی اور حکومت کے خلاف آواز اٹھانے کا پورا حق ہے۔ یہ الزام لگاتے ہوئے کہ ملک میں جمہوریت ختم ہوگئی ہے اور آمریت جیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے، ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پولیس کی کارروائی اور سونم وانگچک کے ساتھ کیے گئے ناروا سلوک کا ازخود نوٹس لے اور ذمہ داروں کے خلاف مقدمات درج کرنے کی ہدایت کرے۔

دلی جنتر منتر میں سی جے پی کا احتجاج سیاسی ایجنڈہ

پرامن احتجاج کی کوئی مخالفت نہیں ہے لیکن دلی میں احتجاج کے دوران تشدد پھوٹ پڑا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر کے وزیر اعلی دیویندر فڑنویس سنگین الزام عائد کرتے ہوئے دلی جنتر منتر میں سی جے پی کے پرامن احتجاج میں تشدد کو سیاسی ایجنڈہ قرار دیا ہے انہوں نے کہا کہ اس کے پس پشت بہت سی سیاسی پارٹی سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ اس میں کئی مخلص لوگ بھی شامل ہے لیکن جس طرح سے اس احتجاج میں تشدد برپا کیا گیا وہ سراسر غلط ہے پولیس پر پتھراؤ اور گاڑیوں کو توڑنا قطعی درست نہیں ہے فڑنویس نے دلی پولیس کی کارروائی کی بھی حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ پولیس نے صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا ہے جبکہ احتجاجی مظاہرہ سے متعلق دیویندر فڑنویس نے یہ واضح کیا ہے کہ دستور اور جمہوریت میں احتجاج کا حق سبھی کو ہے لیکن اس میں بلا اجازت احتجاج کر کے حالات خراب کرنے کا حق کسی کو نہیں ہے اگر کوئی بلا اجازت احتجاج کرتا ہے یا تشدد و کشیدگی پیدا کرتا ہے تو اس پر کارروائی کی جاتی ہے انہوں نے کہا کہ جے سی پی کے احتجاج میں کچھ ایسے عناصر بھی شامل ہوگئے ہیں جنہیں احتجاج سے کوئی سروکار نہیں ہے وہ صرف اپنے فائدہ اور ملک میں بدامنی کی سازش میں ملوث ہے۔ دیویندر فڑنویس نے کہا ہے کہ احتجاجی مظاہرہ پر کارروائی اس وقت ہی کی جاتی ہے جب یہ تشدد پر آمادہ ہوتے ہیں یا پھر کسی سازش کا حصہ ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ اجازت کے ساتھ احتجاج کرنے والوں پر کوئی کارروائی نہیں کی جاتی ہے جبکہ احتجاجی مظاہرہ کا حق ہر کسی کو حاصل ہے اس سے کسی کو محروم نہیں کیا جاسکتا۔ فڑنویس نے کہا کہ جے سی پی کے احتجاج کے پس منظر میں حالات خراب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جو ناقابل برداشت ہے انہوں نے مزید کہا کہ دلی میں جو ہوا وہ سب نے دیکھا ہے کس طرح سے یہاں تشدد برپا کیا گیا اس کے ساتھ ہی مہاراشٹر سمیت ممبئی میں بھی احتجاجی مظاہرہ پر پولیس نے کارروائی کی ہے جبکہ احتجاجیوں کے خلاف پولیس کی کارروائی کی بھی فڑنویس نے تائید کی ہے۔ دہلی کے جنتر منتر پر کا کروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے احتجاج کا بنیادی سیاسی ایجنڈہ امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں، پیپر لیکس اور تعلیمی نظام کی خامیوں پر مرکزی حکومت کو گھیرنا ہے۔ سی جے پی اور مظاہرین کا سب سے بڑا سیاسی مطالبہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا فوری استعفیٰ ہے۔ پارٹی امتحانی نظام میں تکنیکی خرابیوں اور پرچوں کے افشا (پیپر لیک) کے خلاف ملک گیر سطح پر سخت ترین اصلاحات کا مطالبہ کر رہی ہے۔ جنتر منتر پر گزشتہ 23 دنوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ کو سیاسی پلیٹ فارم مہیا کرنا اور نوجوانوں کے روزگار و مستقبل کے تحفظ کو قومی ایجنڈہ بنانا ہے۔

جالنہ: بچوں کے درمیان ہوا معمولی جھگڑا خونریز تصادم میں تبدیل

۱۸/سالہ نوجوان ہلاک، ۲/خواتین زخمی، ایک دوسرے پر تلواروں سے حملہ، ذرا سی دیر میں علاقے میں افراتفری

جالنہ شہر کے والمیکی نگر علاقے میں بچوں کے درمیان ہونے والا معمولی جھگڑا دیکھتے ہی دیکھتے دو گروہوں کے درمیان خونریز تصادم میں تبدیل ہو گیا۔ اس دوران لوہے کی سلاخوں اور تلواروں سے ایک دوسرے پر حملے کئے گئے، جس میں ایک ۱۸/ سالہ نوجوان ہلاک جبکہ دو خواتین شدید زخمی ہو گئیں۔ پولیس کے مطابق والمیکی نگر کی ایک گلی میں بچے کھیل رہے تھے، جہاں کسی معمولی بات پر ان کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ ابتدا میں صرف تلخ کلامی ہوئی، لیکن کچھ ہی دیر میں معاملہ شدت اختیار کر گیا اور دونوں گروہوں کے افراد آمنے سامنے آ گئے۔ اس دوران بعض افراد نے لوہے کی سلاخوں اور تلواروں سے حملہ کر دیا۔ پولیس کے مطابق احمد ریاض (۱۸) نامی نوجوان کے پیٹ کے قریب پسلی میں تلوار کا گہرا وار کیا گیا، جو سینے تک پہنچ گیا۔ شدید خون بہنے کے باعث اس کی حالت نازک ہو گئی۔ اسے فوری طور پر ضلع سرکاری اسپتال پہنچایا گیا، مگر علاج کے دوران اس نے دم توڑ دیا۔ اس دوران دونوں گروہوں کے مرد اور خواتین بھی سڑک پر آ گئے، جس کے بعد علاقے میں شدید افراتفری مچ گئی۔ بعض افراد کے ہاتھوں میں لوہے کی سلاخیں جبکہ کچھ کے پاس تلواریں تھیں، جن سے اندھا دھند حملے کیے گئے۔ چیخ و پکار اور ہنگامہ آرائی کے باعث تقریباً آدھے گھنٹے تک پورا علاقہ لرز اٹھا، جس سے مقامی شہریوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اس تصادم میں تنوی علیم خان اور ہدیٰ علیم خان نامی ۲/خواتین زخمی ہوئی ہیں جن کا ضلع سرکاری اسپتال میں علاج جاری ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور حالات کو قابو میں کیا۔ امن و امان برقرار رکھنے کیلئے ضلع سرکاری اسپتال اور والمیکی نگر علاقے میں پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے مزید تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

شیداء اسکول میں SIR انفارمیشن فارم بھرنے کا کام تیز رفتاری کے ساتھ سے جاری

عوام اپنے بھرے ہوئے فارم جلد از جلد بی ایل او کے جمع کرائیں، لیاقت شیداء سر کی دردمندانہ اپیل

مالیگاؤں: (خیال اثر) عوامی خدمت، سماجی ذمہ داری اور قومی فریضے کی ادائیگی کے جذبے سے سرشار شیداء ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے ایک بار پھر اپنی مثالی خدمات کا ثبوت دیتے ہوئے شیداء کیمپس میں SIR انفارمیشن فارم بھرنے کیلئے خصوصی کیمپ قائم کیا ہے، جہاں گزشتہ 4 جولائی 2026 سے مسلسل سرپرست حضرات اور عوام کی رہنمائی کا سلسلہ جاری ہے۔ شیداء ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے زیرِ انتظام مدثر نذر پرائمری اسکول اور شیداء اردو ہائی اسکول میں قائم اس کیمپ کے ذریعے سینکڑوں افراد نہ صرف فارم بھروا رہے ہیں بلکہ انہیں SIR سے متعلق پائی جانے والی الجھنوں، خدشات اور بے یقینی سے بھی نجات دلائی جارہی ہے۔ شیداء ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سیکریٹری لیاقت شیداء سر نے عوام کی مشکلات کو محسوس کرتے ہوئے یہ اہم قدم اٹھایا تاکہ کوئی بھی شخص صرف معلومات کی کمی یا رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے اپنے ضروری دستاویزات مکمل کرنے سے محروم نہ رہ جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ صرف فارم بھر لینا کافی نہیں بلکہ اس فارم کو مقررہ وقت کے اندر متعلقہ BLO کے پاس جمع کرانا بھی انتہائی ضروری ہے، کیونکہ جب تک فارم جمع نہیں ہوگا، اس کا اندراج مکمل نہیں سمجھا جائے گا۔ لیاقت شیداء سر نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بڑی تعداد میں فارم تقسیم ہونے کے باوجود کئی افراد نے بھرے ہوئے فارم اپنے ہی پاس محفوظ رکھے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے حتمی اندراج کی شرح متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے تمام شہریوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ کسی بھی قسم کی غفلت نہ برتیں، اپنے بھرے ہوئے فارم فوری طور پر متعلقہ BLO کے پاس جمع کریں اور اس قومی ذمہ داری کی تکمیل میں اپنا بھرپور تعاون پیش کریں۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ ابتدا میں شیداء اسکول کے ایک کلاس روم میں محدود پیمانے پر یہ خدمت انجام دی جارہی تھی، لیکن جب مالیگاؤں بلدیہ کی جانب سے اسکولوں اور سماجی اداروں سے عوامی تعاون کی اپیل کی گئی تو لیاقت شیداء سر نے فوری مثبت اقدام کرتے ہوئے اسکول کے باہر بڑے پیمانے پر خصوصی انتظامات کیے۔ متعدد ٹیبلیں لگائی گئیں اور اپنے نصف تدریسی و غیر تدریسی عملے کو بلا معاوضہ اس خدمت پر مامور کر دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد کو کم وقت میں سہولت فراہم کی جا سکے۔ آج ایک طرف شیداء اسکول کا ایک اسٹاف BLO کی ذمہ داریاں انجام دے رہا ہے تو دوسری جانب دیگر اساتذہ اور عملہ پوری دلجمعی، خوش اخلاقی اور جذبۂ خدمت کے ساتھ عوام کے فارم بھرنے میں مصروف ہے۔ یہ کیمپ صرف فارم بھرنے تک محدود نہیں بلکہ عوام میں بیداری پیدا کرنے، انہیں ان کے حقوق و فرائض سے آگاہ کرنے اور ہر فرد تک سرکاری عمل کو آسان، شفاف اور قابلِ رسائی بنانے کی ایک قابلِ تقلید کوشش بھی ہے۔ بزرگوں، خواتین، نوجوانوں اور کم تعلیم یافتہ افراد کو خصوصی رہنمائی فراہم کی جارہی ہے تاکہ کوئی بھی شخص اس اہم عمل سے محروم نہ رہے۔ شہری حلقوں نے لیاقت شیداء سر اور شیداء ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی اس بے لوث خدمت کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے اقدامات نہ صرف عوام کا اعتماد مضبوط کرتے ہیں بلکہ سماجی اداروں کے حقیقی کردار کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ عوام نے امید ظاہر کی کہ دیگر تعلیمی اور سماجی ادارے بھی اسی جذبۂ خدمت کے ساتھ آگے آئیں گے تاکہ ہر مستحق فرد کو بروقت رہنمائی اور سہولت میسر آ سکے۔ آخر میں لیاقت شیداء سر نے ایک بار پھر عوام سے اپیل کی کہ وہ آخری تاریخ کا انتظار کرنے کے بجائے جلد از جلد اپنے SIR فارم مکمل کریں۔

ممبئی دادر چیتنہ بھومی پر احتجاج کے دوران اورنگ زیب کی تصویر لہرانے پر ہنگامہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں دادر چیتنہ بھومی پر سی جے پی کے احتجاجی مظاہرہ میں اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کی تصویر للہرانے پر ایک مرتبہ پھر ہنگامہ برپا ہوگیا ہے اور اس سے حالات بھی کشیدہ ہو گئے ہیں جبکہ اورنگ زیب کی آڑ میں اب سیاست بھی شروع ہوگئی ہے جبکہ پولس اس معاملہ میں تفتیش کر رہی ہے۔ ممبئی دلی جنتر منتر احتجاج کی حمایت میں مہاراشٹر اور ممبئی میں حمایت میں احتجاجی مظاہرہ کرنے والوں کے خلاف ممبئی پولس نے کارروائی میں شدت پیدا کر دی ہے اب تک مظاہرین کے خلاف تقریباً ۱۸ ایف آئی آر درج کی گئی ہے جس میں چیتنہ بھومی شیواجی پارک میں چار ایف آئی آر درج کی گئی ہے اس کے ساتھ مرین ڈرائیو میں ۲ آزاد میدان میں ایک ایف آئی آر درج کی گئی ہے ممبئی میں اب احتجاج کے دوران اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کا پوسٹر لہرانے پر سیاست شروع ہوگئی اس معاملہ میں پولس نے تحقیقات شروع کر دی ہے اورنگ زیب کی تصویر یہاں دادر چیتنہ بھومی میں احتجاج کے دوران لہرائی گئی جسے بعد میں ہٹا دیا گیا لیکن اس معاملہ میں پولس تفتیش کر رہی ہے کہ آیا یہ تصویر کس نے احتجاج میں شامل کی تھی اور اس کے پس پشت کیا مقصد تھا ممبئی میں اورنگ زیب کی تصویر لہرانے کے معاملہ میں پولس نے تحقیقات شروع کر دی ہے اور اس معاملہ میں باقاعدہ طور پر یہ معلوم کر رہی ہے کہ وہ کون تھا جس نے یہ تصویر لہرائی تھی اور اس کا مقصد کیا تھا ڈی سی پی مہندر پنڈت نے بتایا کہ اس معاملہ میں سوشل میڈیا کے معرفت ملزم کی شناخت جاری ہے اس کے ساتھ ہی غیر قانونی طریقے سے سڑک جام کرنے اور بلا پیشگی اجازت احتجاج کرنے پر کیس درج کیا گیا اسی معاملہ میں اب یہ بھی تفتیش جاری ہے کہ اورنگ زیب کی تصویر کیوں لائی گئی تھی اور اس کے پس پشت کیا، مقصد تھا جبکہ اس واقعہ کے بعد سیاست شروع ہوگئی ہے اور پیپر لیک کا معاملہ اورنگ زیب کے نذر ہوگیا ہے ممبئی پولس کو وزارت داخلہ نے اس معاملہ میں تحقیقات کا حکم صادر کیا ہے اور پولس اس معاملہ میں انکوائری کر رہی ہے۔ پولس نے اب تک جو ایف آئی آر درج کی ہے اس میں ۶۰۰ ملزمین کو نامزد کیا گیا ہے۔

خلیل شیخ خودکشی معاملے میں نام آنے کے بعد رویندر دھنگیکر غائب

گزشتہ دنوں پونے کے ایک معروف کانٹریکٹر اور ڈیولپر خلیل شیخ نے خودکشی کرلی تھی۔

گزشتہ دنوں پونے کے ایک معروف کانٹریکٹر اور ڈیولپر خلیل شیخ نے خودکشی کرلی تھی۔ انتہائی قدم اٹھانے سے قبل خلیل شیخ نے جو ویڈیو جاری کیا تھا اس میں انہوں نے اپنی موت کیلئے سابق رکن اسمبلی رویندر دھنگیکر اور ان کی اہلیہ سمیت ۱۴/افراد کو ذمہ دار قرار دیا تھا۔ پولیس نے ویڈیو اور لاش کے پاس سے ملے سوسائڈ نوٹ کی بنیاد پر رویندر دھنگیکر سمیت ۱۴/لوگوں کے خلاف معاملہ درج کیا تھا جسکے بعد سے رویندر دھنگیکر اور ان کی اہلیہ پرتبھا دھنگیکر غائب ہیں۔ البتہ انہوں نے قبل از گرفتاری ضمانت کیلئے عدالت میں عرضی داخل کر رکھی ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ ہفتے پونے کے گل ٹیکری علاقے میں رہنے والے خلیل شیخ نے اپنے ہی گھر میں پھانسی لگا کر خودکشی کر لی تھی۔ موت سے قبل انہوں نے ایک ویڈیو جاری کیا تھا جس میں الزام لگایا تھا کہ رویندر دھنگیکر اور ان کی اہلیہ کے علاوہ کچھ مقامی لیڈران نے تعمیراتی کاموں میں ان کے ساتھ پارٹنر شپ کی تھی لیکن پیسوں کی ادائیگی نہیں کی تھی اس کی وجہ سے وہ مقروض ہوگئے تھے اور ان پر دباؤ تھا۔ جب ان لوگوں سے اپنے پیسوں کا مطالبہ کیا تو وہ انہیں دھمکانے لگے۔ اسی لئے وہ اپنی زندگی کا خاتمہ کر رہے ہیں۔ پولیس کو معاملہ درج کرنا پڑا کیونکہ لاش کے پاس سے سوسائڈ نوٹ بھی ملا تھا۔ اس وقت رویندر دھنگیکر نے کہا تھا کہ وہ خلیل شیخ کے تمام پروجیکٹوں سے الگ ہوگئے تھے اس لئے ان کا خلیل شیخ کی خودکشی سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اب وہ اچانک غائب ہو گئے ہیں۔ ان کا فون بھی بند آ رہا ہے۔ اس معاملے میں خود دھنگیکر کی پارٹی کی حلیف بی جے پی نے ان پر تنقید کی ہے۔ بی جے پی کے پونے میونسپل کارپوریشن میں ہاؤس لیڈر گنیش بیڈکر نے کہا کہ "خلیل شیخ کی موت کے معاملے میں ملزمین بنائے گئے افراد کا اس طرح غائب ہوجانا بالکل غلط ہے۔ آج جب اس (خلیل شیخ کے) خاندان کو تسلی دینے کی ضرورت ہوتو ان کا یوں بھاگ نکلنا غلط ہے۔ جو لوگ کل تک دیویندر فرنویس اور چندر کانت پاٹل کے خلاف باتیں کر رہے تھے وہ آج منہ چھپاتے پھر رہے ہیں۔" انہوں نے کہا "یہ معاملہ پوری طرح قابل مذمت ہے۔" یاد رہے کہ رویندر دھنگیکر پہلے پونے کی قصبہ سیٹ سے کانگریس کے ٹکٹ پر ضمنی الیکشن جیت چکے ہیں لیکن ۲۰۲۴ء کے اسمبلی الیکشن میں انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کے بعد وہ شیوسینا (شندے) میں شامل ہو گئے۔ مہایوتی میں شامل ہونے کے باوجود انہوں نے بی جے پی پر تنقیدوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ اب وہ خود ایک سنگین جرم کے معاملے میں ملزم بنائے گئے ہیں۔ ایسی صورت میں بی جے پی انہیں گھیرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

دہلی جنتر منتر احتجاج مظاہرین طلباء دہشت گرد

بی جے پی لیڈر سدابھاؤ کھوت کے متنازع بیان پر ناراضگی، سدابھاؤ کھوت پر کانگریس ترجمان اتل لونڈھے کی تنقید

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مہاراشٹر بی جے پی لیڈر سدابھاؤ کھوت نے دلی جنتر منتر کے مظاہرین کو دہشت گرد کے لقب سے نوازہ ہے جس کے بعد اب اس متنازع بیان پر ہنگامہ شروع ہوگیا ہے۔ سدابھاؤ کھوت کے بیان سے عوام میں ناراضگی پائی جارہی ہے کیونکہ جنتر منتر پر نیٹ پیپر لیک کے معاملہ میں طلباء نے اپنا احتجاج جاری رکھا ہے ایسے میں سدابھاؤ کھوت نے متنازع بیان دے کر کہا کہ مظاہرین کو جمہوری طریقے سے جواب دیا جائے لیکن وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ نہ لیا جائے دلی کے جنتر منتر احتجاج کو بھی سدابھاؤ کھوت نے سازش قرار دی ہے اور کہا ہے کہ پیپر لیک کے معاملے میں سرکار نے ملزمین کو گرفتار کر کے سخت کارروائی کی بھی یقین دہانی کروائی ہے لیکن اس کے باوجود انڈیا الائنس سرکار کے خلاف سازش میں ملوث ہے انہوں نے انڈیا الائنس اور اپوزیشن پر ملک میں بدامنی پیدا کرنے کا بھی الزام عائد کیا ہے ایک عوامی تقریب میں سدابھاؤ نے یہ بیان جاری کیا ہے جس کے بعد عوام میں بے چینی پائی جارہی ہے۔ کانگریس کے ترجمان اتل لونڈھے نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سدابھاؤ کھوت وزیر تھے لیکن اب ان کی وزارت ختم ہوچکی ہے دلی میں جنتر منتر کے احتجاجی مظاہرہ میں شریک طلباء کو آپ دہشت گرد قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ کا فرزند وہاں نہیں تھا دوسرے کے بچوں پر لاٹھیاں برسائی جارہی ہے اگر اسی بیان پر آپ کو وزارت میسر آتی ہے تو اس میں کوئی تعجب نہیں ہوگا۔

ناسک ضلع کلکٹر کا مالیگاؤں دورہ: ایس آئی آر مہم میں ۵۰/فیصد ڈیجیٹائزیشن مکمل

مالیگاؤں: (نامہ نگار) ناسک ضلع کے کلکٹر آیوش پرساد نے ووٹر لسٹ کی خصوصی شدید نظرثانی (SIR) مہم کے حوالے سے مالیگاؤں کا دورہ کیا اور بی ایل او سپروائزرز کے ساتھ اہم میٹنگ کی۔ اس طرح کی تفصیلات دیتے ہوئے کلکٹر نے بتایا کہ 50 فیصد ڈیجیٹائزیشن مکمل ہوچکی ہے، انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے بی ایل اوز اور انکے سپروائزرس کو ہدایت دی ہے کہ باقی کام جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ انہوں نے دو شفٹوں میں کام کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ادھار کارڈ یا دسویں جماعت کے رزلٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ انوملی کی صورت میں متعلقہ کاغذات جمع کیے جاسکتے ہیں۔ کلکٹر نے سیاسی پارٹیوں سے اپیل کی کہ وہ BLA تعینات کریں تاکہ مہم کو مزید موثر بنایا جا سکے۔ تاہم کسی بھی سیاسی پارٹی کے دفتر یا کارپوریٹر کے دفتر پر لوگوں کے جمع ہونے کی سخت ممانعت کردی گئی ہے۔ کلکٹر نے بتایا کہ مالیگاؤں شہر میں 700 بی ایل اوز اور ان کے 70 سپروائزرز بھرپور طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ کلکٹر نے سپروائزرز کو شفافیت کے ساتھ کام جلد مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے بتایا کہ جن ووٹرز کی SIR میپنگ ہوچکی ہے، ان کی جانب سے اب تک کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق اکتوبر سے اب تک پورے ناسک ضلع سے 89 ہزار اور مالیگاؤں سے 20 ہزار ووٹ ڈیلیٹ کیے جاچکے ہیں۔ کلکٹر نے عوام کو یقین دلایا کہ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ڈرافٹ رولز کی اشاعت کے بعد ڈیلیٹ ہونے والے ناموں کو دوبارہ شامل کرنے کا موقع ملے گا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

تمام انتظامی وارڈوں کے اسسٹنٹ کمشنرز کو ہر صبح صفائی کے

کاموں کا جائزہ لینے کیلئے ذاتی طور پر صفائی ڈپو کا دورہ کرنا چاہیے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی بھر میں روزانہ صفائی کے کاموں کو زیادہ موثر، نظم و ضبط اور اعلیٰ معیار کے ساتھ انجام دیا جانا چاہیے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تمام انتظامی وارڈوں کے اسسٹنٹ کمشنرز کو کام کا جائزہ لینے کے لیے ہر صبح ذاتی طور پر صفائی ڈپو کا دورہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہیں اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ سڑکوں، فٹ پاتھوں، عوامی مقامات اور آس پاس کے علاقوں کو باقاعدگی سے اور مقررہ وقت پر صاف کیا جائے۔ شہر میں کہیں بھی کچرے کے ڈھیروں کو جمع ہونے سے روکنے کے لیے موثر منصوبہ بندی، مسلسل مانیٹرنگ اور فوری کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ مزید برآں، ڈاکٹر وپن شرما، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) نے ہدایت دی کہ باقاعدگی سے صفائی، جراثیم کشی، مسلسل نگرانی، اور ضروری احتیاطی اقدامات کو نافذ کرتے ہوئے کچرے کے خطرے سے دوچار مقامات (GVPs) پر خصوصی توجہ دی جائے۔ ڈاکٹر شرما نے یہ بھی ہدایت دی کہ فرائض میں غفلت برتنے والے کسی بھی اہلکار کے خلاف کارروائی کی جائے۔ 21 جولائی 2026 بروز منگل ممبئی میں صفائی مہم، کے حوالے سے ایک جائزہ میٹنگ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن شرما کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس کے دوران یہ ہدایات جاری کی گئیں۔ بائیکلہ کے ویرماتا جیجابائی بھوسلے بوٹینیکل گارڈن اور چڑیا گھر کے پینگوئن انکلوژر میں منعقد ہونے والی اس میٹنگ میں تمام زون کے ڈپٹی کمشنرز، تمام وارڈوں کے اسسٹنٹ کمشنرز اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ انجینئرز نے شرکت کی۔ اجلاس میں محترمہ کے تحت درکار اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ ہائی کورٹ کے احکامات، صفائی کی موجودہ صورتحال، کوڑا کرکٹ کے شکار مقامات کے لیے اقدامات، اور سڑکوں اور روزانہ کی صفائی کے لیے نظام۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن شرما نے بتایا کہ ہائی کورٹ نے ممبئی میں صفائی کے حوالے سے اہم مشاہدات کیے ہیں اور صفائی کے نظام میں زیادہ اثر، مستقل مزاجی اور جوابدہی کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس کے مطابق، تمام متعلقہ عہدیداروں کو صفائی سے متعلق کاموں کو سخت چوکسی اور منصوبہ بند، موثر انداز میں انجام دینا چاہیے۔ خاص طور پر، ڈپٹی کمشنرز اور ایڈمنسٹریٹو وارڈز کے اسسٹنٹ کمشنرز کو چاہیے کہ وہ روزانہ ذاتی طور پر اپنے دائرہ اختیار کا دورہ کر کے صفائی کے کام کا جائزہ لیں، فیلڈ وزٹ کے ذریعے کام کے معیار کا معائنہ کریں، اور باقاعدگی سے اپنی موجودگی اور معائنہ کی تفصیلات سینئر حکام کو دیں۔ ڈاکٹر وپن شرما نے مزید کہا کہ ایک ٹیم جس کا تقرر آنر نے کیا ہے۔ ہائی کورٹ کسی بھی وقت صفائی کے نظام کا اچانک معائنہ کر سکتی ہے۔ اس لیے سڑکوں، فٹ پاتھوں، عوامی مقامات، بازاروں، بس اسٹاپوں اور کوڑا کرکٹ کے شکار مقامات کی باقاعدہ اور موثر صفائی کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ شہر میں کہیں بھی کچرے کے ڈھیروں کو جمع ہونے سے روکنے کے لیے مسلسل نگرانی کی ضرورت ہے اور جہاں بھی ضرورت ہو فوری کارروائی کی جانی چاہیے۔ مزید برآں، فٹ پاتھوں اور عوامی مقامات پر تجاوزات کرنے والے غیر مجاز ہاکروں کے خلاف ضابطوں کے مطابق سخت کارروائی کی جانی چاہیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ صفائی، ٹریفک کی روانی اور عوامی تحفظ سے سمجھوتہ نہ کیا جائے۔

اسرائیل غزہ کو مستقل طور پر تقسیم کرنے والی رکاوٹ تعمیر کر رہا ہے

جس کے ذریعے وہ اپنے ملٹری قبضے کے تحت آنے والے ۵۰ فیصد سے زیادہ علاقے کو محصور فلسطینی علاقے غزہ کے باقی حصے سے مؤثر طریقے سے الگ کر رہا ہے

سیٹیلائٹ تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ اسرائیل کے ذریعے جنگی پیمانے پر غزہ میں مٹی کی بہت بڑی دیوار تعمیر کی جارہی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے ملٹری قبضے کے تحت آنے والے ۵۰ فیصد سے زیادہ علاقے کو محصور فلسطینی علاقے غزہ کے باقی حصے سے مؤثر طریقے سے الگ کر رہا ہے۔ اسرائیلی فوج نے 'ایسوسی ایٹڈ پریس' کو دیئے گئے بیان میں اس منصوبے کی تصدیق کی ہے۔ پلانیٹ لیبز پی بی سی (Planet Labs PBC) کے ذریعے حاصل کردہ سیٹیلائٹ تصاویر سے انکشاف ہوا ہے کہ اسرائیل غزہ کو مستقل طور پر دو حصوں میں تقسیم کرنے کیلئے مٹی کی دیوار جیسی رکاوٹ تعمیر کر رہا ہے۔ سیٹیلائٹ تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ اسرائیل کے ذریعے جنگی پیمانے پر غزہ میں مٹی کی بہت بڑی دیوار تعمیر کی جارہی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے ملٹری قبضے کے تحت آنے والے ۵۰ فیصد سے زیادہ علاقے کو محصور فلسطینی علاقے غزہ کے باقی حصے سے مؤثر طریقے سے الگ کر رہا ہے۔ اسرائیلی فوج نے 'ایسوسی ایٹڈ پریس' کو دیئے گئے بیان میں اس منصوبے کی تصدیق کی ہے۔ اس پیش رفت نے فلسطینیوں کے ان خدشات کو بڑھا دیا ہے کہ عارضی جنگ بندی کی لائن کو مستقل سرحد میں تبدیل کیا جارہا ہے۔ حالیہ مہینوں میں اسرائیل نے ۲۳ کلومیٹر سے زیادہ طویل یہ رکاوٹ تعمیر کر لی ہے جو اسرائیلی فوج کی جانب سے مسمار کی گئی فلسطینی بستیوں کے درمیان سے گزرتی ہے۔ یہ رکاوٹ 'یلو لائن' کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ واضح رہے کہ حماس کے ساتھ اکتوبر کے جنگ بندی معاہدے کے تحت اسرائیلی افواج پیچھے ہٹی تھیں، اس حد کو یلو لائن قرار دیا گیا تھا۔ امریکہ کی حمایت یافتہ اس معاہدے میں یلو لائن کو مکمل اسرائیلی انخلا تک ایک عارضی تقسیم کے طور پر دیکھا گیا تھا۔ اس کے برعکس، سیٹیلائٹ تصاویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل اس رکاوٹ کو تیزی سے پھیلا رہا ہے۔ جنوبی غزہ میں اس رکاوٹ کا ایک حصہ یکم جولائی کو تقریباً ۵۰۰ میٹر تھا جو ۱۵ جولائی تک ۲ء۴ کلومیٹر طویل ہو گیا۔ یعنی محض دو ہفتوں میں اس میں تقریباً ۲ کلومیٹر کا اضافہ ہوا ہے جس نے رفح کے ملبے کو کاٹ کر مواصی سے الگ کر دیا ہے، واضح رہے کہ مواصی میں فلسطینیوں کچھ سب سے بڑے خیموں کے کیمپ واقع ہیں۔ اگر تعمیر موجودہ سمت میں جاری رہتی ہے، تو یہ رکاوٹ کے سب سے طویل حصے سے جڑ جائے گی، جو جنوبی شہر خان یونس سے لے کر غزہ شہر کے قریب تک تقریباً ۱۷ کلومیٹر تک بلاتعطل پھیلا ہوا ہے۔ اس حصے پر فروری سے کام جاری ہے۔ ۲۱ جون سے ۷ جولائی کے درمیان اس رکاوٹ میں ایک کلومیٹر سے زیادہ کا اضافہ کیا گیا، جو بنی سہیلہ کے ملبے پر تعمیر کئے گئے اسرائیلی ملٹری بیس کے قریب سے گزرتا ہے۔ شمالی غزہ کے تباہ شدہ قصبے بیت لاہیہ کے قریب بھی مٹی کی دیواروں سے اضافی غیر مربوط حصے بنائے گئے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے کہا ہے کہ اس نے یلو لائن کے گرد انٹیلیجنس اور تکنیکی وسائل سے لیس "سیکوریٹی زون" بھی تیار کیا ہے۔ فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس رکاوٹ کا مقصد گھس بیٹھیوں کو روکنا اور غزہ کے قریب اسرائیلی فوجیوں اور بستیوں کا تحفظ کرنا ہے۔ رکاوٹ کے اسرائیلی کنٹرول والے حصے کی سیٹلائٹ تصاویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً تمام عمارتیں مسمار کر دی گئی ہیں، فلسطینی علاقوں کے درمیان سڑکوں کا نیا نیٹ ورک قائم کیا گیا ہے اور رفح سمیت دیگر قصبوں کے ملبے پر نئے ملٹری بیس قائم کر دیئے گئے ہیں، جہاں کبھی ڈھائی لاکھ سے زائد فلسطینی رہائش پذیر تھے۔ واضح رہے کہ اکتوبر ۲۰۲۵ء میں جنگ بندی کے نافذ العمل ہونے کے بعد سے اسرائیلی حملوں میں ۱۱۰۰ سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ اکتوبر ۲۰۲۳ء سے لے کر اب تک، اسرائیل نے ۷۳ ہزار سے زیادہ فلسطینیوں کو شہید کیا ہے جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔ اس عرصے میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار سے زائد فلسطینی زخمی ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی برادری نے غزہ میں اسرائیلی حملوں کو "فلسطینیوں کی نسل کشی" قرار دیا ہے۔

زیدی آپریشن میں قابض فوج کے ۱۹/ اہلکار ہلاک

کوئٹہ: بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان جیئند بلوچ نے میڈیا کو جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ بی ایل اے کے سرمچاروں نے ۱۰ جولائی کو ایک منظم کارروائی کرتے ہوئے خضدار کے اسٹریٹجک علاقے زیدی پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا۔ سرمچاروں نے صبح ٹھیک ۶ بجے ہنگامی کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے مقامی پولیس تھانے سمیت تمام اہم سرکاری عمارتوں کو اپنی تحویل میں لے لیا، جبکہ اس دوران مزاحمت کرنے والا ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا۔ تھانے پر مکمل قبضے کے بعد وہاں موجود تمام اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر فوجی ساز و سامان ضبط کر لیا گیا اور بعد ازاں عمارت میں بارودی مواد نصب کر کے اسے مکمل طور پر مسمار کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کا کنٹرول سنبھالنے کے بعد سرمچاروں کے مختلف دستوں نے مرکزی شاہراہ پر پوزیشنز سنبھال کر راستوں کی سخت ناکہ بندی کی۔ سورگز کے مقام پر جب پولیس ڈی ایس پی کے قافلے نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو سرمچاروں نے گھات لگا کر اسے نشانہ بنایا اور دشمن کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد قابض پاکستانی فوج نے گن شپ ہیلی کاپٹروں کی فضائی کمک کے ساتھ بکتر بند گاڑیوں پر مشتمل ایک بڑا لشکر علاقے میں بھیجا، جہاں سرمچاروں نے مختلف اطراف سے حملہ کر کے شدید جنگ کا آغاز کر دیا۔ تین گھنٹے سے زائد جاری رہنے والی اس خونریز جھڑپ میں قابض فوج کے ۱۵ سے زائد اہلکار ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے، جبکہ دشمن کی ایک بکتر بند گاڑی مکمل طور پر تباہ کر دی گئی۔ اسی معرکے کے دوران سرمچاروں نے فضائی کمک فراہم کرنے والے دشمن کے ہیلی کاپٹروں پر بھاری ہتھیاروں سے شدید فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ایک ہیلی کاپٹر کو شدید نقصان پہنچا۔ ترجمان نے کہا کہ اسی روز شام کے وقت سرمچاروں کے ایک اور دستے نے اسی شاہراہ پر پیش قدمی کرنے والے قابض فوج کے ایک اور قافلے کو نشانہ بنایا، جس میں دشمن کی ایک گاڑی براہِ راست زد میں آئی اور مزید ۴ اہلکار موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ مادرِ وطن کے دفاع اور اس عظیم معرکے کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے سفر میں بی ایل اے کے ۶ سرمچاروں، سنگت قدوس قمبرانی عرف سکندر، سنگت محی الدین کرد عرف مرید، سنگت کُرک، سنگت صالح محمد عرف گہرام خان، سنگت جمعہ خان عرف بورجان اور سنگت فہیم احمد عرف نظر جان نے بہادری کی نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا۔ بلوچ لبریشن آرمی اپنے ان جانباز سرمچاروں کی عظیم قربانی کو سلامِ عقیدت پیش کرتی ہے اور اپنے اس غیر متزلزل عزم کو دہراتی ہے کہ شہداء کا بہتا لہو منزلِ مقصود یعنی آزاد بلوچستان کے قیام تک قومی تحریک کو توانائی بخشتا رہے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ زیدی جیسے اہم اسٹریٹجک علاقے پر بی ایل اے کا یہ مکمل کنٹرول قابض فوج کے سیکیورٹی کے تمام کھوکھلے دعووں کو خاک میں ملا دیتا ہے، کیونکہ یہ پورا علاقہ دشمن کی دو بڑی چھاؤنیوں کے عین وسط میں واقع ہے۔ دشمن کی اتنی بھاری عسکری موجودگی، حفاظتی حصاروں اور فضائی و زمینی نیٹ ورکس کے باوجود سرمچاروں نے نہ صرف زیدی کو اپنی تحویل میں لیا بلکہ کئی گھنٹوں تک وہاں اپنی حاکمیت قائم رکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ مقبوضہ بلوچستان کا کوئی بھی حصہ اب بی ایل اے کی پہنچ سے دور نہیں ہے۔ یہ معرکہ قابض پاکستانی فوج کے لیئے ایک واضح اور فیصلہ کن پیغام ہے کہ وہ اپنے بڑے عسکری اڈوں کے درمیانی فاصلوں میں بھی خود کو محفوظ تصور نہ کرے۔

پاکستانی فوج پر اپنے اہلکاروں سے لاتعلقی کا الزام

اسلام آباد: ایک تازہ تجزیے میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ پاکستانی فوج اپنے ہلاک ہونے والے اہلکاروں اور ان کے خاندانوں کی مناسب دیکھ بھال اور فلاح و بہبود کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام رہی ہے۔ مضمون میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ سکیورٹی کارروائیوں میں جانیں قربان کرنے والے اہلکاروں کے اہل خانہ کو اکثر ناکافی معاونت، محدود شفافیت اور طویل انتظامی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تجزیے کے مطابق خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں عسکریت پسندوں کے حملوں میں اضافے کے باوجود متاثرہ خاندانوں کے مسائل، بحالی کے اقدامات اور سرکاری معاونت کے بارے میں عوامی معلومات محدود رہتی ہیں۔ مضمون میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ فوجی ہلاکتوں اور زخمی اہلکاروں سے متعلق معلومات پر سخت کنٹرول کی وجہ سے شفاف احتساب بھی متاثر ہوتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ فوج کی توجہ ادارے کی ساکھ برقرار رکھنے پر زیادہ مرکوز رہی ہے، جبکہ سابق فوجیوں، زخمی اہلکاروں اور شہدا کے بعض خاندانوں کو طویل مدتی معاونت، طبی سہولیات اور مالی امداد کے حصول میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ مضمون کے مطابق ایسی صورتحال سے متاثرہ خاندانوں میں بے چینی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ تجزیہ نگار نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستان میں فوجی فلاح و بہبود کے نظام، شفافیت اور جوابدہی کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تاکہ سکیورٹی کارروائیوں میں متاثر ہونے والے اہلکاروں اور ان کے خاندانوں کو مؤثر اور بروقت سہولتیں فراہم کی جاسکیں۔ یہ مضمون مصنف کا تجزیہ ہے اور اس میں پیش کیے گئے دعوے متعلقہ فریقین کے مؤقف کی نمائندگی نہیں کرتے۔

اسرائیلی کارکنوں کا جیل میں قید فلسطینی ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کی رہائی کا مطالبہ

اسرائیلی کارکنوں نے شمالی غزہ کے کمال عدوان اسپتال کے ڈائریکٹر فلسطینی ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کی رہائی کا مطالبہ کیا

اسرائیلی کارکنوں نے شمالی غزہ کے کمال عدوان اسپتال کے ڈائریکٹر فلسطینی ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کی رہائی کا مطالبہ کیا، ساتھ ہی واشنگٹن سے اسرائیل کو اسلحہ فراہم نہ کرنے کی بھی اپیل کی۔ اسرائیلی کارکنوں نے پیر کو یروشلم میں امریکی سفارتی کمپاؤنڈ کے باہر مظاہرہ کیا، جس میں شمالی غزہ کے کمال عدوان اسپتال کے ڈائریکٹر فلسطینی ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کی رہائی کا مطالبہ کیا، جبکہ واشنگٹن سے اسرائیل کو اسلحہ فراہم نہ کرنے کی بھی اپیل کی۔ واضح رہے کہ یہ احتجاج، اسرائیلی مخالف قبضہ گروپ "فری یروشلم" نے منظم کیا، جس نے غزہ پر اسرائیلی جنگ اور فلسطینی قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کے خاتمے کا بھی مطالبہ کیا۔ بعد ازاں مظاہرین نے ڈاکٹر ابو صفیہ کی رہائی کے لیے بینرز اٹھائے اور ڈھول بجا کر فلسطینی ڈاکٹر کی حمایت میں نعرے لگائے۔ اس کے علاوہ امریکہ سے اسرائیل کی فوجی امداد ختم کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ ایک مظاہرین لوئس فرینکینتھل نے انادولو کو بتایا کہ ابو صفیہ کی حراست "غیر قانونی" ہے اور ڈاکٹر کو تشدد، بھوک اور ایسے حالات کا سامنا ہے جو ان کی جان کیلئے خطرہ ہے۔ مزید برآں انہوں نے کہا، "ہمارا پیغام یہ ہے کہ تشدد، نسل کشی اور فلسطینی عوام کے خلاف جنگ کو فوری روکا جائے۔" واضح رہے کہ اسرائیلی فوج نے ۲۷/ دسمبر ۲۰۲۴ء کو کمال عدوان اسپتال پر چھاپے کے دوران ڈاکٹر ابو صفیہ کو حراست میں لیا۔ بعد ازاں اسرائیلی حکام نے انہیں نام نہاد "غیر قانونی جنگجو قانون" کے تحت رکھا، جس پر ان کے وکیل ناصر عودہ نے اسرائیل کی سپریم کورٹ میں ان کی حراست کے خلاف اپیل دائر کی۔ عودہ نے کہا کہ ابو صفیہ قانونی ملاقات کے دوران بیڑیاں پہنے اور بھاری محافظوں کے درمیان نظر آئے اور انہیں کھانے اور پانی کی کمی، ناکافی طبی دیکھ بھال، اور نیگیو جیل منتقلی کے دوران مار پیٹ کی وجہ سے کمر اور گردن میں درد کا سامنا ہے۔ ذہن نشین رہے کہ اس وقت اسرائیلی جیلوں میں تقریباً ۹۵۰۰/ فلسطینی قید ہیں، جن میں خواتین اور بچے شامل ہیں، اور فلسطینی اور اسرائیلی حقوق گروپوں کے مطابق ان حالات میں بھوک، تشدد اور طبی سہولت سے انکار شامل ہے، جس کے سبب درجنوں قیدی ہلاک ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی کارکنوں نے جیل میں غیر قانونی طور پر قید غزہ کے معروف ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے اور ان کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ انسانی حقوق کے لیے سرگرم اسرائیلی مظاہرین نے ڈاکٹر ابو صفیہ کی حراست کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے امریکہ سے اسرائیل کی فوجی امداد بند کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ معاملے کی تفصیلات، پس منظر اور بین الاقوامی ردِعمل درج ذیل اہم نکات کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔ گرفتاری کا پس منظر: شمالی غزہ کے کمال عدوان اسپتال کے ڈائریکٹر اور بچوں کے ماہر معالج ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کو اسرائیلی فوج نے 27 دسمبر 2024 کو اسپتال پر چھاپے کے دوران حراست میں لیا تھا۔

بنگلہ دیش کی اقتصادی ترقی دباؤ کا شکار

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی معیشت کے تازہ ترین اشاریے ظاہر کرتے ہیں کہ ملک کی اقتصادی ترقی سست روی کا شکار ہے اور نمو کی رفتار پر بڑھتے ہوئے داخلی و بیرونی دباؤ کے اثرات نمایاں ہو رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق صنعتی پیداوار، نجی سرمایہ کاری، برآمدات اور مالیاتی شعبے میں کمزوری کے باعث معیشت ایک نازک مرحلے میں داخل ہو رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بلند افراطِ زر، بینکاری شعبے کو درپیش مسائل، کمزور مالیاتی نظم، توانائی کی بلند لاگت اور عالمی معاشی غیر یقینی صورتحال نے کاروباری سرگرمیوں کو متاثر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نجی شعبے میں قرضوں کی سست رفتار اور سرمایہ کاری میں کمی نے اقتصادی بحالی کو مزید مشکل بنا دیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ حکومت اصلاحاتی اقدامات اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے ساتھ تعاون کے ذریعے معاشی استحکام بحال کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تاہم موجودہ اعداد و شمار اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ قلیل مدت میں ترقی کی رفتار دباؤ میں رہ سکتی ہے۔ آئی ایم ایف نے بھی بنگلہ دیش کی اقتصادی نمو میں نمایاں سست روی کی پیش گوئی کرتے ہوئے مالیاتی، بینکاری اور محصولات کے شعبوں میں مزید اصلاحات پر زور دیا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق پائیدار اقتصادی بحالی کے لیے نجی سرمایہ کاری کا فروغ، برآمدات میں تنوع، محصولات کی وصولی میں بہتری، مالیاتی شعبے کی اصلاح اور کاروباری اعتماد کی بحالی کلیدی اہمیت رکھتے ہیں۔

یورپی یونین کا پاکستان کو انسانی حقوق کی صورتحال بہتر بنانے کا انتباہ

برسلز: یورپی یونین نے پاکستان کو خبردار کیا ہے کہ یورپی منڈی تک ترجیحی تجارتی رسائی (GSP+) برقرار رکھنے کے لیے انسانی حقوق، قانون کی حکمرانی اور بہتر طرزِ حکمرانی کے شعبوں میں قابلِ پیمائش پیش رفت ضروری ہوگی۔ یورپی کمیشن کی تازہ جائزہ رپورٹ کے مطابق پاکستان بعض اہم شعبوں میں اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں پر عملدرآمد میں پیچھے ہٹا ہے اور انسانی حقوق سے متعلق خدشات میں اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ میں جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت ہلاکتوں، اظہارِ رائے کی آزادی پر قدغن، صحافیوں کو ہراساں کیے جانے، اور سول سوسائٹی کے لیے محدود ہوتے ہوئے ماحول پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ یورپی کمیشن نے کہا کہ سائبر کرائم، انسدادِ دہشت گردی اور توہینِ مذہب سے متعلق بعض قوانین کی مبہم شقیں ناقدین، انسانی حقوق کے کارکنوں، صحافیوں اور مذہبی اقلیتوں کے خلاف استعمال ہوسکتی ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ توہینِ مذہب کے قوانین کے غلط استعمال، عدالتی آزادی سے متعلق خدشات اور 2024 کے عام انتخابات کے بعد سیاسی مخالفین کے خلاف کارروائیوں نے قانون کی حکمرانی پر سوالات کھڑے کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اقلیتوں کے قومی کمیشن کے قیام، سزائے موت کے دائرہ کار میں کمی، تشدد کے خلاف قانون پر عملدرآمد اور بعض دیگر قانونی اصلاحات کو مثبت پیش رفت قرار دیا گیا، تاہم کمیشن کے مطابق ان اصلاحات کے عملی نتائج ابھی محدود ہیں۔ یورپی یونین نے واضح کیا کہ 2027 سے نافذ ہونے والے نئے GSP+ فریم ورک کے تحت پاکستان سمیت تمام مستفید ممالک کو دوبارہ درخواست دینا ہوگی اور رعایتی تجارتی مراعات کا انحصار انسانی حقوق، مزدوروں کے حقوق، ماحولیات اور گورننس سے متعلق بین الاقوامی معیارات پر مؤثر عملدرآمد پر ہوگا۔

چنگ سلطنت پر تنقید سے چینی کمیونسٹ پارٹی کیوں خوفزدہ ہے؟

بیجنگ: چین میں چنگ سلطنت (1644ء تا 1912ء) پر ہونے والی علمی اور تاریخی بحث ایک مرتبہ پھر سیاسی حساسیت اختیار کر گئی ہے، کیونکہ چینی کمیونسٹ پارٹی اس دور کی تاریخ کو اپنی قومی شناخت، علاقائی سالمیت اور حکمرانی کے بیانیے سے براہِ راست جوڑ کر دیکھتی ہے۔ ماہرین کے مطابق چنگ دور پر تنقید صرف ماضی کا جائزہ نہیں بلکہ موجودہ ریاستی بیانیے کے لیے بھی ایک چیلنج تصور کی جاتی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق چنگ سلطنت ہی وہ دور تھا جس میں آج کے چین کے وسیع جغرافیائی خدوخال تشکیل پائے، جن میں تبت، سنکیانگ، اندرونی منگولیا اور دیگر سرحدی علاقے شامل ہیں۔ اسی وجہ سے اگر چنگ سلطنت کو ایک کثیر القومی سلطنت یا نوآبادیاتی طاقت کے طور پر پیش کیا جائے تو اس سے چین کے موجودہ علاقائی دعوؤں پر سوالات اٹھ سکتے ہیں، جسے بیجنگ مسترد کرتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق صدر شی جن پنگ کے دور میں تاریخ پر ریاستی کنٹرول مزید سخت ہوا ہے اور "تاریخی نہلزم" کے خلاف مہم کے ذریعے ان تشریحات کی مخالفت کی جارہی ہے جو سرکاری مؤقف سے مختلف ہوں۔ حکام کا مؤقف ہے کہ تاریخ کو قومی اتحاد اور ریاستی استحکام کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چنگ سلطنت پر جاری بحث دراصل چین کی قومی شناخت، سرحدی علاقوں، نسلی پالیسیوں اور کمیونسٹ پارٹی کی سیاسی حیثیت سے جڑی ہوئی ہے۔ اسی لیے تاریخی مباحث اب صرف تعلیمی حلقوں تک محدود نہیں رہے بلکہ قومی سلامتی اور سیاسی استحکام کے تناظر میں بھی دیکھے جارہے ہیں۔

امریکہ نے سیکورٹی خدشات پر چینی AI ماڈلز پر پابندیوں پر غور کیا

ٹرمپ انتظامیہ قومی سلامتی کے خدشات کے پیش نظر جدید چینی مصنوعی ذہانت کے ماڈلز پر ممکنہ پابندیوں پر غور کر رہی ہے

واشنگٹن ڈی سی: ٹرمپ انتظامیہ قومی سلامتی کے خدشات کے پیش نظر جدید چینی مصنوعی ذہانت کے ماڈلز پر ممکنہ پابندیوں پر غور کر رہی ہے۔ ایکسیوز نے رپورٹ کیا کہ ٹرمپ انتظامیہ ایسے اقدامات پر غور کر رہی ہے جو قومی سلامتی اور سائبر سیکورٹی کے خدشات کے پیش نظر جدید چینی مصنوعی ذہانت کے ماڈلز تک امریکیوں کی رسائی کو محدود یا محدود کر سکیں۔ رپورٹ کے مطابق، امریکی حکام چین کے تیار کردہ AI سسٹمز کی بڑھتی ہوئی دستیابی سے منسلک ممکنہ خطرات کا جائزہ لے رہے ہیں، بشمول ڈیٹا کی حفاظت، جاسوسی اور تزویراتی حریف پر تکنیکی انحصار کے خدشات۔ یہ بات چیت اس وقت ہوئی جب چینی اوپن سورس AI ماڈلز، بشمول کیمی، نے امریکہ کے تیار کردہ مصنوعی ذہانت کے کچھ سرکردہ نظاموں کے لیے کم لاگت والے متبادل پیش کرنے پر توجہ حاصل کی۔ ایکسیوز نے رپورٹ کیا کہ حکام خاص طور پر اعلیٰ درجے کے چینی ماڈلز پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں جو کارکردگی اور قابل استطاعت میں تیزی سے مسابقتی بن گئے ہیں۔ سخت کنٹرول کے حامیوں کا استدلال ہے کہ بعض چینی AI ٹیکنالوجیز تک رسائی کو محدود کرنے سے حساس ڈیٹا کی حفاظت اور تزویراتی طور پر اہم شعبے میں غیر ملکی نظاموں پر انحصار کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ تاہم، ناقدین خبردار کرتے ہیں کہ وسیع پابندیاں امریکی AI مارکیٹ میں مسابقت کو کم کر سکتی ہیں۔ رپورٹ کردہ بات چیت سیمی کنڈکٹرز، ٹیلی کمیونیکیشنز اور جدید کمپیوٹنگ سمیت قومی سلامتی کے لیے اہم سمجھے جانے والے علاقوں میں چینی ٹیکنالوجی پر انحصار کم کرنے کی وسیع تر امریکی کوششوں کا حصہ ہے۔ ایکسیوز رپورٹ میں مذکور چینی AI ماڈلز کے نہ تو وائٹ ہاؤس اور نہ ہی ڈویلپرز نے اشاعت کے وقت عوامی طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ مصنوعی ذہانت واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان مسابقت کا ایک بڑا شعبہ بن چکی ہے، دونوں ممالک جدید ماڈلز، کمپیوٹنگ انفراسٹرکچر اور اے آئی ریسرچ میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ امریکی حکام نے تیزی سے AI کو اقتصادی مسابقت، سائبر سیکیوریٹی اور قومی سلامتی سے منسلک ایک اسٹریٹجک ٹیکنالوجی کے طور پر بیان کیا ہے، جبکہ چینی کمپنیوں نے اوپن سورس AI پیشکشوں کو بڑھایا ہے جو لاگت اور رسائی پر عالمی سطح پر مقابلہ کرتی ہے۔

جنوبی بحیرہ چین کے واقعے پر چین اور فلپائن کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی

منیلا: چین اور فلپائن کی بحری افواج کی حالیہ جھڑپ نے بحیرہ جنوبی چین میں جاری کشیدگی کو مزید تیز کر دیا ہے

منیلا: چین اور فلپائن کی بحری افواج کی حالیہ جھڑپ نے بحیرہ جنوبی چین میں جاری کشیدگی کو مزید تیز کر دیا ہے۔ منیلا نے چائنا کوسٹ گارڈ پر فلپائنی بحریہ کے ایک سروس مین پر حملہ کرنے کا الزام لگایا ہے، جس کے نتیجے میں پیر کو سیکنڈ تھامس شوال (ایونگین شوال) میں ایک مقابلے کے دوران شدید زخمی ہوا۔ فلپائن کی مسلح افواج (اے ایف پی) نے اطلاع دی ہے کہ سی سی جی اہلکاروں کی طرف سے مبینہ طور پر لکڑی کے ڈنڈے سے مارے جانے کے بعد ملاح کے سر میں ایک اہم چوٹ آئی ہے جب کہ فلپائنی بحریہ کے ایک زمینی جہاز بی آر پی سیرا مادرے کے قریب کام کر رہے تھے جو کہ متنازعہ علاقے میں ایک فوجی چوکی کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ واقعہ آسیان وزرائے خارجہ کے اجلاس سے عین قبل پیش آیا ہے، جہاں دونوں ممالک کے حکام کے درمیان بات چیت کی توقع ہے۔ فلپائنی فوج نے ملاح پر حملے کی اطلاع دی ہے فلپائنی فوج کا کہنا ہے کہ ملاح پر گشت کے دوران حملہ کیا گیا تھا فلپائنی فوج نے بتایا کہ تصادم اس وقت شروع ہوا جب چائنا کوسٹ گارڈ کی ایک سخت ہل انفلیٹیبل کشتی بی آر پی سیرا میڈرے کے قریب سے پہنچی، چوکی کو گھیرے میں لے کر اور فلپائنی پوزیشنوں کی تصاویر کھینچیں۔ جواب میں، دو فلپائنی فوجی ربڑ کی کشتیاں چینی جہاز کو علاقے سے دور لے جانے کے لیے روانہ کی گئیں۔ اے ایف پی نے رپورٹ کیا کہ چینی اہلکار پھر تشدد اور جارحانہ ہو گئے، انہوں نے فلپائنی بحریہ کے ایک ملازم کے سر پر لکڑی کے ڈنڈے سے وار کیا اور بحریہ کی ربڑ کی ایک کشتی کو نقصان پہنچایا۔ فلپائن کی مسلح افواج کی مغربی کمان نے تصدیق کی کہ زخمی فوجی کو فوری طبی امداد دی گئی، جبکہ حکام نے بی آر پی سیرا میڈرے سے طبی انخلاء کی ضرورت کا اندازہ کیا۔ اے ایف پی نے اس واقعے کی مذمت کرتے ہوئے پانیوں میں جبری ایک اور کارروائی کی ہے جو بین الاقوامی قانون کے تحت فلپائن کے خصوصی اقتصادی زون کے اندر آتا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اس کے اہلکاروں نے تحمل سے کام لیا اور تصادم کے باوجود منگنی کے قائم کردہ اصولوں پر عمل کیا۔

شاہ چارلس نے کیمبرج سینٹرل مسجد کا دورہ کیا، اسلاموفوبیا کے بڑھتے واقعات کے درمیان اہم

مسجد کے دورے کے دوران ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کی جانب سے شاہ چارلس کے نام لکھا گیا ایک خط بھی انہیں پیش کیا گیا

مسجد کے دورے کے دوران ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کی جانب سے شاہ چارلس کے نام لکھا گیا ایک خط بھی انہیں پیش کیا گیا جس میں اردگان نے اسلاموفوبیا اور نسل پرستی کے بڑھتے واقعات کے درمیان بادشاہ کے اس دورے کو خاص طور پر قیمتی قرار دیا۔ اردگان نے شاہ چارلس کو ترکی کے دورے کی دعوت بھی دی، جس پر بادشاہ نے گرمجوشی سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ ترکی کا دورہ کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ برطانیہ کے شاہ چارلس سوم نے باضابطہ طور پر کسی مسجد کا دورہ کرنے والے پہلے برطانوی شاہی حکمران بن کر تاریخ رقم کر دی ہے۔ انہوں نے برطانیہ میں بڑھتے ہوئے اسلاموفوبیا اور مسلمانوں کے خلاف تعصب میں اضافہ کے دور میں یورپ کی پہلی ماحول دوست (ایکوفرینڈلی) کیمبرج سینٹرل مسجد کا دورہ کیا۔ ان کے اس دورے کو کئی لحاظ سے اہمیت کا حاصل قرار دیا جارہا ہے۔ اس دورے کے دوران، شاہ چارلس نے کیمبرج میں مسجد کے ائمہ، ٹرسٹیوں اور مسلم سماج کے افراد سے ملاقات کی۔ ان کے ہمراہ، لندن میں ترکی کے سفیر عثمان کورائے ایرتاس، کیمبرج مسجد ٹرسٹ بورڈ کے اراکین زینب کوسکون کوچ اور سلیم ارگون اور برطانوی مصنف عبدالحکیم مراد (جنہوں نے ۱۹ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا) موجود تھے۔ مقامی بشپ اور ربی بھی اس موقع پر موجود تھے جو بین المذاہب ہم آہنگی اور مکالمے کے مرکز کے طور پر مسجد کے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ کیمبرج مسجد ٹرسٹ بورڈ کی رکن زینب کوسکون کوچ نے انادولو ایجنسی کو بتایا کہ اگرچہ ملکہ الزبتھ دوم نے ۲۰۰۲ء میں ایک مسجد کا دورہ کیا تھا، لیکن اس سے پہلے کسی برطانوی بادشاہ نے کبھی باضابطہ طور پر ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دورہ مسجد اور عام لوگوں دونوں کیلئے "تاریخی اہمیت" کا حامل ہے۔ مسجد کے دورے کے دوران ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کی جانب سے شاہ چارلس کے نام لکھا گیا ایک خط بھی انہیں پیش کیا گیا جس میں اردگان نے اسلاموفوبیا اور نسل پرستی کے بڑھتے واقعات کے درمیان بادشاہ کے اس دورے کو خاص طور پر قیمتی قرار دیا۔ اردگان نے شاہ چارلس کو ترکی کے دورے کی دعوت بھی دی، جس پر بادشاہ نے گرمجوشی سے جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ دورہ کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ شاہ چارلس کو سلیمیہ مسجد کے گنبد کے فنِ تعمیر سے متاثر ہو کر بنایا گیا شیشے کا پیپر ویٹ، فواد سیزگین کی تصنیف "اسلامی تہذیب کا سائنسی ورثہ" کی ایک مخصوص کاپی اور مسجد کی تعمیر، تعمیراتی انداز اور اسے ملنے والے ۲۳ بین الاقوامی اعزازات پر مبنی ایک خصوصی کتاب پیش کی گئی۔ واضح رہے کہ کیمبرج سینٹرل مسجد کا افتتاح ۲۰۱۹ء میں ایک تقریب کے دوران کیا گیا تھا جس میں صدر اردگان نے شرکت کی تھی۔ یہ مسجد ترک دیانت فاؤنڈیشن کے خصوصی تعاون سے تعمیر کی گئی تھی۔ اس مسجد میں ایک وقت میں تقریباً ایک ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد میں فوٹو وولٹک پینلز، ایئر سورس ہیٹ پمپس، قدرتی وینٹیلیشن سسٹمز، سیڈم روف (سبز چھت) اور جنگلات سے حاصل کردہ پائیدار لکڑی کا استعمال کیا گیا ہے۔ مسجد کو درکار کل بجلی کا تقریباً ۴۰ فیصد حصہ شمسی توانائی سے حاصل ہوتا ہے اور مسجد کا کاربن فٹ پرنٹ بالکل صفر ہے۔ اس کا طرزِ تعمیر اسلامی جیومیٹری کو کیمبرج کے مقامی تعمیراتی عناصر کے ساتھ ملاتا ہے، مسجد کے محراب، کنگز کالج چیپل سے متاثر ہو کر بنائے گئے ہیں۔

امریکہ نے جنوبی بحیرہ چین میں بیجنگ کے اقدامات کی مذمت کی

منیلا: امریکہ نے منگل کو بحیرہ جنوبی چین میں فلپائنی بحریہ کے ساتھ جھڑپ کے بعد چین کے "خطرناک اور جارحانہ اقدامات" کی مذمت کی، جب امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو جنوب مشرقی ایشیائی رہنماؤں سے ملاقاتوں کے لیے منیلا پہنچے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے ایک بیان میں کہا، "فلپائن کی جائز سمندری کارروائیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کا چین کا پریشان کن انداز علاقائی امن اور استحکام کو نقصان پہنچاتا ہے اور تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے کے چین کے بار بار وعدوں سے براہ راست متصادم ہے۔" روبیو جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی 11 رکنی ایسوسی ایشن (آسیان) کے وزرائے خارجہ کے ساتھ ملاقاتوں میں شرکت کے لیے منگل کی صبح منیلا پہنچے۔ اگرچہ امریکی حکام نے اس بات کی تصدیق نہیں کی ہے کہ آیا روبیو چینی وزیر خارجہ وانگ یی سے ملاقات کریں گے، جو بدھ کو منیلا پہنچنے والے ہیں، امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ وہ اس امکان کے لیے کھلے ہیں۔ دونوں کی آخری ملاقات گزشتہ سال کوالالمپور میں آسیان سربراہی اجلاس کے موقع پر اور فروری میں میونخ میں ہوئی تھی۔ منگل کو فلپائنی میڈیا آؤٹ لیٹس کی طرف سے شائع ہونے والے ایک رائے کے ٹکڑے میں، روبیو نے "جنوب مشرقی ایشیا میں نیویگیشن کی آزادی" کے لیے واشنگٹن کے عزم کا اعادہ کیا اور خطے کے لیے امریکی سلامتی کے عزم پر زور دیا۔ اس آزادی کی کسی بھی طرح سے ضمانت نہیں ہے۔ اگر یہ پانی جغرافیائی سیاسی ہتھیار کے طور پر تجارت کو استعمال کرنے پر آمادہ طاقت کے کنٹرول میں آجاتا ہے، تو امریکہ اور آسیان دونوں ریاستوں کو اپنی خودمختاری، سلامتی اور اقتصادی مستقبل کے لیے سنگین نئے خطرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بین الاقوامی ٹریبونل کے فیصلے کے باوجود بیجنگ تقریباً پورے جنوبی بحیرہ چین پر خودمختاری کا دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے دعوؤں کی کوئی قانونی بنیاد نہیں ہے۔ فلپائن سمیت آسیان کے کئی ارکان بھی تزویراتی طور پر اہم آبی گزرگاہ کے کچھ حصوں کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تازہ ترین سفارتی تناؤ اس وقت سامنے آیا جب فلپائنی فوج نے چینی کوسٹ گارڈ پر پیر کو ایک متنازعہ چوکی کے قریب ایک واقعے کے دوران ایک فلپائنی ملاح کو زخمی کرنے کا الزام لگایا۔ چین نے اس الزام کو مسترد کرتے ہوئے منیلا کے اکاؤنٹ کو "سچ کی مکمل تحریف" قرار دیا۔ یہ دورہ امریکی وزیر خارجہ کے طور پر روبیو کا فلپائن کا پہلا دورہ ہے اور توقع ہے کہ اس سے دونوں ممالک کی بڑھتی ہوئی تزویراتی شراکت داری کو تقویت ملے گی۔ یہ ایک اور اہم بحری راستے آبنائے ہرمز پر امریکہ اور ایران کے درمیان نئی دشمنی کے درمیان بھی آیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں۔

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ظلم کا پیمانہ، جمہوریت کا نوحہ اور اجتماعی ضمیر کا امتحان

ملک کا آئین ہر شہری کو اظہارِ رائے، پُرامن اجتماع اور احتجاج کے بنیادی حقوق عطا کرتا ہے۔ اگرچہ ان حقوق پر قانون کے مطابق معقول پابندیاں عائد کی جاسکتی ہیں، لیکن ان پابندیوں کا مقصد شہری آزادیوں کو ختم کرنا نہیں بلکہ عوامی نظم کو برقرار رکھنا ہے۔ اسی لیے جب بھی ریاستی کارروائی ان بنیادی حقوق کے حوالے سے سوالات پیدا کرتی ہے تو اس کا جائزہ صرف سیاسی نہیں بلکہ آئینی زاویے سے بھی لیا جانا چاہیے۔ اسی عرصے میں حجاب پہننے والی طالبات، نوجوان طلبہ، اور احتجاجی مظاہرین کی تصاویر بھی عوامی حافظے کا حصہ بنیں۔ یہ مناظر صرف چند افراد کی تکلیف نہیں تھے بلکہ اس سوال کی علامت تھے کہ کیا شہری آزادیوں کا معیار سب کیلئے یکساں ہے، یا وہ حالات اور شناخت کے مطابق بدل جاتا ہے؟ شاہین باغ کا احتجاج بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی تھا۔ ایک طرف لاکھوں لوگوں نے اسے شہری مزاحمت اور آئینی احتجاج کی علامت قرار دیا۔

مسعود محبوب خان (ممبئی)

ہر قوم کی زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں جب اس کے اجتماعی شعور، اخلاقی بصیرت اور انصاف پسندی کا حقیقی امتحان ہوتا ہے۔ انہی مواقع پر یہ طے ہوتا ہے کہ قومیں اصولوں کے ساتھ کھڑی ہیں یا صرف اپنے مفادات کے ساتھ۔ ملتوں کی عزّت ووقار اس بات سے متعین نہیں ہوتا کہ وہ صرف اپنے دکھوں پر آنسو بہائیں، بلکہ اس سے ہوتا ہے کہ وہ ہر مظلوم کے درد کو اپنا درد، ہر ناانصافی کو اپنی ذمہ داری، اور ہر ظلم کو اپنے ضمیر کا سوال سمجھیں۔ ملی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو مسلمانوں کی شناخت محض ایک مذہبی برادری کی نہیں، بلکہ عدل، حق گوئی، خیر خواہی اور اخلاقی گواہی کی حامل ایک اُمّت کی ہے۔ قرآنِ مجید نے اُمّتِ مسلمہ کو انسانیت کے سامنے حق وانصاف کی گواہ بننے کا جو منصب عطا کیا ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان ہر حال میں انصاف کے علم بردار رہیں، خواہ معاملہ اپنے حق میں ہو یا اپنے خلاف، اور خواہ مظلوم کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات، زبان یا نظریاتی گروہ سے ہو۔ انصاف کی یہی آفاقیت ملت کی حقیقی قوت اور اس کی اخلاقی شناخت ہے۔ جب انصاف کا معیار شناختوں کے مطابق بدلنے لگے تو صرف کسی ایک طبقے کے حقوق ہی مجروح نہیں ہوتے بلکہ پورے معاشرے کا اخلاقی توازن اور جمہوری روح بھی کمزور پڑ جاتی ہے۔ زیرِ نظر مضمون اسی ملی شعور، آئینی احساس اور اخلاقی ذمہ داری کے تناظر میں اس اہم سوال کا جائزہ لینے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے کہ کیا ہمارا اجتماعی ضمیر ہر ظلم پر یکساں بے چین ہوتا ہے، یا ہم بھی مظلوم کی شناخت دیکھ کر انصاف کا پیمانہ بدل دیتے ہیں؟ اگر ایک مضبوط، باوقار اور منصف ہندوستان ہماری مشترکہ آرزو ہے، تو اس کی بنیاد صرف اسی اصول پر استوار ہوسکتی ہے کہ ظلم، ظلم ہے؛ خواہ وہ کسی کے خلاف ہو، اور انصاف، انصاف ہے؛ خواہ وہ کسی کے حق میں ہو۔

20 جولائی 2026ء کو مظاہرین پر ہونے والے لاٹھی چارج کے بعد ملک کے مختلف حلقوں میں یہ آواز بلند ہوئی کہ "جمہوریت کا قتل ہو گیا"۔ بلاشبہ کسی بھی جمہوری معاشرے میں پُرامن احتجاج پر طاقت کا غیر ضروری استعمال تشویش کا باعث ہوتا ہے۔ ریاستی طاقت کا استعمال ہمیشہ قانون، انصاف اور انسانی وقار کے تقاضوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ لیکن اس موقع پر ایک بنیادی سوال بھی سامنے آتا ہے کہ کیا جمہوریت کا درد صرف اُس وقت محسوس ہوتا ہے جب ظلم کا دائرہ ہمارے اپنے دروازے تک پہنچ جائے؟ یا پھر ایک زندہ عوامی ضمیر وہ ہے جو ہر مظلوم کے لیے یکساں طور پر بے چین ہو؟ جمہوریت صرف انتخابات، حکومتوں کی تبدیلی یا اکثریت کی حکمرانی کا نام نہیں، بلکہ اس کی اصل روح شہری آزادیوں، اختلافِ رائے کے احترام، قانون کی حکمرانی، بنیادی حقوق کے تحفظ اور ریاستی اداروں کے غیر جانب دار کردار میں مضمر ہے۔ جب شہریوں کو پُرامن احتجاج، اظہارِ رائے اور آئینی اختلاف کے حق سے محروم کیا جاتا ہے تو حکومت کی بنیادیں کمزور ہونے لگتی ہیں۔ اسی لیے کسی بھی عوامی معاشرے میں ریاستی طاقت کے استعمال کو ہمیشہ آئین اور قانون کی حدود میں رہنا چاہیے۔ یہ سوال اس لیے اہم ہے کہ ملک کی حالیہ تاریخ میں ایسے کئی مواقع آئے جب ایک مخصوص طبقے، خصوصاً مسلمانوں نے بھی ریاستی کارروائیوں، گرفتاریوں، تشدد اور سختیوں کا سامنا کیا۔ اس وقت بھی انصاف، قانون کی حکمرانی اور شہری آزادیوں کے بارے میں یہی اصول زیرِ بحث تھے، لیکن ان واقعات پر معاشرے کے مختلف طبقات کا ردِعمل یکساں نہیں تھا۔ انہی یادوں میں 15 دسمبر 2019ء کی وہ رات بھی شامل ہے، جب جامعہ ملیہ اسلامیہ میں پولیس کارروائی نے پورے ملک میں ایک شدید بحث کو جنم دیا۔ لائبریری میں موجود طلبہ پر طاقت کے استعمال کی تصاویر اور ویڈیوز نے نہ صرف تعلیمی حلقوں بلکہ انسانی

حقوق کے کارکنوں اور قانونی ماہرین کو بھی سوال اٹھانے پر مجبور کیا۔ اسی دور میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے واقعات بھی قومی گفتگو کا حصہ بنے، جہاں طاقت کے استعمال کے طریقۂ کار پر شدید تنقید سامنے آئی۔

ملک کا آئین ہر شہری کو اظہارِ رائے، پُرامن اجتماع اور احتجاج کے بنیادی حقوق عطا کرتا ہے۔ اگرچہ ان حقوق پر قانون کے مطابق معقول پابندیاں عائد کی جاسکتی ہیں، لیکن ان پابندیوں کا مقصد شہری آزادیوں کو ختم کرنا نہیں بلکہ عوامی نظم کو برقرار رکھنا ہے۔ اسی لیے جب بھی ریاستی کارروائی ان بنیادی حقوق کے حوالے سے سوالات پیدا کرتی ہے تو اس کا جائزہ صرف سیاسی نہیں بلکہ آئینی زاویے سے بھی لیا جانا چاہیے۔ اسی عرصے میں حجاب پہننے والی طالبات، نوجوان طلبہ، اور احتجاجی مظاہرین کی تصاویر بھی عوامی حافظے کا حصہ بنیں۔ یہ مناظر صرف چند افراد کی تکلیف نہیں تھے بلکہ اس سوال کی علامت تھے کہ کیا شہری آزادیوں کا معیار سب کے لیے یکساں ہے، یا وہ حالات اور شناخت کے مطابق بدل جاتا ہے؟ شاہین باغ کا احتجاج بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی تھا۔ ایک طرف لاکھوں لوگوں نے اسے شہری مزاحمت اور آئینی احتجاج کی علامت قرار دیا، تو دوسری جانب اس کے بارے میں متعدد الزامات، افواہیں اور منفی بیانیے بھی پھیلائے گئے۔ اس پورے منظر نامے نے یہ واضح کیا کہ سیاسی اختلافات کے زمانے میں اطلاعات، افواہوں اور پروپیگنڈے کے درمیان فرق کرنا کتنا ضروری ہے۔ شاہین باغ نے ہندوستانی معاشرے میں یہ سوال بھی پیدا کیا کہ احتجاج اور عوامی زندگی کے درمیان توازن کیسے قائم کیا جائے۔ اس بحث میں عدالتوں، آئینی ماہرین، سماجی کارکنوں اور مختلف سیاسی حلقوں نے اپنے اپنے زاویہ نظر پیش کیے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ جمہوری معاشروں میں اختلافِ رائے کو مکالمے اور قانون کے ذریعے حل کرنا زیادہ پائیدار راستہ ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے قریب فائرنگ کا واقعہ بھی اسی دور کے ان تلخ ابواب میں شامل ہے جس نے عوامی تحفظ، قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری اور سیاسی ماحول پر کئی سوالات کھڑے کیے۔ ایسے واقعات کسی ایک طبقے کا نہیں بلکہ پورے معاشرے کا امتحان ہوتے ہیں، کیونکہ جب تشدد معمول بن جائے تو اس کی زد میں بالآخر سب آتے ہیں۔

اس سے بھی زیادہ افسوس ناک پہلو وہ تھا جب اختلافِ رائے نے معاشرے کے اندر ہی تقسیم پیدا کر دی۔ بعض مواقع پر مسلمان خود مختلف سیاسی اور سماجی موقف اختیار کرتے ہوئے ایک دوسرے کے مقابل دکھائی دیے۔ اختلافِ رائے ہر معاشرے کا فطری حصہ ہے، لیکن جب اختلاف نفرت، تحقیر یا ایک دوسرے کے خلاف صف بندی میں تبدیل ہو جائے تو اس کا نقصان پوری برادری اور وسیع تر معاشرے کو اٹھانا پڑتا ہے۔ داخلی تقسیم ہمیشہ بیرونی طاقتوں کو زیادہ مضبوط بناتی ہے۔ قرآن مجید اہلِ ایمان کو عدل و انصاف پر ثابت قدم رہنے کی تعلیم دیتا ہے، خواہ معاملہ اپنے ہی خلاف کیوں نہ ہو۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے" (المائدہ: 8)۔ یہ اصول صرف مذہبی تعلیم نہیں بلکہ ایک آفاقی اخلاقی معیار بھی ہے، جو ہر معاشرے کو انصاف کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ آج جب لاٹھی چارج کے ایک واقعے کو جمہوریت کے لیے خطرہ قرار دیا جا رہا ہے تو یہ لمحہ صرف احتجاج کا نہیں بلکہ خود احتسابی کا بھی ہے۔ اگر واقعی جمہوریت صرف انتخابات کا نام نہیں بلکہ شہری آزادی، قانون کی بالادستی، اظہارِ رائے کی آزادی اور پُرامن احتجاج کے حق کا نام ہے، تو پھر ان اصولوں کا دفاع ہر موقع پر ہونا چاہیے، خواہ متاثر ہونے والا کوئی بھی فرد، طبقہ یا نظریاتی گروہ ہو۔

جمہوریت کا سب سے بڑا المیہ یہی ہوتا ہے کہ لوگ ظلم کے خلاف نہیں بلکہ مظلوم کی شناخت دیکھ کر اپنا موقف طے کرتے ہیں۔ جب انصاف کو مذہب، ذات، زبان، نظریے یا سیاسی وابستگی کی عینک سے دیکھا جانے لگے تو انصاف اپنی روح کھو دیتا ہے۔ اصول وہی معتبر ہوتے ہیں جو سب پر یکساں لاگو ہوں۔ دنیا کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ جب بھی کسی معاشرے میں بنیادی حقوق کی پامالی کو معمول سمجھ لیا گیا تو اس کے اثرات رفتہ رفتہ پورے معاشرے پر مرتب ہوئے۔ ابتداء میں ظلم کسی ایک طبقے تک محدود دکھائی دیتا ہے، لیکن اگر اس کا بروقت احتساب نہ ہو تو وہ ریاستی رویّے کا مستقل حصہ بن جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب معاشرے کسی ایک طبقے پر ہونے والے ظلم کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو ظلم وہیں نہیں رکتا۔ وہ رفتہ رفتہ اپنا دائرہ وسیع کرتا ہے اور ایک دن اُن لوگوں کے دروازے پر بھی دستک دیتا ہے جو کبھی خاموش تماشائی تھے۔ اس لیے ہر دور میں اہلِ ضمیر نے یہی سبق دیا ہے کہ انصاف کی حمایت کسی شخص، جماعت یا مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ انصاف ہونے کی بنیاد پر کی جائے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اجتماعی شعور کا ازسرِ نو جائزہ لیں۔ اگر ہم واقعی ایک مضبوط، باوقار اور عوامی ہندوستان چاہتے ہیں تو ہمیں ہر شہری کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو اپنی اجتماعی ذمہ داری سمجھنا ہوگا۔ ظلم جب بھی ہو، جہاں بھی ہو اور جس کے ساتھ بھی ہو، اس کے خلاف آواز بلند کرنا ہی ایک زندہ قوم، ایک بیدار معاشرے اور ایک حقیقی جمہوری ضمیر کی پہچان ہے۔

کسی بھی قوم کی اخلاقی عظمت کا معیار یہ نہیں کہ وہ صرف اپنے حقوق کیلئے آواز اٹھائے، بلکہ یہ ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کی پامالی پر بھی اتنی ہی حساس ہو۔ اگر ہم انصاف کو افراد، مذاہب یا سیاسی وابستگیوں میں تقسیم کر دیں تو دراصل ہم انصاف کے تصور کو ہی کمزور کر دیتے ہیں۔ کیونکہ تاریخ یہ سبق دیتی ہے کہ خاموشی کبھی ظلم کو ختم نہیں کرتی، بلکہ اکثر اسے مزید طاقت بخشتی ہے؛ جب کہ انصاف وہ چراغ ہے جو صرف اسی وقت روشن رہتا ہے جب اس کی روشنی سب کیلئے یکساں ہو۔ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ عدل صرف اپنے لیے نہیں بلکہ ہر انسان کے لیے مطلوب ہے، اور ظلم صرف اس وقت ظلم نہیں بنتا جب وہ ہمارے خلاف ہو، بلکہ ہر وہ زیادتی جس میں کسی انسان کی عزّت، آزادی یا حق پامال ہو، اللہ کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہے۔ اُمّتِ مسلمہ کی ذمہ داری صرف اپنے مسائل پر احتجاج کرنا نہیں، بلکہ زمین پر انصاف، خیر خواہی اور انسانی وقار کی گواہی دینا بھی ہے۔ یہی وہ منصب ہے جسے قرآن مجید نے "شہادت علی الناس" سے تعبیر کیا ہے۔ اگر مسلمان بھی انصاف کے معاملے میں گروہی تعصب، سیاسی وابستگی یا وقتی مفادات کو معیار بنالیں تو وہ اپنی دینی اور اخلاقی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتے۔ ملی شعور کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ہر حال میں حق وانصاف کا ساتھ دیں، ظلم کا انکار کریں، اختلاف کو دشمنی میں تبدیل نہ ہونے دیں، اور معاشرے میں امن، مکالمے اور آئینی انصاف کے فروغ کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔ ہماری قوت نہ نفرت میں ہے، نہ انتقام میں، بلکہ اخلاق، صبر، حکمت، عدل اور سچائی میں ہے۔ یہی انبیائے کرام علیہم السلام کا راستہ ہے اور یہی صالحین کی میراث ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنی صفوں میں فکری پختگی، اخلاقی استقامت، باہمی اتحاد اور اجتماعی بصیرت کو مضبوط کریں، اور ملک کے ہر مظلوم، ہر محروم اور ہر حق طلب انسان کے ساتھ انصاف کی بنیاد پر کھڑے ہوں۔ یہی ملی غیرت ہے، یہی دینی حمیت ہے، اور یہی ایک ایسے ہندوستان کی تعمیر کا راستہ ہے جہاں آئین کی بالادستی، انسانی وقار اور عدلِ اجتماعی محض نعرے نہیں بلکہ زندہ حقیقت بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کو حق سمجھنے، اس کی پیروی کرنے، باطل کو باطل پہچاننے، اس سے اجتناب کرنے، اور ہر حال میں عدل وانصاف پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

جمہوریت پر لاٹھی کا سایہ رکن پارلیمان ڈاکٹر محمد جاوید کے ساتھ پیش آئے واقعے نے قوم کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیا

جمہوریت کی اصل طاقت اقتدار کی سختی میں نہیں بلکہ اختلافِ رائے کو برداشت کرنے اور اس کا احترام کرنے میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ جب عوام کی آواز ایوانِ پارلیمان تک پہنچانے والا ایک منتخب رکنِ پارلیمان احتجاج کے دوران پولیس کارروائی میں زخمی ہو جائے تو یہ محض کسی ایک سیاسی جماعت کا معاملہ نہیں رہ جاتا، بلکہ جمہوری اقدار، آئینی روایات اور ریاستی ذمہ داری پر سنجیدہ سوالات کھڑے کرتا ہے۔ دہلی میں احتجاج کے دوران بہار کے ضلع کشن گنج سے کانگریس کے رکنِ پارلیمان، لوک سبھا میں پارٹی کے وہپ، سابق وزیر اور سینئر عوامی نمائندہ ڈاکٹر محمد جاوید کے زخمی ہونے کی خبر نے پورے بہار کو بے چین کر دیا۔ سامنے آنے والی ویڈیوز اور عینی شاہدین کے بیانات کے بعد عوامی حلقوں میں تشویش اور افسوس کی لہر دوڑ گئی۔ اس واقعے نے ایک بار پھر یہ سوال کھڑا کر دیا کہ جمہوری احتجاج کے دوران طاقت کے استعمال کی حد کیا ہونی چاہیے اور اس کی جواب دہی کس طرح طے کی جائے۔ ڈاکٹر محمد جاوید کوئی عام سیاسی شخصیت نہیں ہیں۔ وہ دو مرتبہ رکنِ پارلیمان، چار مرتبہ رکنِ اسمبلی، سابق وزیر اور کانگریس پارلیمانی پارٹی کے لوک سبھا وہپ ہیں۔ طب کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے عوامی خدمت کو اپنا مقصد بنایا اور برسوں سے کشن گنج کے عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ اپنی پارلیمانی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے اپوزیشن کے احتجاج میں شریک ہونے جا رہے تھے۔ اگر ایسے تجربہ کار منتخب عوامی نمائندے کے ساتھ اس نوعیت کا واقعہ پیش آئے تو عوام کا سوال اٹھانا اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کرنا بالکل فطری ہے۔ جمہوریت میں اختلافِ رائے کوئی جرم نہیں بلکہ آئینی حق ہے۔ مگر جب مکالمے کی جگہ تصادم اور تحمل کی جگہ طاقت کا استعمال نظر آنے لگے تو یہ کسی بھی جمہوری معاشرے کیلئے تشویش کی بات ہوتی ہے۔ جیسے ہی یہ خبر بہار پہنچی، کشن گنج سے لے کر پٹنہ تک ان کے چاہنے والوں، کارکنوں اور خیر خواہوں میں فکر وتشویش کی لہر دوڑ گئی۔ ہر شخص ان کی خیریت دریافت کرنے اور ان کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو نظر آیا۔ یہی عوامی محبت، اعتماد اور احترام ان کی سیاسی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ ڈاکٹر محمد جاوید کا سیاسی سفر ان کے والد مرحوم محمد حسین آزاد کی سیاسی روایت سے ضرور جڑا ہے، لیکن انہوں نے اپنی الگ شناخت مسلسل محنت، دیانت داری، سادگی اور عوام سے مضبوط رابطے کے ذریعے قائم کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہ صرف ایک سیاسی رہنما نہیں بلکہ عوامی اعتماد کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ یہ خبر سامنے آنے کے بعد سید آصف امام کاکوی نے اس افسوسناک واقعے کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک منتخب رکنِ پارلیمان کے ساتھ اس طرح کا سلوک جمہوری اقدار، آئینی وقار اور عوامی مینڈیٹ کی توہین ہے۔ اگر عوام کی آواز اٹھانے والے نمائندے بھی محفوظ نہ رہیں تو یہ پورے جمہوری نظام کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اختلافِ رائے جمہوریت کا حسن ہے، جرم نہیں۔ لاٹھی اور طاقت کے ذریعے آوازوں کو دبایا جاسکتا ہے، مگر عوام کے شعور، سچائی اور حق کی صدا کو کبھی خاموش نہیں کیا جاسکتا۔ سید آصف امام کاکوی نے مطالبہ کیا کہ اس واقعے کی فوری، غیر جانبدار اور شفاف تحقیقات کرائی جائیں اور اگر کسی سطح پر کوتاہی یا زیادتی ہوئی ہے تو ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ انہوں نے ڈاکٹر محمد جاوید کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل شفا عطا فرمائے اور ہمارے ملک میں آئین، جمہوریت اور عوامی حقوق ہمیشہ سربلند رہیں۔ کانگریس کے سینئر رہنما اور سابق ترجمان ارشد عباس، ایس۔ایم۔فرید سمیت متعدد سماجی وسیاسی کارکنوں، صحافیوں اور باشعور شہریوں نے اس واقعے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ سبھی نے اس پورے معاملے کی غیر جانبدار، شفاف اور منصفانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ جمہوری احتجاج کے دوران منتخب عوامی نمائندوں کے وقار اور آئینی حقوق کا ہر حال میں احترام کیا جانا چاہیے۔ جمہوریت میں احتجاج اپوزیشن کا آئینی حق ہے، جبکہ امن وامان برقرار رکھنا ریاست اور پولیس کی ذمہ داری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے ہر متنازع واقعے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ناگزیر ہیں تاکہ حقیقت سامنے آئے، اگر کہیں کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اس کی جواب دہی بھی طے ہو، اور عوام کا اعتماد جمہوری اداروں پر برقرار رہے۔ سیاسی اختلافات جمہوریت کا حسن ہیں، لیکن منتخب نمائندوں کی عزت، پارلیمانی روایات اور آئینی وقار ہر حال میں محفوظ رہنا چاہیے۔ نظریات کا جواب دلیل اور مکالمے سے دیا جانا چاہیے، طاقت اور تشدد سے نہیں۔ ہم دل کی گہرائیوں سے ڈاکٹر محمد جاوید کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لیے دعا گو ہیں۔ ساتھ ہی امید کرتے ہیں کہ اس پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ اور شفاف تحقیقات ہوں گی تاکہ آئین کی روح، جمہوری اقدار اور عوام کا اعتماد مزید مضبوط ہو۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۲/جولائی۔۲۰۲۶

طلباء ونوجوانوں کا پارلیمنٹ مارچ

وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے مطالبہ اور شعبہ تعلیم میں اصلاحات وبہتری کے مطالبہ پر وجود میں آئے پلیٹ فارم کا کروچ جنتا پارٹی کی جانب سے پیر 20 جولائی کو دہلی کے جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک مارچ کا اعلان کیا گیا ہے۔ سی جے پی کی جانب سے گذشتہ ایک ماہ سے جنتر منتر پر پرامن احتجاج کا سلسلہ جاری ہے اور اس ایک ماہ میں ایک بھی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جسے ناخوشگوار کہا جاسکے۔ اس پلیٹ فارم سے وابستہ نوجوان اور اس کی تائید وحمایت کرنے والے نوجوان پورے امن وسکون کے ساتھ احتجاج جاری رکھے ہوئے ہیں حالانکہ اس احتجاج کو متاثر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اشتعال انگیز کوششیں بھی کی گئیں لیکن ان نوجوانوں اور طلباء نے امن وسکون کو برقرار رکھا تھا۔ ماحولیاتی کارکن سونم وانگ چوک 21 دن سے بھوک ہڑتال کر رہے تھے جنہیں ہفتے کی صبح پولیس نے وہاں سے اٹھالیا اور دواخانہ منتقل کر دیا گیا۔ سونم وانگ چوک کی منتقلی کے باوجود سی جے پی نے 20 جولائی پیر کو پارلیمنٹ تک مارچ کا پروگرام برقرار رکھا ہے۔ طلباء اور نوجوان اپنے مسائل اور شکایات حکومت کو پیش کرنا چاہتے ہیں اور گذشتہ ایک ماہ سے احتجاج کے باوجود حکومت نے اس جانب کوئی توجہ نہیں دی اور اس احتجاج کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔ سونم وانگ چوک کی منتقلی بھی شائد اس پارلیمنٹ مارچ کو ناکام بنانے کی کوششوں کا ہی ایک حصہ ہوتا ہم سی جے پی اس احتجاج کو جاری رکھنے پر اٹل ہے۔ اس کیلئے مختلف گوشوں سے تائید وحمایت بھی کی جا رہی ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ ملک کے مختلف شہروں اور علاقوں سے طلباء و نوجوان اس پارلیمنٹ مارچ میں حصہ لینے دہلی پہونچ سکتے ہیں۔ خاص طور پر دہلی کے اطراف کی ریاستوں کے شہروں سے ان کی آمد کا امکان ہے۔ سی جے پی کے حلقوں کا کہنا ہے کہ تقریباً 50 ہزار افراد اس احتجاج میں حصہ لے سکتے ہیں۔ حکومت کی جانب سے اس سلسلہ میں کیا کچھ منصوبہ بندی کی گئی ہے اس کا ابھی کوئی علم نہیں ہے تاہم یہ ضرور ہے کہ حکومت بھی اس سے نمٹنے تیاری کر رہی ہے۔ چونکہ گذشتہ ایک ماہ سے جو احتجاج جاری ہے وہ انتہائی پرامن اور پرسکون رہا ہے ایسے میں حکومت کو پارلیمنٹ مارچ کو روکنے یا اسے سبوتاج کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ طلباء ونوجوانوں کو بھی اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ یہ احتجاج جنتر منتر کے احتجاج کی طرح انتہائی پرامن اور منظم رہے۔ قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے مطالبات کو حکومت تک پہونچانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور نہ کوئی مسئلہ ہونا چاہئے۔ حکومت کو اپنے مطالبات کی جانب متوجہ کرنے ہی ایک ماہ سے جنتر منتر پر احتجاج شروع کیا گیا تھا جسے حکومت نے کوئی اہمیت نہیں دی اور نہ ہی اس جانب کوئی توجہ دی گئی۔ کسی نمائندہ کو بات چیت کیلئے بھیجنا تو دور کی بات ہے اس پر کوئی بیان تک جاری نہیں کیا گیا۔ اس کے برخلاف کچھ فرقہ پرست عناصر اور بیمار ذہنیت رکھنے والے افراد کو استعمال کرتے ہوئے احتجاج کو متاثر کرنے اور فرقہ وارانہ خطوط پر بانٹنے کی کوشش ضرور کی گئی تھی جو ناکام ہوگئی۔ گودی میڈیا کی جانب سے بھی اس مسئلہ کو مسلسل نظر انداز کیا گیا اور اس کی کوئی تشہیر نہیں ہوئی۔ اگر کوئی چینل وہاں تک پہونچا بھی تو روایتی زہر افشانی والے سوالات کرنے کی کوشش کی گئی تھی جسے احتجاجیوں یا ان کے حامیوں نے ناکام بنا دیا تھا۔ اب جبکہ پارلیمنٹ مارچ ہونے والا ہے تو یہ اندیشے ہیں کہ حکومت اس کو سبوتاج کرنے یا ناکام کرنے کی کوشش کرسکتی ہے۔ اس معاملے میں چوکسی ضروری ہے۔ حکومت کو اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ پرامن احتجاج جو قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے کیا جائے وہ عوام کا حق ہے۔ حکومت کو اس معاملے میں کسی طرح کے اندیشوں کا شکار ہوئے بغیر طلباء ونوجوانوں کے مطالبات کی سماعت کرنی چاہئے۔ ان کا جائزہ لیا جانا چاہئے۔ سی جے پی کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ پارلیمنٹ مارچ کو بھی پرامن اور پرسکون بنائے رکھے۔ اپنے مطالبات پر اٹل رہیں اور کسی کو بھی صورتحال کے استحصال یا فائدہ اٹھانے کا موقع فراہم نہ کیا جائے۔

رحمت کی اس عمومیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہر طرف ظلم وجور کا بازار گرم تھا، انسان انسان کے خون کا پیاسا تھا، قبیلے آپس میں دست وگریباں تھے، عربی عجمی اور کالے گورے کے نام پر خود ساختہ برتری کے پیمانے وضع کر لئے گئے تھے، اس کی وجہ سے انسانوں میں طبقاتی جنگ نے عروج پکڑ لیا تھا، حق وہ سمجھا جاتا تھا جو اس قبیلے کے کسی فرد کے ذریعہ صادر ہوا ہو، خواہ وہ ظلم وستم کے زمرے میں کیوں نہ آتا ہو، برائیاں عام تھیں اور اخلاق حسنہ کا وجود کم تر ہو گیا تھا، عورتوں کے اوپر ہر طرح کا ظلم کیا جاتا تھا، بلکہ بہت سارے قبائل میں لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا؛ ہنستی کھیلتی زندگی کو زندہ مٹی میں دفن کر دینا انسانی شقاوت وبدبختی کی انتہا تھی، لڑائیاں ہوتیں تو انسانوں کے ساتھ پورے علاقہ کو تاراج کر دیا جاتا۔

رحمۃ للعالمین جُز مصطفی کوئی نہیں

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

ربیع الاول کا مہینہ اس عظیم رسول ونبی کی ولادت باسعادت کے حوالہ سے جانا اور پہچانا جاتا ہے جس سے بہتر انسان اس روئے زمین پر نہیں آیا، ہمارا ایمان تمام انبیاء ورسل پر ہے اور ہم سب کی عظمت وفضیلت کے قائل ہیں، یہ ہمارے ایمان مفصل اور ایمان مجمل کا حصہ ہے، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اور ہمارے آقا ومولیٰ فخر موجودات، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کا سردار اور سید المرسلین والاولین والآخرین بنایا، آپ کے اوپر سلسلۂ نبوت کا خاتمہ فرمایا، معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں انبیاء کی امامت کرائی؛ تاکہ سب انبیاء پر آپ کی فضیلت پورے طور پر کھل کر سامنے آجائے، ایسی فضیلت کہ انبیاء بھی اس امت میں آنے کی تمنا کرنے لگیں، آپ کو یہ فضیلت بھی عطا ہوئی کہ سارے جہاں کا رسول بنا کر آپ کو بھیجا گیا، قرآن کریم جیسی رحمت وہدایت والی کتاب آپ کو دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء ورسل آئے سب مخصوص علاقے، مخصوص زمانے اور بعض مخصوص قبائل کے لئے تھے، اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کو اعلان کرنے کے لئے فرمایا: کہہ دیجئے اے لوگو! میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، آپ کی شان میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ آپ سارے جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے، سارے جہاں میں انسان وجن ہی نہیں شجر وحجر، نباتات وجمادات، حیوانات اور تمام بری وبحری مخلوقات بھی شامل ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سب کیلئے رحمت ہیں، اور آپ کی رحمت سب کو محیط ہے۔

رحمت کی اس عمومیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ہر طرف ظلم وجور کا بازار گرم تھا، انسان انسان کے خون کا پیاسا تھا، قبیلے آپس میں دست وگریباں تھے، عربی عجمی اور کالے گورے کے نام پر خود ساختہ برتری کے پیمانے وضع کر لئے گئے تھے، اس کی وجہ سے انسانوں میں طبقاتی جنگ نے عروج پکڑ لیا تھا، حق وہ سمجھا جاتا تھا جو اس قبیلے کے کسی فرد کے ذریعہ صادر ہوا ہو، خواہ وہ ظلم وستم کے زمرے میں کیوں نہ آتا ہو، برائیاں عام تھیں اور اخلاق حسنہ کا وجود کم تر ہو گیا تھا، عورتوں کے اوپر ہر طرح کا ظلم کیا جاتا تھا، بلکہ بہت سارے قبائل میں لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا، ہنستی کھیلتی زندگی کو زندہ مٹی میں دفن کر دینا انسانی شقاوت وبدبختی کی انتہاء تھی، لڑائیاں ہوتیں تو انسانوں کے ساتھ پورے علاقہ کو تاراج کر دیا جاتا، شریف انسان غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے، اور بالکل وہ منظر ہوتا جس کا نقشہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے کھینچا ہے کہ جب شاہان وقت کسی آبادی پر غلبہ حاصل کرتے ہیں تو آبادی میں فساد و بگاڑ پیدا کرتے ہیں اور وہاں کے شرفاء کو ذلیل ورسوا کر کے چھوڑتے ہیں ان لڑائیوں میں جانور، درخت، کھیت کھلیان اور فصلوں کو بھی تباہی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

ان حالات میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے، چالیس سال تک اپنی پاکبازی، کردار کی بلندی، امانت ودیانت کی رفعت کا نمونہ اس طرح پیش کیا کہ مخالفین بھی آپ کو صادق اور امین کہا کرتے، آپ کی بے داغ جوانی اور اعلیٰ اخلاقی کردار کی شہادت دیتے، وہ ایمان اور کلمہ کے مسئلہ پر مذبذب رہے، کیونکہ اس کلمہ کے اقرار سے ان کی ریاست اور چودھراہٹ کو خطرہ محسوس ہوتا تھا؛ لیکن کبھی کسی نے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار پر انگلیاں نہیں اٹھائیں۔

چالیس سال بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا، مخالفین کے سب وشتم اور نازیبا حرکات کو سنا اور سہا، یہ رحمت ہی کی ایک قسم ہے کہ آپ نے قدرت کے باوجود اور بارگاہ الٰہی سے مقبولیت کے یقین کے باوجود ان کے لئے کبھی بد دعا نہیں کی، حد یہ ہے کہ طائف کی گلیوں میں جب پائے مبارک لہولہان

ہوئے، موزے خون سے بھر گئے، اوباشوں نے آپ کو پتھر مارا، اس وقت بھی آپ نے ان کے لئے دعائیں کیں، اے اللہ اس قوم کو ہدایت دے وہ مجھے نہیں جانتی اور اس توقع کا اظہار کیا کہ شاید اس قوم سے کوئی فرد دین رحمت میں داخل ہو جائے، جنگ کے بعد قیدی مسجد کے ستون سے بندھے ہوئے ہیں، بندش کی سختی کی وجہ سے قیدی کراہ رہے ہیں، آپ کی آنکھوں سے نیند غائب ہے، جب تک بندش ڈھیلی نہیں کی گئی آپ کو سکون نہیں ملا۔ فتح مکہ کے موقع سے سارے دشمن سامنے تھے، عرب روایات کے مطابق انہیں قتل بھی کیا جاسکتا تھا اور غلام بھی بنایا جاسکتا تھا، لیکن رحمت للعالمین نے اپنی شان رحمت کا مظاہرہ کیا اور اعلان کر دیا کہ آج تم لوگوں سے کوئی دارو گیر اور مؤاخذہ نہیں، تم سب لوگ آزاد ہو، اتنا ہی نہیں حضرت ابوسفیانؓ جو اسوقت تک ایمان نہیں لائے تھے، ان کے گھر میں داخل ہونے والے کو بھی امان دے دیا، ہندہ؛ جس نے حضرت حمزہ کا مثلہ کروایا تھا ان کے کان ناک کٹوائے تھے، کلیجی گردہ کو کچا چبا کر اپنی قسم پوری کی تھی، آپ کی شان رحمت نے اس کو اپنے جلو میں لے لیا، کیا شان رحمت تھی آپ کی، کوئی دوسرا ہوتا تو چن چن کر بدلہ لیتا کہ یہی زمانے کی روش رہی ہے، آپ نے سب کو معاف کر کے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ اسلام دین رحمت ہے، یہاں امن ہے شانتی ہے، سکھ ہے، چین ہے اور دشمنوں کو بھی معاف کرنے کا وہ جذبہ ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا۔

انسانوں میں غلاموں اور باندیوں کی زندگی اجیرن تھی، وہ جسم وجثہ کے اعتبار سے انسان تھے، لیکن ان کی زندگی جانوروں سے بدتر تھی، ان کی اپنی کوئی زندگی نہیں تھی وہ آقا ہی کے لئے جیتے اور مرتے تھے، پوری وفاداری اور خدمت کے باوجود انہیں ظلم وستم کا سامنا تھا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئے، آپ نے مختلف طریقوں سے لوگوں کو غلامی کی زنجیروں سے نکالنے کا کام کیا، کبھی فدیہ کے طور پر لکھانے پڑھانے کا کام لے کر، کبھی قسم، ظہار وغیرہ کے کفارہ میں آزاد کرنے کا حکم دے کر، عمومی حکم یہ دیا کہ غلاموں کا خیال رکھو، جو خود کھاؤ اسے کھلاؤ، اور اسے ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو، اس سے طاقت سے زیادہ کام نہ لو، آپ نے حضرت زیدؓ کے ساتھ حسن سلوک کر کے دکھلایا، جس کے نتیجہ میں حضرت زیدؓ نے اپنے والدین کے ساتھ جانے کی بنسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں رہنا پسند کیا۔

عورتوں پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سایہ فگن ہوئی تو حکم دیا کہ عورتوں سے بہتر سلوک کرو، وہ تمہارے ماتحت اور تمہارے حکم کی پابند ہیں، تم دونوں پر ایک دوسرے کے حقوق ہیں، کسی کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کی جائے، اور حسن سلوک کے ساتھ ان سے پیش آؤ، اگر تم امساک بالمعروف نہ کر سکو تو انہیں حسن سلوک کر کے چھوڑ دو، تاکہ وہ اپنی زندگی اپنے انداز میں جی سکیں یا دوسری شادی کر کے نئے سفر کا آغاز کر سکیں، زمانۂ جاہلیت میں بیوہ عورت منحوس سمجھی جاتی تھی، آپ نے حضرت عائشہؓ کے علاوہ بیوہ اور مطلقہ عورتوں کو اپنے نکاح میں لے کر امت کو پیغام دیا کہ بیوہ اور مطلقہ عورتیں منحوس نہیں ہیں، شوہر کے مرجانے اور بعض دفعہ نباہ نہ ہونے سے طلاق پڑ جائے تو ان کی دلجوئی، خبر گیری کی جتنی شکلیں ممکن ہیں، اختیار کی جائیں اور انہیں بے سہارا نہ چھوڑا جائے۔ آپ نے بچوں پر رحم کرنے کا بھی حکم دیا، ان کی اچھی تعلیم وتربیت پر جنت کی بشارت دی، ان کا نفقہ باپ کے سر رکھا، تاکہ انہیں بال مزدوری سے بچایا جائے، اور ان کے بچپن کی حفاظت کی جاسکے، ان کے اچھے نام رکھنے کی تلقین کی اور بچوں کو بے سہارا چھوڑنے کو پسند نہیں فرمایا۔ انہیں جینے کا حق دیا اور ان کو روزی میں تنگی کے خوف سے ہلاک کرنے سے منع فرمایا۔ یتیموں کی کفالت کو کار ثواب قرار دیا اور فرمایا کہ میں اور یتیموں کی کفالت کرنے والا ہاتھ کی دو متصل انگلیوں کی طرح قیامت میں ساتھ ہوں گے، خود آپ نے یتامیٰ کی سرپرستی کی اور عید کے دن ایک روتے بچے کو گلے لگا کر ہمیں سبق دیا کہ ان کی کفالت کی فکر کرو، ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھو، یہ ہاتھ رکھنا قیامت میں تمہیں کام آئے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت جب جانوروں کی طرف متوجہ ہوئی تو بلا وجہ انہیں ہلاک کرنے سے منع کیا، اگر گوشت کھانے کے لئے انہیں ذبح کرنا ہے تو ایسا طریقہ اپناؤ کہ اسے کم از کم تکلیف ہو، اگر جانور نقل وحمل کے لئے رکھے گئے ہوں تو اس پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادو، ایک اونٹ کی بلبلاہٹ سن کر آپ سمجھ گئے کہ اس کا مالک اس پر زیادتی کرتا ہے، اونٹ کے مالک انصاری صحابی کو بلا کر فرمایا کہ اللہ رب العزت نے ان جانوروں کو تمہارا محکوم بنایا ہے؛ اس لئے ان جانوروں پر رحم کرو، نہ تو انہیں بھوکا رکھو، اور نہ ہی ان کی طاقت سے زیادہ کام لو، ایک بار حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے چڑیا کے دو بچوں کو پکڑ لیا، چڑیا چلّانے لگی، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان بچوں کو ان کی جگہ پر رکھ آؤ، آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فاحشہ نے اپنے موزہ میں بھر کر کتے کو پانی پلایا تو اس کی بخشش ہو گئی، اور ایک عورت نے بلّی کو باندھ کر رکھا، کھانا پینا نہیں دیا، بالآخر وہ مر گئی تو اس عورت کو اسکی وجہ سے اسے جہنم کا مستحق قرار دیا گیا، یہ واقعات بتاتے ہیں کہ جانوروں پر آپ کی شفقت ورحمت کس قدر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ درختوں کو بلا ضرورت کاٹنے اور جنگ کے موقع سے انہیں برباد کرنے سے بھی منع کیا گیا، کیونکہ یہ ہمارے لئے ماحول کے تحفظ کا بڑا ذریعہ ہیں، فرمایا گیا کہ اگر قیامت قائم ہو جائے اور تمہارے پاس اتنی مہلت ہو کہ تم ایک پودا لگا سکتے ہو تو لگا دو، پھلدار درخت لگانے والوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوا کہ جس درخت کے پھل سے انسانوں نے اور پتوں سے جانوروں نے فائدہ اٹھایا تو یہ صدقہ ہے، اور ایسی تمام کوشش جس سے ماحول خراب ہو، فضائی آلودگی پیدا ہو "فساد فی الارض" کے قبیل سے ہے۔

ماحولیات کے تحفظ اور ہر قسم کے جاندار کے لئے پانی کی اہمیت ظاہر ہے، حکم دیا گیا کہ اسے ناپاک نہ کرو، پینے اور دوسری ضرورتوں کے لئے اسے پاک وصاف رکھو، پانی میں پیشاب نہ کرو، سو کر اٹھو تو بغیر ہاتھ دھوئے پانی کے برتن میں ہاتھ مت ڈالو، پانی پیتے وقت برتن میں سانس مت لو، مشکیزے، گھڑے اور پانی کے برتن کو ڈھانک کر رکھو، یہ ہدایات ہر اعتبار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت ورحمت کا مظہر ہیں۔

رحمۃ للعالمین ہونے کا سب سے بڑا مظاہرہ قیامت کے دن ہوگا، جب سارے انبیاء کرام بخشش کے لیے سفارش اور شفاعت سے انکار کر دیں گے، سارے انسان پریشان ہوں گے، ہر آدمی اپنے گناہوں کے بقدر پسینے میں ڈوبا ہوگا، نفسی نفسی کا عالم ہوگا، نہ بیٹا باپ کا ہوگا، نہ بیوی شوہر کی ہوگی، ہر آدمی سراسیمہ اور حواس باختہ ہوگا، ایسے میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم امت کی شفاعت کے لیے بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہوں گے اور وہ سب کچھ مانگیں گے جو اللہ رب العزت ذہن ودل میں ڈالیں گے اور پھر خوش خبری سنائی جائے گی کہ گنہگاروں کو بخش دیا گیا اور جس شخص کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ اس شفاعت سے سوئے جنت روانہ ہو سکے گا، اس طرح آپ کی رحمت سے اللہ کی مخلوق دنیا میں بھی مستفیض ہو رہی ہے اور آخرت میں بھی شفاعت کام آئے گی۔ شاعر نے کہا ہے:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
اتر کر حراء سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

نوجوانوں کو لاٹھی نہیں، مکالمہ چاہیے!۔۔۔

شرف الدین سید بنگلور

دہلی کی سڑکوں پر طلبہ کے جسموں پر پڑتی پولیس کی لاٹھیاں صرف چند نوجوانوں کو نہیں مار رہیں، بلکہ یہ منظر پورے ملک کے دل کو زخمی کر رہا ہے۔ یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ احتجاج کرنا جمہوری حق ہے، لیکن احتجاج کے نام پر قانون توڑنے یا ملک کے اہم اداروں کی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کی اجازت بھی نہیں دی جاسکتی۔ پارلیمنٹ کی حفاظت حکومت اور پولیس کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی گروپ پارلیمنٹ کی طرف مارچ کرتا ہے تو اسے روکنا بھی ضروری ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہر مسئلے کا آخری حل لاٹھی ہی ہے؟ اگر کسی مسئلے پر طلبہ کئی دنوں سے احتجاج کر رہے ہوں، بھوک ہڑتال جاری ہو اور پھر پارلیمنٹ مارچ کا اعلان بھی کر دیا گیا ہو تو حکومت کو پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ حالات کسی بھی وقت خراب ہو سکتے ہیں۔ ایسے وقت میں بات چیت کا راستہ اختیار کرنا زیادہ سمجھ داری تھی۔ تقریباً 40 دن سے جاری احتجاج اور 20 دن کی بھوک ہڑتال کے بعد پارلیمنٹ مارچ کوئی اچانک ہونے والا واقعہ نہیں تھا۔ حکومت کے پاس کافی وقت تھا۔ اگر پہلے ہی طلبہ کے نمائندوں سے بات کی جاتی، ان کے مسائل سنے جاتے اور ان کے غصے کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی تو شاید یہ نوبت ہی نہ آتی۔ آج کی نوجوان نسل پہلے کی نسلوں سے مختلف ہے۔ یہ وہ نسل ہے جس نے مار اور سخت ڈانٹ کے بجائے آزادی اور سہولت کے ماحول میں زندگی گزاری ہے۔ موبائل اور سوشل میڈیا اس کی زندگی کا حصہ ہیں۔ پولیس کی لاٹھی اس کے لیے ایک اجنبی تجربہ ہے۔ اس لیے جب پولیس کی لاٹھی کسی نوجوان پر پڑتی ہے تو چوٹ صرف اس کے جسم کو نہیں لگتی۔ اس کے دل میں بھی ایک سوال پیدا ہوتا ہے: کیا میری بات سننے والا کوئی نہیں؟ اور آج سوشل میڈیا کا زمانہ ہے۔ پولیس کی ایک لاٹھی، ایک چیخ اور ایک تصویر چند لمحوں میں پورے ملک تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر وہ تصویر ہزاروں نوجوانوں کے غصے کا حصہ بن جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کو بہت سمجھ داری سے کام لینا ہوگا۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ یہ نوجوان ہمارے اپنے بچے ہیں۔ ملک کا سیاسی نظام، انتظامیہ، تعلیمی ادارے، کسان، مزدور اور پورا معاشرہ آخر کس کے لیے محنت کر رہا ہے؟ اسی نوجوان نسل کے لیے، جو کل ملک کی ذمہ داری سنبھالنے والی ہے۔ اس لیے نوجوانوں کو صرف قابو کرنے کی نہیں، سمجھنے کی ضرورت ہے۔ طلبہ جوان ہوتے ہیں۔ ان کے اندر جوش ہوتا ہے، جذبات ہوتے ہیں اور کبھی کبھی وہ جذبات میں غلط قدم بھی اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن ایک ذمہ دار حکومت کا کام صرف سزا دینا نہیں، راستہ دکھانا بھی ہے۔ حکومتوں کی اصل طاقت پولیس کی لاٹھی نہیں، عوام کا اعتماد ہوتا ہے۔ کسی ایک وزیر کا استعفیٰ حکومت کے

لیے کوئی بہت بڑا نقصان نہیں۔ وزیر بدل سکتے ہیں، حکومتیں بدل سکتی ہیں، لیکن اگر نوجوانوں کا اعتماد ٹوٹ جائے تو اسے واپس حاصل کرنا آسان نہیں ہوتا۔ آج حکومت کے سامنے ایک موقع ہے۔ وہ اس احتجاج کو صرف ایک سیاسی مسئلہ سمجھ کر نظر انداز کر سکتی ہے، یا اسے ایک سنجیدہ وارننگ سمجھ کر نوجوانوں سے بات کر سکتی ہے۔ یہ غصہ صرف کسی ایک امتحان، کسی ایک فیصلے یا کسی ایک شخص کے استعفے کا مسئلہ نہیں بھی ہو سکتا۔ اس کے پیچھے نوجوانوں کی وہ بے چینی ہو سکتی ہے جو طویل عرصے سے دلوں میں جمع ہو رہی ہے۔ دنیا کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جب نوجوانوں کی آواز کو مسلسل نظر انداز کیا جاتا ہے تو چھوٹا سا احتجاج بھی بڑے بحران میں بدل سکتا ہے۔ ہمیں اپنے ملک میں ایسا کچھ نہیں ہونے دینا چاہیے۔ بھارت ایک جمہوری ملک ہے۔ یہاں اختلاف کی آواز کو دبانے کے بجائے سننے کی روایت مضبوط ہونی چاہیے۔ آج بھی وقت ہاتھ سے نہیں نکلا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ طلبہ سے بات کرے، ان کے مطالبات سنے، جو مطالبات جائز ہیں ان پر فوری کارروائی کرے اور ماحول کو مزید خراب ہونے سے بچائے۔ کیونکہ آج جن نوجوانوں کے ہاتھوں میں احتجاج کے بینر ہیں، کل انہی ہاتھوں میں اس ملک کی ذمہ داری ہوگی۔ انہیں لاٹھی نہیں، یقین چاہیے۔ انہیں خوف نہیں، مستقبل چاہیے۔ انہیں خاموشی نہیں، اپنی بات کہنے کا حق چاہیے۔ اور حکومت کو یہ سمجھنا ہوگا کہ: لاٹھی کسی نوجوان کو چند لمحوں کے لیے خاموش کر سکتی ہے، لیکن مکالمہ ہی اس کے دل کا غصہ ختم کر سکتا ہے۔ لہٰذا دہلی کو مزید لہو لہان ہونے سے بچائیے۔ نوجوانوں سے لڑیئے نہیں، ان سے بات کیجیے۔ ویلفیئر پارٹی آف انڈیا نے جنتر منتر پر جاری طلبہ کے پرامن احتجاج اور پارلیمنٹ مارچ کے دوران پولیس کی جانب سے لاٹھی چارج، آنسو گیس کے استعمال اور طاقت کے بے دریغ استعمال کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے جمہوری اقدار اور شہری آزادیوں پر کھلا حملہ قرار دیا ہے۔ پارٹی کے قومی جنرل سیکریٹری ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے اپنے ایک پریس بیان میں کہا کہ گزشتہ کئی دنوں سے طلبہ اور نوجوان جنتر منتر پر ایک جائز اور آئینی مطالبے کے ساتھ پرامن احتجاج کر رہے تھے کہ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نیٹ اور دیگر مقابلہ جاتی امتحانات کے مسلسل پیپر لیک ہونے کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیں۔ یہ ایک مکمل طور پر جائز، جمہوری اور عوامی مطالبہ تھا، مگر حکومت نے نہ صرف اسے نظر انداز کیا بلکہ احتجاج کرنے والے طلبہ سے مذاکرات کی بھی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ بھوک ہڑتال پر بیٹھے سماجی کارکن سونم وانگچک کو زبردستی صفدر جنگ اسپتال منتقل کیے جانے کے بعد جب پارلیمنٹ مارچ کے لیے ہزاروں طلبہ، نوجوان اور عوام جنتر منتر پر جمع ہوئے تو انتظامیہ نے مذاکرات کے بہانے احتجاج کی قیادت کرنے والے دو اہم ذمہ داران کو روک لیا۔ اس کے بعد پولیس اور نیم فوجی دستوں نے نہتے مظاہرین پر اس شدت سے حملہ کیا گویا وہ کسی دشمن فوج کا سامنا کر رہے ہوں۔ ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ میڈیا میں سامنے آنے والی اطلاعات کے مطابق احتجاج کو بدنام کرنے کی غرض سے مبینہ طور پر پتھروں سے لدے ٹرک اور ٹوٹی ہوئی گاڑیاں بھی موقع پر لائی گئیں تاکہ مظاہرین پر تشدد اور پتھراؤ کا الزام عائد کیا جاسکے، مگر جب یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی تو پولیس نے آنسو گیس کے گولے داغے اور بعد ازاں بے رحمانہ لاٹھی چارج کیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کے اس بے جا تشدد میں متعدد طلبہ شدید زخمی ہوئے، کئی کے سر پھٹ گئے، ہاتھ اور بازو ٹوٹ گئے، متعدد بے ہوش ہو گئے، جبکہ طالبات کو بھی نہیں بخشا گیا۔ یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ ملک کے مستقبل کے معماروں کے ساتھ ایسا غیر انسانی اور ظالمانہ برتاؤ کیا گیا۔ ڈاکٹر الیاس نے کہا کہ یہ نوجوان کسی دشمن ملک کے سپاہی نہیں بلکہ ہندوستان کے باصلاحیت طلبہ ہیں، جنہیں اپنے مستقبل اور ملک کے تعلیمی نظام کی شفافیت کی فکر ہے۔ ان کے ساتھ اس قسم کا رویہ کسی بھی جمہوری اور جوابدہ حکومت کے شایانِ شان نہیں۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ متعدد ممتاز شخصیات، سماجی کارکنان اور سیاسی رہنما احتجاجی طلبہ سے اظہار یکجہتی کے لیے پہنچتے رہے، مگر حکومت نے نہ ان کے مطالبات پر توجہ دی اور نہ ہی مذاکرات کا راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ طلبہ کے خلاف طاقت کے استعمال کی پالیسی فوری طور پر بند کی جائے، زخمی طلبہ کو انصاف فراہم کیا جائے، احتجاج کرنے والوں سے سنجیدہ مذاکرات کیے جائیں۔

غزل

مسکراتی رہی کھلکھلاتی رہی
اور سیٹی وہ میری بجاتی رہی
میں نے اس کے لئے کیا نہیں کچھ کیا
غم وہ دیتی رہی دل دکھاتی رہی
جیسے جیسے مری عمر ڈھلتی رہی
ویسے ویسے مجھے منہ چڑاتی رہی
دل کے ارمان دل میں مرے رہ گئے
آرزو خواب میں کسمساتی رہی
اس کی زلفوں کو میں نے سنوارا بہت
وہ جھڑکتی رہی منہ بناتی رہی
رشتے ناطے سبھی مطلبی ہوگئے
در بدر وہ یہی گنگناتی رہی
چاند سورج کی دنیا میں تنہا ہوں میں
یہ حقیقت وہ ہر دم بتاتی رہی
اپنی رعنائیاں اپنی زیبائیاں
ندوی صاحب کو ہر دم دکھاتی رہی

عبدالسبحان ندوی

بعثت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم

محمد تحسین رضا نوری

خالق ارض وسماء، مالک زمین وآسماں، ربّ کائنات جل جلالہ نے حضرت انسان کو پیدا کرنے کے بعد لامحدود نعمتوں سے سرفراز فرمایا، اور اپنی عطا کردہ جملہ نعمتوں پر کبھی احسان نہیں جتایا، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک ایسی نعمت بھی عطا فرمائی جس پر خود کلام مجید میں احسان جتلا کر اُس نعمت کی عظمت و رفعت اور شان وشوکت کو اجاگر کیا، اور اس نعمت پر کیوں نہ احسان جتایا جائے؟ یہ نعمت ایسے وقت میں عطا فرمائی گئی جس وقت انسان بصورت حیوان نظر آتے تھے، لوگوں نے انسانی تقاضوں کو بھلا کر ظلم وبربریت کو گلے لگا لیا تھا، ذرا ذرا سی باتوں پر لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے تھے، اگر کسی کا گھوڑا کسی کے آگے نکل جاتا تو پیچھے رہ جانے والے سبقت لے جانے والے کا جانی دشمن بن جاتا۔ کثرت سے بتوں کی پرستش کی جاتی تھی، مجوسی آگ کی پوجا کیا کرتے تھے، باقی دوسرے لوگوں کا بھی یہی حال تھا کوئی چاند کی پوجا کیا کرتا تھا تو کوئی سورج کی، چہار جانب اندھیرا ہی اندھیرا پھیلا ہوا تھا، بیٹیوں کو منحوس ومکروہ سمجھا جاتا تھا، اُن کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، ایسے تاریک دور میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھانے اور اس ظلم وجبر، کفر وشرک کی تاریکی سے نکالنے کے لیے اپنے پیارے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم میں بھیج کر ہم پر احسان عظیم فرمایا، اور خود قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین۔ (آل عمران، آیت 164) ترجمہ: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اصل میں انبیاء کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی تھی، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک ویعلمھم الکتب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔ (سورہ بقرہ، آیت 129) ترجمہ: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوۃ والسلام کی یہ دعا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لیے تھی۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجالانے اور توبہ واستغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے یہ دعا کی کہ یارب! اپنے حبیب، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت فرما۔ یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں بزرگوں کی نسل میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا حالانکہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا، میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں، میں دعائے ابراہیم ہوں، بشارت عیسیٰ ہوں، اپنی والدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک بلند نور ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان اور محلات ان کے لیے روشن ہوگئے۔ (شرح السنۃ، کتاب الفضائل، الحدیث: ۳۵۲۰ بحوالہ تفسیر صراط الجنان) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تخلیق میں سب سے اول اور بعثت میں سب سے آخر ہیں، آپ کی تشریف آوری کا جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کی آمد کے بعد ہونا یہ بھی آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کے خصائص و فضائل میں سے ہے، آپ سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی ولادت کی خوش خبری دیتے ہوئے تشریف لائے، آپ کی ولادت کے بعد اب کسی نبی کا آنا محال ہے، آپ کی آمد کے ساتھ ساتھ ہی نبوت کا دروازہ بند ہو گیا، لوح محفوظ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "بے شک میں اللہ تعالیٰ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا جب کہ حضرت آدم اپنے خمیر میں لوٹ رہے تھے"۔ (مسند امام احمد) ایک اور روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، لوگ اُس گھر میں جاتے اور اس کی خوبصورتی اور خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کاش طرح یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی"۔ (بخاری شریف) پھر ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ: "پھر میں آیا اور مجھ پر انبیاء کا اختتام ہو گیا"۔ اور مزید اُس پر فضیلت یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت سب سے پہلے ہی عطا فرما دی گئی تھی، ظاہراً حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے پیدا کیا گیا، لیکن کثیر روایات سے یہ ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم مبارک میں روح پھونکنے سے پہلے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو منصب نبوت پر فائز فرما دیا تھا جیسا کہ حضرت سیدنا میسرۃ الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب سے نبی ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب کہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے" (ترمذی شریف) ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے طفیل اللہ تبارک وتعالیٰ نے روئے زمین کو حضور کے لیے پاک کو صاف بنا دیا، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اور میری خاطر ساری زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی۔ (صحیح مسلم) پچھلی قوموں کے لیے یہ حکم تھا کہ اگر عبادت کرنا ہو تو مخصوص مقام پر ہی عبادت کریں، وہ لوگ اس کے علاوہ دوسری جگہ عبادت نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جب طوفان آیا تو ساری زمین زیر آب ہو گئی اور تمام زمین کو غسل دیا گیا، پھر بھی زمین پاک نہیں ہوئی کہ کہیں بھی سجدہ کیا جاسکے، لیکن سرکار کا قدم مبارک پڑنا کیا تھا کہ ساری زمین پاک ہی نہیں بلکہ آپ کی آمد کی برکت سے پاک کرنے والی بن گئی۔ اسی طرح گزشتہ قوموں کے لیے تیمم نہیں تھا، لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدموں کی برکت سے زمین ایسی پاک ہو گئی کہ آپ کے امتی کے لئے اگر کسی وقت پانی میسر نہ ہو تو وہ مٹی سے تیمم کر کے پاکی حاصل کر سکتا ہے۔ تمام کائنات کو کفر و شرک کی نجاست، گمراہی وبے دینی کی نحوست سے پاک وصاف کر کے ایمان واسلام کے انوار سے منور کرنے کے لیے نبی مطہر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ کی حالت شریفہ کے بارے میں خود آپ کی والدۂ ماجدہ فرماتی ہیں: جب آپ تشریف لائے تو اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کے جسم مبارک پر کوئی آلائش ونامناسب چیز نہ تھی۔ (المواہب اللدنیۃ مع حاشیۃ الزرقانی) سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت ہوئی، تو یہ ندا دی گئی: "آپ کو زمین کے مشرقوں اور مغربوں کی سیر کراؤ" اور ایک کہنے والے نے کہا: "خوش ہو جاؤ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ساری دنیا پر قبضہ کر لیا ہے، دنیا کی تمام مخلوق برضا ورغبت آپ کے قبضہ میں داخل ہو گئی"۔ (الخصائص الکبریٰ، جلد 01) ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار: حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو۔ اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لئے یہ مقدر کر دیا کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے لڑکے جنیں"۔

وزیراعظم کی رہائش گاہ کے سامنے دھرنے میں شامل ہوں

راہل گاندھی کی ہرمحب وطن ہندوستانی سے اپیل

نئی دہلی: راہل گاندھی نے طلبہ پر پولیس کارروائی کے خلاف وزیراعظم کی رہائش گاہ کے قریب جاری دھرنے میں عوام سے شامل ہونے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ طلبہ کی آواز کونظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔لوک سبھا میں قائدحزب اختلاف راہل گاندھی نے طلبہ پر پولیس کارروائی کے خلاف وزیراعظم نریندر مودی کی رہائش گاہ کے قریب جاری کانگریس کے دھرنے میں عوام سے شامل ہونے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ طلبہ پرحملہ ہر ہندوستانی خاندان پرحملہ ہے اور اس معاملے میں حکومت جوابدہی سے نہیں بچ سکتی۔راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا، ''طلبہ پرحملہ ہر ہندوستانی خاندان پر حملہ ہے۔ وزیراعظم مودی کولگتا ہے کہ وہ بغیر جواب دیے اور بغیر کسی نتیجے کا سامنا کیے بچ نکلیں گے، لیکن اس بار ایسا نہیں ہوگا۔'' انہوں نے کہا کہ وہ ہر اس محب وطن ہندوستانی سے اپیل کرتے ہیں جو یہ سمجھتا ہے کہ ملک کے طلبہ کو انصاف ملنا چاہیے، وہ وزیراعظم کی رہائش گاہ کے سامنے جاری دھرنے میں شریک ہو۔انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کے طلبہ کی آواز کونظرانداز نہیں کیا جاسکتا اور حکومت کو نوجوانوں کے مستقبل سے متعلق اس سنجیدہ معاملے پر جواب دینا ہوگا۔کانگریس کی جانب سے منگل کو نئی دہلی میں طلبہ پر لاٹھی چارج اور پولیس کارروائی کے خلاف احتجاجی مارچ نکالا گیا، جس کے بعد راہل گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، پرینکا گاندھی واڈرا، پون کھیڑا، کے سی وینوگوپال اور دیگر رہنما وزیراعظم کی رہائش گاہ کے قریب دھرنے پر بیٹھ گئے۔ اس دوران مظاہرین نے وزیراعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے استعفے کا مطالبہ بھی کیا۔احتجاج کے دوران دہلی پولیس نے علاقے میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے اور متعدد کانگریسی رہنماؤں اور کارکنوں کوحراست میں لے لیا۔اطلاعات کے مطابق کے سریش، چرنجیت سنگھ چنی اور سکھجیندر سنگھ رندھاوا سمیت کئی ارکان پارلیمنٹ کوبھی پولیس نے حراست میں لیا۔دوسری جانب احتجاجی مظاہرے کو دیکھتے ہوئے مرکزی وزیر مملکت جتیندر سنگھ بھی موقع پر پہنچے اور انہوں نے راہل گاندھی اور ملکارجن کھڑگے سے ملاقات کی۔ ذرائع کے مطابق جتیندر سنگھ نے کانگریس رہنماؤں سے احتجاج ختم کرنے کی اپیل کی، جبکہ راہل گاندھی نے انہیں اپوزیشن کے مطالبات سے آگاہ کیا۔اس ملاقات کوحکومت اور اپوزیشن کے درمیان جاری کشیدگی کے تناظر میں اہم قرار دیا جا رہا ہے۔اس سے قبل راہل گاندھی نے پارلیمنٹ میں طلبہ کے مسائل پر بحث نہ ہونے پر بھی حکومت کوتنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ان کا کہنا تھا کہ اپوزیشن نے لوک سبھا اسپیکر سے طلبہ کے معاملے پر بحث کرانے کا مطالبہ کیا تھا، تاہم انہیں بتایا گیا کہ اس کے لیے حکومت کی منظوری درکار ہوگی۔راہل گاندھی نے کہا کہ یہ معاملہ ملک کے نوجوانوں کے مستقبل سے جڑا ہوا ہے۔انہوں نے الزام عائد کیا کہ انصاف کا مطالبہ کرنے والے طلبہ پر لاٹھی چارج کیا جارہا ہے اوران کے ساتھ بدسلوکی کی جا رہی ہے، جبکہ وزیراعظم نے اب تک ان سے معافی تک نہیں مانگی۔ ان کے مطابق ملک کے نوجوان تباہ حال تعلیمی اور امتحانی نظام کے خلاف آواز بلند کررہے ہیں اور حکومت کوفوری طور پران کے تحفظات دورکرنے چاہئیں۔

ابھجیت دیپکے اورتین طلباءکارکنوں نے بھوک ہڑتال ختم کردی

شبانہ اعظمی، منوج جھااور پرکاش راج نے شربت پلایا،سونم وانگ چوک بھوک ہڑتال جاری رکھیں گے

نئی دہلی: نیٹ پیپرلیک کے معاملہ پرمرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والے سی جے پی کے بانی ابھجیت دیپکے نے 'پیرکوپارلیمنٹ چلو' مظاہرے کے درمیان اپنی بھوک ہڑتال ختم کردی ۔ دیپکے کے ساتھ بھوک ہڑتال پر بیٹھے تین دیگر طلبہ نے بھی اپنی 23 دن کی بھوک ہڑتال ختم کردی ہے۔اس سے پہلے ہفتہ کوپولیس کی جانب سے جنترمنتر سے سماجی کارکن سونم وانگچک کواٹھا کرصفدر جنگ ہسپتال لے جانے کے بعد دیپکے نے اپنی بھوک ہڑتال کا اعلان کیا تھا۔ اس دوران سونم وانگ چوک نے اپنی بھوک ہڑتال جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔سونم وانگ چوک نے ایک ٹوئیٹ کرکے کہا کہ آج جس طرح سے طلباء پر طاقت کا استعمال کیا گیا اس کو دیکھتے ہوئے وہ اپنی بھوک ہڑتال جاری رکھیں گے۔دوسری طرف، پارلیمنٹ ہاؤس کے نزدیک پہنچے مظاہرین کومنتشر کرنے سکیورٹی فورسز نے آنسوگیس کا استعمال کیا اور کچھ مظاہرین کوحراست میں لے لیا۔مظاہرین طلبہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے سڑک پر بیٹھ گئے اورنعرے بازی کرنے لگے۔ کچھ طلبہ نے بیریکیڈ پار کرنے کی کوشش کی لیکن کڑے پولیس بندوبست کی وجہ سے وہ بیریکیڈ پارنہیں کرسکے اور پھر سڑک پر دیگر ساتھیوں کے ساتھ دھرنے پر بیٹھ گئے۔پولیس کے سمجھانے بجھانے کے باوجود مظاہرین طلبہ وہیں ڈٹے رہے۔آل انڈیا اسٹوڈنٹس اسوسی ایشن کے تین عہدیداروں نے جنترمنترپر 23 دن سے چل رہی بھوک ہڑتال ہفتہ کوختم کردی۔اداکارہ اورسابق ایم پی محترمہ شبانہ اعظمی، راشٹریہ جنتا دل راجیہ سبھا رکنِ پارلیمنٹ منوج جھا اور اداکار پرکاش راج نے بھوک ہڑتال کی جگہ پران کارکنوں کوجوس پلاکر بھوک ہڑتال ختم کروائی۔آئیسا کی طلبہ لیڈراور جواہرلعل نہرویونیورسٹی کی ریسرچ اسکالر نیہاچوہان نے کہا کہ بھوک ہڑتال بھلے ہی ختم ہوگئی ہو،لیکن تحریک ختم نہیں ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس تحریک نے پوری اپوزیشن کوایک اسٹیج پرلانے اور ملک بھر میں لوگوں کواس مسئلے پرمتحد کرنے میں اہم کردارادا کیا ہے۔قابلِ ذکر ہے کہ آئیسا کے چھ طلبہ نے نیٹ ۔یوجی پرچہ افشاءمعاملے اورسی بی ایس ای کے تشخیصی عمل میں بے ضابطگیوں پردھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرکے سونم وانگ چوک کے ساتھ بھوک ہڑتال شروع کی تھی۔طبیعت بگڑنے پرتین طلبہ کوہسپتال میں داخل کرانا پڑا تھا۔اس کے بعد نیہا، آمین اور منیش بھوک ہڑتال پر تھے۔جب کہ انہوں نے کہا کہ وہ مظاہرین کی بہتر حفاظت نہیں کرسکے اورالزام عائد کیا کہ حکومت ایک وزیرکو بچانے کے لیے نوجوانوں کا خون بہانے پرآمادہ تھی۔ادھر دہلی پولیس نے طاقت کے بے جا استعمال کے الزامات کومسترد کیا ہے۔دہلی میں ''سنسد چلو'' مارچ کے دوران پیش آنے والے پرتشدد واقعات کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے بانی ابھجیت دِپکے نے منگل کو اپنے حامیوں کے نام ایک جذباتی پیغام جاری کرتے ہوئے زخمی مظاہرین سے معافی مانگی۔سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں انہوں نے کہا کہ وہ اپنے کارکنوں، بالخصوص ان طالبات سے معذرت خواہ ہیں جنھیں ان کے بقول مرد پولیس اہلکاروں نے تشدد کانشانہ بنایا۔

ہندوستان اورشمالی مقدونیہ اقتصادی تعاون کومضبوط کرنے پرمتفق ہیں

صدرمرمونے کہا کہ ہمارے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کے بعد سے، ہندوستان کے صدر کاشمالی مقدونیہ کایہ پہلا دورہ ہے

اسکوپے: اقتصادی تعاون کوہندوستان اورشمالی مقدونیہ کے درمیان تعلقات میں ایک ''اہم ستون'' قرار دیتے ہوئے، صدر دروپدی مرمو نے منگل کو اعلان کیا کہ دونوں ممالک تجارت، سرمایہ کاری اور کاروبار سے کاروباری تعاون کومضبوط کرنے پرمتفق ہو گئے ہیں۔ان کی بات چیت کے بعد شمالی مقدونیہ کی ہم منصب گورداناسلجانوسکا ڈیوکووا کے ساتھ مشترکہ پریس میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئےصدرمرمونے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ان کا دورہ دوطرفہ تعلقات میں ایک نئے باب کا آغازکرے گا۔انہوں نے پرتپاک استقبال اورمہمان نوازی کے لیےصدر گورداناسلجانوسکا ڈیوکووااورشمالی مقدونیہ کےلوگوں کا شکریہ ادا کیا۔صدرمرمو نے کہا کہ ہمارے دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کے بعد سے، ہندوستان کے صدرکا شمالی مقدونیہ کا یہ پہلا دورہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ تاریخی دورہ ہمارے دوطرفہ تعلقات میں ایک نئے باب کا آغازکرے گا۔آج صبح میں نے شمالی مقدونیہ کےصدر کے ساتھ بامعنی بات چیت کی۔اس کے بعد، ہم نے وفود کی سطح پر بات چیت کی اور دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا۔انہوں نے بتایا کہ صدر گورداناسلجانوسکا ڈیوکووا کے ساتھ ان کی بات چیت کے دوران زراعت، فارماسیوٹیکل، ٹیکسٹائل اور سیاحت سمیت مختلف شعبوں میں تعاون پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔''ہم نے مشترکہ جمہوری اقداراور باہمی احترام پر مبنی اپنی قریبی دوستی کا اعادہ کیا۔اقتصادی تعاون ہندوستان۔شمالی مقدونیہ تعلقات کا ایک اہم ستون ہے۔ہم نے تجارت، سرمایہ کاری اور کاروبار سے کاروبار کےتعاون کومضبوط بنانے پراتفاق کیا۔صدرمرمو نے ہندوستان اورشمالی مقدونیہ کے درمیان ثقافتی اور عوام کے درمیان تعلقات کی بھی ستائش کی اورکہا کہ تخلیقی صنعتوں کے شعبے میں تعاون ثقافتی تبادلے کا ایک اہم حصہ ہے۔صدرمرمو نے کہا، ہندوستان نے پائیدار ترقی کو بڑھانے کے لیے کئی بین الاقوامی اقدامات متعارف کرائے ہیں، جن میں انٹرنیشنل سولرالائنس،کولیشن فارڈیزاسٹر ریسیلینٹ انفراسٹرکچراور گلوبل بائیو فیول الائنس شامل ہیں۔ میں شمالی مقدونیہ کی ان اقدامات میں شامل ہونے کی خواہش کا خیرمقدم کرتی ہوں۔

وزارتِ سیاحت نے سیاحتی بنیادی ڈھانچے کی

ترقی کیلئے ۱۱۷ منصوبوں کی منظوری دی:گجیندرسنگھ شیخاوت

نئی دہلی: گجیندرسنگھ شیخاوت نے 20 جولائی 2026 کولوک سبھا یہ تحریری جواب میں پیش کیا۔گزشتہ دوبرسوں کے دوران وزارتِ سیاحت نے ملک بھر میں سیاحتی بنیادی ڈھانچے کی ترقی، ڈیجیٹل تشہیراور بنیادی سہولیات کے فروغ کے ذریعے سیاحت کوفروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ وزارت، سودیش درشن 2.0، چیلنج پرمبنی منزلوں کی ترقی، یاترا مقامات کی بحالی اور روحانی ورثے کے فروغ کی مہم (پرشاد)، سیاحتی بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے مرکزی اداروں کو معاونت، اور دھرتی آبا جن جاتیہ گرام اُتکرش ابھیان جیسی اسکیموں کے تحت، متعلقہ رہنما اصولوں اور فنڈز کی دستیابی کے مطابق، ریاستی حکومتوں اورمرکز کے زیرانتظام علاقوں کی انتظامیہ کو مرکزی مالی امداد فراہم کرتی ہے تاکہ سیاحتی بنیادی ڈھانچہ مضبوط بنایا جا سکے اور بنیادی سہولیات میں اضافہ کیا جاسکے۔اس کے علاوہ، حکومت ہند کے اقدام ''سرمایہ کاری کے لیے ریاستوں کوخصوصی معاونت عالمی معیار کےممتاز سیاحتی مراکز کی ترقی'' کےتحت بھی مالی سال 2025-2024 کے دوران مختلف ریاستوں کوسیاحت سے متعلق منصوبوں کے لیے مالی امداد فراہم کی گئی۔گزشتہ دوبرسوں کے دوران وزارت نے مذکورہ اسکیموں کےتحت 62.756,5 کروڑ کی لاگت سے 117 منصوبوں کی منظوری دی ہے ۔ وزارتِ سیاحت ''انکریڈ یبل انڈیا ڈیجیٹل پلیٹ فارم'' کے ذریعے سیاحت کوفروغ دے رہی ہے، جس میں ویب سائٹ اورموبائل ایپ شامل ہیں۔یہ پلیٹ فارم ملکی اور غیرملکی سیاحوں کیلئے ایک جامع ڈیجیٹل سہولت فراہم کرتا ہے۔ستمبر 2024 میں جدید انداز میں متعارف کرایا گیا یہ پورٹل متعدد زبانوں میں دستیاب ہے اوراس پرمنتخب سفری معلومات،ضروری رہنمائی، نیزآن لائن ٹریول ایجنسیوں (او ٹی ایز)اور دیگر شراکت داروں کے تعاون سے پرواز وں، ہوٹلوں، ٹیکسیوں، بسوں اور آثارقدیمہ کے سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کی یادگاروں کےٹکٹوں کی آسان بکنگ کی سہولت موجود ہے۔اس کے علاوہ، وزارت اپنی سرکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، ڈیجیٹل مہمات اورسوشل میڈیاانفلوئنسرز کے اشتراک سے بھی سیاحت کی تشہیر کرتی ہے۔ایک بھارت، شریشٹھ بھارت (ایس بی ایس بی) اقدام کوحکومتِ ہند کی وزارتِ تعلیم بطورنوڈل وزارت نافذ کرتی ہے۔تاہم، اس اقدام کےتحت وزارتِ سیاحت بھی مختلف سیاحتی تقریبات اور ادارہ جاتی سرگرمیوں کے ذریعے متعدد پروگراموں پرعمل درآمد کررہی ہے۔وزارت ہرسال یومِ جمہوریہ کی تقریبات کے موقع پر اپنی اہم تقریب بھارت پرو'' کاانعقاد کرتی ہے،جس میں تمام ریاستیں اور مرکز کے زیرانتظام علاقے شرکت کرتے ہیں اور بھارت کے ثقافتی ورثے، سیاحتی امکانات اورمتنوع روایات کو پیش کرتے ہیں۔ اسی اقدام کےتحت وزارت نے 2025 میں گجرات کے ایکتا نگر میں منعقد ہونے والے راشٹریہ ایکتا دیوس میں بھی شرکت کی۔

وزیرخارجہ جے شنکرآسیان اورکواڈ میٹنگ کیلئے منیلاجائیں گے

نئی دہلی: وزیرخارجہ ایس جے شنکر 22-23 جولائی کوفلپائن کادورہ کریں گے تاکہ آسیان فریم ورک کے مباحثوں میں شرکت کریں اورساتھ ہی آسٹریلیا، جاپان اوراپنے ہم منصبوں کے ساتھ کواڈ وزرائے خارجہ کی میٹنگ میں حصہ لیں۔وزارت خارجہ کے مطابق، جے شنکر آسیان فریم ورک کےتحت وزرائے خارجہ کی سطح کی میٹنگوں میں شرکت کریں گے،جس میں آسیان۔انڈیا، ایسٹ ایشیا سمٹ (ای اے ایس(اورمنیلا میں آسیان ریجنل فورم (اے آرایف) میٹنگز شامل ہیں۔یہ دورہ ایکٹ ایسٹ پالیسی کےتحت آسیان کے ساتھ ہندوستان کی گہرائی میں مصروفیت کی نشاندہی کرتا ہے اورآسیان۔ہندوستان جامع اسٹریٹجک شراکت داری کومزید مضبوط بنانے کے ہمارے مضبوط عزم کی تصدیق کرتا ہے۔یہ خاص اہمیت کا حامل ہے کہ 2026 کوآسیان-انڈیا سال برائے سمندری تعاون کے طور پرنامزد کیا گیا ہے۔آسیان سے متعلق میٹنگوں کے حاشیے پر، وزیرخارجہ آسٹریلیا، جاپان اورامریکہ کے اپنے ہم منصبوں کے ساتھ چاروزرائے خارجہ کی میٹنگ میں شرکت کریں گے۔ توقع ہے کہ وہ شریک ممالک کے اپنے ہم منصب کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتیں بھی کریں گے''۔اس سے پہلے دن میں، امریکی وزیرخارجہ مارکوروبیوآسیان پوسٹ وزارتی کانفرنس، مشرقی ایشیاکے وزرائے خارجہ کے اجلاس اور آسیان علاقائی فورم کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کے لیےفلپائن پہنچے۔

بھارتی سفیرنے ڈھاکہ میں

جنوبی بحری کمان،کوچی میں آپریشن سدرن ریڈینس ۲۶ ۔۲ کا آغاز

نئی دہلی: آپریشن سدرن ریڈینس 26-2، جو چارروزہ کثیرملکی بحری سلامتی کی تربیتی سرگرمی ہے، 20 جولائی 2026 کوجنوبی بحری کمان،کوچی میں شروع ہوئی۔جنوبی بحری کمان کی میزبانی میں منعقد ہونے والی یہ سرگرمی بھارتی بحریہ کی قیادت میں قائم کمبائنڈ ٹاسک فورس 154 (سی ٹی ایف-15) کے تحت، کمبائنڈ میری ٹائم فورسز (سی ایم ایف) کے اشتراک سے منعقد کی جارہی ہے۔اس میں 26 ممالک کے 254 شرکاء، 74 تربیتی معاونین، چار بین الاقوامی تنظیموں اورمتعلقہ شعبوں کے ماہرین شریک ہیں۔یہ مشق بھارت میں آپریشن سدرن ریڈینس کے پہلے انعقاد کی علامت ہے اور بھارتی بحریہ اور کمبائنڈ میری ٹائم فورسز (سی ایم ایف(کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔سی ٹی ایف-154، جوسی ایم ایف کی مخصوص تربیتی ٹاسک فورس ہے،اس وقت بھارتی بحریہ کی کمان میں کام کررہی ہے۔اس کا مقصد کثیرملکی بحری تربیت کے ذریعے سی ایم ایف کے شراکت دارممالک کی صلاحیت، باہمی ہم آہنگی اور پیشہ ورانہ تیاری کومزید مضبوط بنانا ہے۔افتتاحی تقریب میں سی ٹی ایف-154 کے کمانڈرکموڈورملندایم موکاشی نے استقبالیہ کلمات پیش کیے،کمبائنڈ میری ٹائم فورسز (سی ایم ایف) کے نائب کمانڈرکموڈورڈین تھامس نے افتتاحی خطاب کیا، جبکہ جنوبی بحری کمان کے ہیڈکوارٹر میں چیف اسٹاف آفیسر (تربیت) ریئرایڈمرل دیپک سنگھل نے کلیدی خطاب کیا۔مقررین نے موجودہ بحری سلامتی کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے پیشہ ورانہ تربیت،مشترکہ سیکھنے کے عمل اور کثیرملکی تعاون کی اہمیت پر زور دیا۔افتتاحی دن کا مرکزی موضوع جہازوں کا انتظام اورخصوصی تربیت تھا،جس میں متعلقہ شعبوں کے ماہرین کے ساتھ پیشہ ورانہ تبادلۂ خیال اورعملی تربیت کویکجا کیا گیا۔اقوام متحدہ کے دفتر برائے منشیات و جرائم (یواین اوڈی سی) کی جانب سے ایک سیشن میں بحیرۂ احمراورمغربی بحر ہند میں بحری سلامتی کو درپیش خطرات پر روشنی ڈالی گئی۔اس کے بعد بھارتی بحریہ کے جدید ترین سیمولیٹروں اورتربیتی سہولیات کی مدد سے جہاز رانی، جہاز کی رہنمائی،فلکیاتی جہاز رانی، بحری ہنگامی مواصلاتی نظام،نقصانات پر قابو پانے اور آگ بجھانے سے متعلق عملی تربیت فراہم کی گئی۔آئندہ تین دنوں کے دوران شرکاء پیشہ ورانہ نشستوں، جدید سیمولیٹروں پرمبنی تربیت اور عملی سرگرمیوں کے متنوع پروگرام میں حصہ لیں گے، جن میں موجودہ بحری سلامتی کے اہم پہلوؤں کا احاطہ کیا جائے گا۔

این ٹی اے نے وائرل این ای ای ٹی

یوجی اوایم آر دعووں کومسترد کردیا،شیٹس کواے ائی۔تبدیل کیا

نئی دہلی: نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے پیر،20 جولائی کواین ای ای ٹی۔یوجی 2026 کےمتعددامیدواروں کی طرف سے ان کی او ایم آر جوابی شیٹوں اورنتائج کے بارے میں کیے گئے دعووں کی ایک سیریز کومسترد کردیا، یہ کہتے ہوئے کہ سوشل میڈیا پرگردش کرنے والی تصاویرڈیجیٹل طور پرمن گھڑت ہیں اوروہ سرکاری ریکارڈ سے میل نہیں کھاتی ہیں۔ایکس پر پوسٹس کی ایک سیریز میں،این ٹی اے نے کہا کہ اس نے متعددامیدواروں کے ریکارڈ کی تصدیق کی ہے، بشمول اونیش سریواستو، ابھے یادو، لکشیا سنگھ اورآریہ سنگھ، اور پتہ چلا کہ ایجنسی کے ذریعہ اعلان کردہ اسکور درست تھے۔اونیش سریواستو (درخواست نمبر 260411198880،رول نمبر 2001805051) کا حوالہ دیتے ہوئے این ٹی اے نے کہا:''امیدوارکا حقیقیاوایم آرفائل پرہے۔اسے اوایم آر رسپانس کی چیلنج ونڈو کے دوران رجسٹرڈ ای میل ایڈریس پربھی ای میل کیا گیا تھا۔'' ایجنسی نے کہا کہ اصل اوایم آر میں امیدوار کی درست ذاتی تفصیلات، دستخط، انگوٹھے کےنشان اورتفتیش کاروں کے دستخط موجود تھے۔اس میں مزید کہا گیا ہے:''جس تصویر کوگردش کیا جارہا ہے وہ این ٹی اے کی طرف سے جاری کردہ اوایم آرشیٹ نہیں ہے۔اس تصویر میں ڈالی گئی شناخت ('اجیت سنگھ، ولدشری لکھن سنگھ اورمحترمہ رینا سنگھ') این ای ای ٹی۔یوجی 2026 کے لیے رجسٹرڈ کسی امیدوار سے مطابقت نہیں رکھتی۔''این ٹی اے کے مطابق، وائرل تصویر''امیدوارکی اپنی حقیقی اوایم آرشیٹ کاڈیجیٹل طور پردوبارہ تیارکردہ ورژن''تھی، جس میں اے ائی یااوسی آر پرمبنی ٹولز کااستعمال کرتے ہوئے شناختی فیلڈزکواووررائٹ کردیا گیا تھا۔ایجنسی نے کہا کہ اونیش سریواستو کے 337 نمبروں کے اسکورکی تصدیق کی گئی تھی اوراس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ابھے یادو سے متعلق ایک اور پوسٹ میں (درخواست نمبر 260411367191)،این ٹی اے نے امیدوار کےعوامی دعوے کومسترد کردیا کہ صرف پانچ سوالوں کا جواب نہیں دیا گیااوروہ 634 نمبروں کا مستحق ہے۔''امیدوار نےعوامی طور پرکہاہے کہ صرف 5 سوالات بغیرکوشش کے رہ گئے تھےاور یہ کہ نتیجہ 634 نمبروں کا ہونا چاہئے، یہ ریکارڈ سے ثابت نہیں ہے۔ 180 سوالات میں سے 44 کوبغیرکوشش کے چھوڑ دیا گیاہے۔فائل پراوایم آراورحساب کتاب ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔''ایجنسی نے کہا کہ ابھے یادوکے 164 نمبروں کے اسکورکی تصدیق کی گئی تھی اوراسے قراردیا گیا تھا۔لکشیاسنگھ (درخواست نمبر 260412053016) کے دعووں کاجواب دیتے ہوئے این ٹی اے نے کہا کہ گردش شدہ اوایم آرشیٹ میں ڈیجیٹل طور پرہیرا پھیری کی گئی ہے۔

طلبہ کے پرامن احتجاج پر پولیس کاوحشیانہ تشدد

جمہوریت پرحملہ ہے:ویلفیئرپارٹی آف انڈیا

نئی دہلی: ویلفیئرپارٹی آف انڈیا نے جنترمنترپرجاری طلبہ کے پرامن احتجاج اور پارلیمنٹ مارچ کے دوران پولیس کی جانب سے لاٹھی چارج، آنسوگیس کے استعمال اور طاقت کے بے دریغ استعمال کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے جمہوری اقدار اور شہری آزادیوں پر کھلا حملہ قرار دیا ہے۔پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ڈاکٹرسید قاسم رسول الیاس نے اپنے ایک پریس بیان میں کہا کہ گزشتہ کئی دنوں سے طلبہ اور نوجوان جنترمنترپرایک جائزاور آئینی مطالبے کے ساتھ پرامن احتجاج کررہے تھے کہ مرکزی وزیرتعلیم دھرمیندر پردھان نیٹ اور دیگرمقابلہ جاتی امتحانات کے مسلسل پیپرلیک ہونے کی اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیں۔یہ ایک مکمل طور پرجائز، جمہوری اورعوامی مطالبہ تھا،مگرحکومت نے نہ صرف اسے نظرانداز کیا بلکہ احتجاج کرنے والے طلبہ سے مذاکرات کی بھی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔انہوں نے کہا کہ بھوک ہڑتال پر بیٹھے سماجی کارکن سونم وانگچک کوزبردستی صفدرجنگ اسپتال منتقل کیے جانے کے بعد جب پارلیمنٹ مارچ کے لیے ہزاروں طلبہ،نوجوان اورعوام جنترمنترپرجمع ہوئے توانتظامیہ نے مذاکرات کے بہانے احتجاج کی قیادت کرنے والے دواہم ذمہ داران کوروک لیا۔اس کے بعد پولیس اورنیم فوجی دستوں نے نہتے مظاہرین پراس شدت سے حملہ کیا گویا وہ کسی دشمن فوج کا سامنا کررہے ہوں۔ڈاکٹرالیاس نے کہا کہ میڈیا میں سامنے آنے والی اطلاعات کے مطابق احتجاج کوبدنام کرنے کی غرض سے مبینہ طور پرپتھروں سے لدے ٹرک اورٹوٹی ہوئی گاڑیاں بھی موقع پرلائی گئیں تاکہ مظاہرین پرتشدداورپتھراؤ کاالزام عائد کیا جا سکے،مگر جب یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی تو پولیس نے آنسوگیس کے گولے داغے اور بعدازاں بے رحمانہ لاٹھی چارج کیا۔انہوں نے کہا کہ پولیس کے اس بے جا تشدد میں متعدد طلبہ شدید زخمی ہوئے، کئی کے سرپھٹ گئے، ہاتھ اور بازوٹوٹ گئے، متعدد بے ہوش ہوگئے، جبکہ طالبات کوبھی نہیں بخشا گیا۔یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ ملک کے مستقبل کے معماروں کے ساتھ ایسا غیرانسانی اور ظالمانہ برتاؤ کیا گیا۔ڈاکٹرالیاس نے کہا کہ یہ نوجوان کسی دشمن ملک کے سپاہی نہیں بلکہ ہندوستان کے باصلاحیت طلبہ ہیں،جنہیں اپنے مستقبل اورملک کے تعلیمی نظام کی شفافیت کی فکر ہے۔ان کے ساتھ اس قسم کا رویہ کسی بھی جمہوری اور جوابدہ حکومت کے شایانِ شان نہیں۔انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ متعدد ممتاز شخصیات، سماجی کارکنان اور سیاسی رہنما احتجاجی طلبہ سے اظہارِیکجہتی کے لیے پہنچتے رہے،مگرحکومت نے نہ ان کے مطالبات پرتوجہ دی اور نہ ہی مذاکرات کا راستہ اختیار کیا۔انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ طلبہ کے خلاف طاقت کے استعمال کی پالیسی فوری طور پر بند کی جائے، زخمی طلبہ کوانصاف فراہم کیا جائے، احتجاج کرنے والوں سے سنجیدہ مذاکرات کیے جائیں، اورامتحانی نظام کومکمل طور پرشفاف، دیانت داراور قابلِ اعتماد بنانے کے لیے مؤثراقدامات کیے جائیں۔ڈاکٹرالیاس نے کہا کہ عوامی مسائل کا حل لاٹھی، آنسوگیس اور طاقت کے استعمال میں نہیں بلکہ مکالمے، جمہوری اقداراور آئینی طریقۂ کار میں مضمر ہے۔ ملک کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب تعلیمی اداروں کومضبوط بنایا جائے، نوجوانوں کے اعتماد کوبحال کیا جائے اورعدل وانصاف پرمبنی نظام کوفروغ دیا جائے۔

انتخابی فہرست میں ناموں کا اندراج کرانا ایک

قومی فریضہ۔جھارکھنڈ میں امارت شرعیہ کی تحریک مستقل جاری

(پریس ریلیز) جمہوری نظام میں اپنی رائے حق دہی سے استفادہ کرنا قومی فریضہ ہے اس مقصد کی خاطر الیکشن کمیشن تقاضہ کے وقت وحالات کے پیش نظر ووٹرلسٹ اور انتخابی فہرست پرنظر ثانی کے لئے BLO کو ہدایات جاری کرتا رہتا ہے تاکہ کسی مستحق شخص کا نام ووٹرلسٹ میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے، اسی تعلق سے ان دنوں ریاست جھارکھنڈ میں ووٹرلسٹ کی تجدید کاری کاعمل جاری ہے، اس میں ہرشہری کے ناموں کی شمولیت کے لئے امارت شرعیہ بہار،اڈیشہ،جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے امیرشریعت حضرت مولاناسیداحمدولی فیصل رحمانی صاحب کے حسب ایماء اور ناظم امارت شرعیہ بہار،اڈیشہ،جھارکھنڈ ومغربی بنگال مولانامفتی محمدسعید الرحمن قاسمی صاحب ،قاضی شریعت مولانامفتی محمدانظار عالم قاسمی صاحب اور مولانامفتی محمدسہراب ندوی صاحب نائب ناظم امارت شرعیہ کی نگرانی ورہنمائی میں کئی دنوں سے امارت شرعیہ کے ذمہ دار اصحاب علماء وقضاۃ اور مبلغین ودعاۃ جھارکھنڈ کے مختلف علاقوں میں سرگرم عمل ہیں اور بیداری تحریک چلارہے ہیں،اس سلسلہ میں مقامی ذمہ دارحضرات کی معاونت میں SIR مہم کوکامیاب بنانے میں لگے ہوئے ہیں،ضلع رانچی کے سلی،انگڑا،نامکوم،راہے بلاکوں سے مولانامفتی انور قاسمی صاحب قاضی شریعت رانچی ،مولاناسہیل سجاد قاسمی،مفتی مجاہداللہ قاسمی اور مولانااسجد قاسمی نے اپنی رپورٹوں میں کہا کہ حالیہ دنوں میں سماجی ذمہ داران اورنوجوانوں کی متعدد نشستیں منعقد کئیں کئی اورانہیں فارم بھرنے کا طریقہ اورآن لائن اسٹیٹس کی جانچ کے بارے میں ضروری معلومات سے واقف کرایا گیا،اب تک ۱۵ سے ۲۰ رمقامات پر لوگوں کے سوالات کے تشفی بخش جوابات بھی دئے گئے جگہ جگہ مساجد کومرکز بنا کراس تحریک کومؤثر بنایا گیا،ضلع دمکا کے علاقہ نگال پارہ،کمار پائرہ،ملکی کنڈی ،دودھانی وغیرہ میں قاضی سہیل اختر قاسمی صاحب کی قیادت میں متعدد پرگرامس ہوئے مولانا مجیب الرحمن قاسمی، مفتی محمدشمیم اختر قاسمی صاحب،مولانامحمدسرفراز مظاہری کی مخلصانہ جدجہد سے تحریک موثرانداز میں چل رہی ہے ۔مولاناشاہد قاسمی ضلع دھنباد کےمختلف علاقوں میں عوامی بیداری مہم چلارہے ہیں انہوں نے کئی مقامات پرامارت ہیلپ ڈیسک بھی قائم کردیا ہےجس میں مفتی محمد اصغر قاسمی ،مولانااسعداللہ نیموی، حافظ شہاب الدین رہنمائی کررہے ہیں ،کوڈر ماوگریڈیہہ کے مختلف پنچائتوں کے باصلاحیت نوجوانوں کواس تحریک سے جڑنے کی دعوت دی جارہی ہے،اس سلسلہ میں مولاناقاضی ضمیر الدین قاسمی صاحب ،مفتی نسیم احمد قاسمی صاحب نے بتایا کہ جن لوگوں کے انتخابی فہرست میں سرنیم یامعمولی اسپیلنگ کی غلطی راہ پاگئی ہے اس کی تصحیح پرخاص توجہ دی جارہی ہے تاکہ ووٹرلسٹ میں ناموں کااندارج درست طریقہ سے ہوسکے، مولانااحمد حسین مدنی کی قیادت میں ضلع دیوگھر کے مارگھرمنڈ بلاک کے متعدد قصبات میں عوامی بیداری لائی گئی اورہیلپ ڈیسک کاقیام بھی عمل میں آیا،وہاں مولاناعمران عالم قاسمی اورمولاناسرفرازمظاہری لوگوں کوعملی تربیت بھی دے رہے ہیں،مولاناقمرانیس قاسمی صاحب،مولاناسعودعالم قاسمی صاحب،اورمولاناافروز سلیمی جمشید پورکےمختلف علاقوں کے دورہ پر ہیں اور ہرجگہ SIR سے متعلق معلومات فراہم کررہے ہیں،مولانااکرام الدین ضلع پلاموں،ڈالٹین گنج میں تربیتی اجتماعات کے ذریعہ لوگوں کو SIR کی حساسیت سے روشناس کرارہے ہیں ان کی معاونت کے لئے مفتی عبدالجبار قاسمی،مولاناخالدانور قاسمی مولاناارشاداللہ کورکھا گیا۔جس سے کام تیزی سے آگئے بڑھ رہا ہے ،مولاناکلیم اللہ مظہر ہزاری باغ کے بشن گڑھ، چوپارن اور برہی بلاک کے مختلف علاقوں مین تربیتی اجتماعات کر رہے ہیں ،سمڈیگا سے مولانا مختارقاسمی صاحب نے کہاکہ SIR بیداری مہم حکمت عملی کے ساتھ جاری ہے،مولاناڈاکٹرحفظ الرحمن لوہردگا،گملا،چترا کے دورہ پر ہیں جن کے ذریعہ بھی شہری علاقوں میں متعددکامیاب پررگرام منعقد ہوئے ،مولانامفتی محمد قیام الدین قاسمی صاحب گنج کے اکثر بلاکوں میں مشاورتی اجتماعات کرچکے ہیں۔

دہلی احتجاج: ملکی اخبارات میں پولیس کریک ڈاؤن نمایاں، مظاہرین کا مؤقف محدود

دہلی میں احتجاجی مارچ کے دوران پولیس کارروائی کے بعد ملک کے بیشتر بڑے اخبارات نے واقعے کو نمایاں کوریج دی، تاہم زخمی مظاہرین کے مؤقف کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی

پولیس کی جانب سے ''کاکروچ جنتا پارٹی'' کے مظاہرین پر لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے گولے داغے جانے کے ایک دن بعد، منگل کو شائع ہونے والے کئی بڑے اخبارات کے پہلے صفحات پر زخمی مظاہرین کی آوازوں کو نمایاں جگہ نہیں دی گئی۔ زیادہ تر انگریزی اور ہندی اخبارات نے اپنے صفحۂ اول پر اس بات پر توجہ مرکوز کی کہ پیر کو مظاہرین نے پارلیمنٹ کی جانب مارچ کرنے کی کوشش کی، جس کے بعد پولیس نے ان کے خلاف کارروائی کی۔ اخبارات نے ان واقعات کی ترتیب بیان کی جن کے نتیجے میں احتجاج دہلی کے مرکزی علاقوں تک پھیل گیا۔ تاہم، دی انڈین ایکسپریس نے اپنے پہلے صفحے پر ایک خبر شائع کی جس میں زخمی مظاہرین کے بیانات بھی شامل تھے۔ گزشتہ کئی دنوں سے ہزاروں مظاہرین نئی دہلی کے جنتر منتر پر مرکزی وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ان کا الزام ہے کہ مسابقتی امتحانات کے انتظام میں سنگین بے ضابطگیاں کی گئیں۔ اس مہم کی جانب سے پیر کو، جب پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس شروع ہوا، پارلیمنٹ مارچ کا اعلان کیا گیا تھا۔ اگرچہ پولیس نے احتجاجی قیادت کو مارچ سے روک دیا، لیکن کچھ مظاہرین رکاوٹیں عبور کر کے پارلیمنٹ کے قریب اور دہلی کے دیگر مرکزی علاقوں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ ''اسکرول'' نے متعدد مظاہرین سے بات کی، جنہوں نے بتایا کہ بھاری پولیس نفری کے باعث انہیں محدود کر دیا گیا تھا۔ ایک مظاہر نے کہا کہ پولیس نے پہلے انہیں ''بیٹھ جانے'' کو کہا اور پھر اچانک لاٹھی چارج شروع کر دیا۔ اتر پردیش سے آئے ایک مظاہر کے مطابق، احتجاج مکمل طور پر پُرامن تھا، لیکن سکیورٹی فورسیز کی مداخلت کے بعد حالات بگڑ گئے۔ منگل کو دی انڈین ایکسپریس نے اپنی سرخی میں لکھا: ''مظاہرین دہلی کے قلب تک پہنچ گئے، مارچ روکنے کیلئے پولیس نے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔'' اخبار نے یہ بھی نمایاں طور پر شائع کیا کہ کاکروچ جنتا پارٹی کے نمائندوں نے پیر کو مرکزی وزیر اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے صدر جے پی نڈا سے ملاقات کی اور اپنے مطالبات پیش کئے۔ اخبار نے باخبر ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ حکومت نے نمائندوں کو کوئی یقین دہانی نہیں کرائی۔ مہم کے ترجمان آشوتوش رانکا، جو اس ملاقات میں شریک تھے، نے بعد میں ہندوستان ٹائمز کو بتایا کہ ''یہ ملاقات بے نتیجہ ثابت ہوئی۔'' انہوں نے کہا: ''ان کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا۔ آئندہ ہم اس وقت تک ان سے بات نہیں کریں گے جب تک وہ خود احتجاجی مقام پر نہ آئیں۔ اگر وہ ہمارے وقت کی قدر نہیں کرتے تو ہم بھی ان کے وقت کی قدر نہیں کریں گے۔'' تاہم، منگل کے روز دی انڈین ایکسپریس کے پہلے صفحے پر رانکا کا یہ بیان شامل نہیں تھا۔ اخبار نے یہ بھی لکھا کہ سڑکوں پر ہونے والا ہنگامہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں، لوک سبھا اور راجیہ سبھا، میں بھی گونجتا رہا، جہاں پیر کو بار بار کارروائی ملتوی کرنا پڑی۔ ہندوستان ٹائمز نے صفحۂ اول پر پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم، سماجی کارکن سونم وانگچک کے بھوک ہڑتال جاری رکھنے کے اعلان، اور جے پی نڈا کی احتجاجی نمائندوں سے ملاقات پر توجہ دی۔ دی ہندو نے اپنے پہلے صفحے پر لکھا کہ پولیس کارروائی میں متعدد افراد زخمی ہوئے۔ اخبار کے مطابق ۳۸؍ زخمیوں کو لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج جبکہ ۶۵؍ کو رام منوہر لوہیا اسپتال میں داخل کیا گیا۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ اس دن ۶۰؍ مظاہرین اور ۱۱۸؍ سکیورٹی اہلکار زخمی ہوئے۔ ٹائمز آف انڈیا نے دیگر بڑے انگریزی اخبارات کے مقابلے میں احتجاج کو اپنے پہلے صفحے پر کم جگہ دی۔ اس کی سرخی میں کہا گیا کہ پولیس نے پارلیمنٹ مارچ کو روک دیا جبکہ جے پی نڈا نے کاکروچ جنتا پارٹی کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ احتجاج کی تفصیلی رپورٹ اخبار کے چوتھے صفحے پر شائع کی گئی۔ دینک بھاسکر نے اس احتجاج کو گزشتہ ۱۴؍ برسوں میں پارلیمنٹ کے باہر ہونے والا سب سے بڑا احتجاج قرار دیا اور اس کا موازنہ ۲۰۱۲ء کے نربھیا اجتماعی زیادتی اور قتل کے بعد دہلی میں ہونے والے ملک گیر مظاہروں سے کیا۔ دینک جاگرن نے لکھا کہ احتجاج کی وجہ سے دہلی کی زندگی مفلوج ہو گئی۔ اخبار نے پولیس کے اس دعوے کا بھی ذکر کیا کہ مظاہرین نے لاٹھی چارج سے قبل پولیس پر پتھراؤ کیا۔ اخبار نے مزید دعویٰ کیا کہ مظاہرین نے ایک عمارت کے اندر سے پولیس پر پتھر پھینکے اور ایک سرکاری دفتر میں توڑ پھوڑ بھی کی۔ امر اُجالا نے اپنی سرخی میں لکھا کہ پارلیمنٹ کی جانب بڑھنے والے مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپ ہوئی، جبکہ پولیس نے جنتر منتر کے احتجاجی مقام کو خالی کرا دیا۔ پیر کی شام احتجاجی مہم نے دوبارہ جنتر منتر پر دھرنا شروع کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جب تک دھرمیندر پردھان اپنے عہدے سے استعفیٰ نہیں دیتے، احتجاج ختم نہیں کیا جائے گا۔

مَیں آپ کی حفاظت نہ کر سکا

ابھیجیت دِپکے نے زخمی طلبہ سے معافی مانگی

دہلی میں ''سنسد چلو'' احتجاج کے دوران پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں کے ایک دن بعد کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے بانی ابھیجیت دِپکے نے ایک ذمہ دار قائد کی طرح اپنے حامیوں، خصوصاً زخمی طلباء اور طالبات، سے عوامی معافی مانگی۔ انہوں نے کہا کہ وہ مظاہرین کی بہتر حفاظت نہیں کر سکے اور الزام عائد کیا کہ حکومت ایک وزیر کو بچانے کے لیے نوجوانوں کا خون بہانے پر آمادہ تھی۔ ادھر دہلی پولیس نے طاقت کے بے جا استعمال کے الزامات کو مسترد کیا ہے۔ دہلی میں ''سنسد چلو'' مارچ کے دوران پیش آنے والے پرتشدد واقعات کے بعد کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے بانی ابھیجیت دِپکے نے منگل کو اپنے حامیوں کے نام ایک جذباتی پیغام جاری کرتے ہوئے زخمی مظاہرین سے معافی مانگی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں انہوں نے کہا کہ وہ اپنے کارکنوں، بالخصوص ان طالبات سے معذرت خواہ ہیں جنہیں ان کے بقول مرد پولیس اہلکاروں نے تشدد کا نشانہ بنایا۔ دِپکے نے اعتراف کیا کہ وہ مظاہرین کی حفاظت کے لیے مزید بہتر اقدامات کر سکتے تھے۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا، ''ہمیں بہتر کرنا چاہیے تھا، مجھے آپ کی حفاظت بہتر انداز میں کرنی چاہیے تھی۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت ایک وزیر کے تحفظ کے لیے نوجوان طلبہ کا خون بہانے پر بھی تیار تھی۔ انہوں نے احتجاج کے دوران زخمی ہونے والے تمام افراد سے کہا کہ وہ براہِ راست ان سے رابطہ کریں تاکہ وہ ذاتی طور پر ان سے معافی مانگ سکیں اور ان کی مدد کر سکیں۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پیر کو دہلی میں ہونے والا ''سنسد چلو'' مارچ پولیس اور مظاہرین کے درمیان شدید تصادم میں تبدیل ہو گیا تھا۔ احتجاج کے دوران لاٹھی چارج، آنسو گیس اور جھڑپوں کی اطلاعات سامنے آئیں جبکہ متعدد افراد زخمی ہوئے۔ سی جے پی نے پولیس پر طاقت کے بے جا استعمال کا الزام عائد کیا، تاہم دہلی پولیس نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کارروائی قانون و نظم برقرار رکھنے کے لیے کی گئی اور بعض مظاہرین نے تشدد اور پتھراؤ کیا۔ خیال رہے کہ احتجاج ختم نہیں ہوا ہے۔ سی جے پی نے واضح کیا ہے کہ جنتر منتر پر دھرنا بدستور جاری رہے گا، تاہم مزید ''سنسد چلو'' مارچ نہیں نکالا جائے گا تاکہ دوبارہ خونریزی یا تصادم سے بچا جا سکے۔ تنظیم بدستور امتحانی بے ضابطگیوں کی تحقیقات، متاثرہ طلبہ کو انصاف اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ منگل کو سیاسی سرگرمیاں بھی تیز رہیں۔ مختلف اپوزیشن لیڈروں نے زخمی طلبہ کی عیادت کی جبکہ مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے بھی اسپتال جا کر زخمیوں کی حالت دریافت کی۔ اس دوران دہلی ہائی کورٹ نے پولیس کارروائی کے خلاف دائر درخواست پر فوری سماعت سے انکار کرتے ہوئے معاملہ بعد کی تاریخ کے لیے مقرر کر دیا۔ دوسری جانب دہلی پولیس نے احتجاج کے دوران پیش آنے والے واقعات کے سلسلے میں متعدد ایف آئی آر درج کی ہیں، جبکہ طلبہ تنظیمیں اور سی جے پی اپنے احتجاج کو پرامن انداز میں جاری رکھنے پر زور دے رہی ہیں۔

اقوام متحدہ کے موسمیاتی سربراہ نے بھارت کی تیز رفتار صاف توانائی کی منتقلی کی تعریف کی

کہا ہندوستان کی صاف توانائی کی ترقی تندولکر اور سوریاونشی کی طرح ہے

نئی دہلی: موسمیاتی تبدیلی پر اقوام متحدہ کے فریم ورک کنونشن (یو این ایف سی سی سی) کے ایگزیکٹو سکریٹری سائمن اسٹیل نے منگل کو ہندوستان کی تیز رفتار صاف توانائی کی منتقلی کی تعریف کی، اور اس کی پیشرفت کو کرکٹ کے لیجنڈ سچن ٹنڈولکر اور کرکٹ کے نئے بچے ویبھو سوریاونشی سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا، ایک روشن مستقبل کے ساتھ ملک میں پہلے سے ہی ایک ریکارڈ قائم کیا گیا ہے۔ آگے ہندوستان کے سرکاری دورے کے دوران میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے، اسٹیل نے قابل تجدید توانائی اور صاف ٹیکنالوجی میں ہندوستان کی کامیابیوں کو بیان کرنے کے لیے ایک کرکٹ تشبیہ کا استعمال کیا، میں کیریبین سے ہوں، ایک ساتھی کرکٹ سے محبت کرنے والا خطہ، اس لیے مجھے کرکٹ کی تشبیہ استعمال کرنے دیں۔ ہندوستان کی صاف توانائی کی ترقی سچن ٹنڈولکر اور ویبھو سوریاونشی کی طرح ہے لہذا یہ کرکٹرز ایک ہو گئے۔ کہانی شروع ہونے کے ساتھ ایک شاندار ریکارڈ۔ اسٹیل نے کہا کہ ہندوستان اپنی صاف توانائی کی منتقلی کو مزید تیز کرنے اور کم کاربن کی ترقی کی عالمی مثال کے طور پر ابھرنے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہے۔ اگر ہندوستان قابل تجدید ذرائع اور کلین ٹیک کو دوگنا کرتا رہتا ہے، تو اگلے ابواب واقعی غیر معمولی ہونے کا وعدہ کرتے ہیں۔ ڈیکاربونائزیشن ہندوستان کی متاثر کن ترقیاتی حکمت عملی میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، جو دوسروں کے لیے پیروی کرنے کے لیے ایک نیا راستہ بنا رہا ہے۔ ہندوستان کی ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے، اقوام متحدہ کے موسمیاتی سربراہ نے نوٹ کیا کہ جیواشم ایندھن سے پاک بجلی اب ملک کی نصب شدہ بجلی کی پیداواری صلاحیت کا نصف حصہ ہے، یہ سنگ میل مقررہ وقت سے پانچ سال پہلے حاصل کیا گیا ہے۔ انہوں نے برقی نقل و حرکت اور قابل تجدید توانائی کی تیاری میں ہندوستان کی تیز رفتار ترقی کی طرف بھی اشارہ کیا اور جیواشم ایندھن سے پاک بجلی اب ہندوستان کی نصب شدہ صلاحیت کا نصف حصہ بناتی ہے، ایک سنگ میل جو آپ نے پانچ سال پہلے عبور کیا ہے۔ اس کا کریڈٹ مودی حکومت کو جاتا ہے، جو ہندوستان کے لوگوں اور کاروبار کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ ہندوستان کی ای وی کی فروخت بڑھ رہی ہے، جس کی قیادت ٹاٹا موٹرز، مہندرا مہندرا، ایم جی موٹرز انڈیا جیسے قومی چیمپئنز کر رہے ہیں۔ اور شمسی توانائی سے نصب کرنے کی صلاحیت 2014 سے 50 گنا سے زیادہ بڑھ چکی ہے۔ ہندوستان اب ایک شمسی سپر پاور ہے۔ اسٹیل نے کہا کہ ہندوستان کی صاف توانائی کی توسیع نے اس کی معیشت کو مضبوط کیا ہے جبکہ درآمد شدہ جیواشم ایندھن پر انحصار کم کیا ہے۔

سپریم کورٹ: بیرون ملک

ہندوستانی مشنز کے ویزا ٹینڈر پر دہلی ہائی کورٹ کا فیصلہ برقرار

سپریم کورٹ نے بیرونِ ملک ہندوستانی سفارت خانوں میں قونصلر، پاسپورٹ اور ویزا (CPV) خدمات کی آؤٹ سورسنگ سے متعلق ٹینڈر منسوخ کرنے کے دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے مرکز کی اپیل مسترد کر دی۔ تاہم عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ نئی ٹینڈرنگ مکمل ہونے تک خدمات متاثر نہیں ہونی چاہئیں، اس لیے حکومت عبوری انتظامات کر سکتی ہے۔ سپریم کورٹ نے پیر کو بیرونِ ملک واقع ہندوستانی سفارتی مشنز میں قونصلر، پاسپورٹ اور ویزا (CPV) خدمات کی آؤٹ سورسنگ سے متعلق ایک اہم مقدمے میں مرکزی حکومت کو بڑا جھٹکا دیتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے میں مداخلت سے انکار کر دیا۔ عدالت نے اس فیصلے کو برقرار رکھا جس کے تحت ابوظہبی، کویت، سنگاپور اور کینبرا میں خدمات کی فراہمی کے لیے جاری ٹینڈر عمل کو غیر شفاف قرار دیتے ہوئے منسوخ کر دیا گیا تھا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے قرار دیا کہ ہائی کورٹ کے فیصلے میں مداخلت کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے مرکز کی خصوصی اجازت کی درخواستیں (SLPs) مسترد کی جاتی ہیں۔ تاہم عدالت نے عوامی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بھی ہدایت دی کہ نئی ٹینڈرنگ مکمل ہونے تک پاسپورٹ، ویزا اور قونصلر خدمات میں کسی قسم کا تعطل نہیں آنا چاہیے۔ عدالت نے مرکزی حکومت کو اجازت دی کہ وہ عبوری مدت میں موجودہ سروس فراہم کنندگان کو خدمات جاری رکھنے دے یا ضرورت پڑنے پر کوئی اور مناسب انتظام کرے، تاکہ بیرونِ ملک ہندوستانی مشنز میں روزمرہ خدمات بلا رکاوٹ جاری رہیں۔ ساتھ ہی عدالت نے حکومت کو ہدایت دی کہ تین ماہ کے اندر دہلی ہائی کورٹ کی ہدایات کے مطابق شفاف طریقے سے نیا ٹینڈر عمل مکمل کیا جائے۔ یاد رہے کہ ۱۵؍ جولائی کو دہلی ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ ٹینڈر کے دوران بولیوں کی تکنیکی جانچ کا عمل من مانا، غیر شفاف اور انصاف و مساوات کے اصولوں کے خلاف تھا۔ عدالت نے مشاہدہ کیا تھا کہ جانچ کے معیار واضح نہیں تھے، بعض امیدواروں کے نمبر بلا جواز کم کیے گئے اور فیصلوں کی وجوہات بھی ریکارڈ پر نہیں لائی گئیں، جس سے پورا عمل مشکوک ہو گیا۔ سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد متعلقہ سفارت خانوں میں خدمات کی فراہمی متاثر ہو رہی ہے کیونکہ سفارتی عملہ اضافی ذمہ داریاں نبھا رہا ہے۔ تاہم سپریم کورٹ نے حکومت کی یہ دلیل قبول نہیں کی اور واضح کیا کہ انتظامی دشواری کے باوجود شفاف اور منصفانہ ٹینڈر عمل سے انحراف نہیں کیا جا سکتا۔

طلبہ پر پولیس کارروائی پر کانگریس کا سخت اعتراض

امت شاہ سے دونوں ایوانوں میں وضاحت کا مطالبہ

نئی دہلی: پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران کانگریس نے دہلی میں احتجاج کرنے والے طلبہ پر مبینہ لاٹھی چارج، آنسو گیس کے استعمال اور پولیس کارروائی کو لے کر مرکزی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر داخلہ امت شاہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں حاضر ہو کر اس معاملے پر تفصیلی وضاحت پیش کریں اور طلبہ سے متعلق اہم مسائل پر سنجیدہ بحث کرائی جائے۔ کانگریس رہنماؤں کا کہنا ہے کہ ملک کے نوجوانوں کا مستقبل، امتحانی نظام کی شفافیت اور طلبہ کے جمہوری حقوق ایسے موضوعات ہیں جن پر پارلیمنٹ میں کھل کر گفتگو ہونی چاہیے۔ ان کے مطابق، اگر پارلیمنٹ ان اہم مسائل پر بحث کا مناسب فورم نہیں بن سکتی تو پھر ملک میں ان پر گفتگو کہاں ہوگی؟ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دہلی میں طلبہ کے احتجاج، ان کی بھوک ہڑتال، پولیس کارروائی اور اس کے نتیجے میں پیش آنے والے واقعات پر پارلیمنٹ میں تفصیلی بحث ہونی چاہیے۔ انہوں نے لوک سبھا اسپیکر سے اپیل کی کہ وہ ایوان میں جاری تعطل کو ختم کرانے کے لیے مداخلت کریں اور اس معاملے پر تمام فریقوں کو اپنی بات رکھنے کا موقع فراہم کریں۔ ششی تھرور نے دعویٰ کیا کہ پولیس کارروائی کے دوران بڑی تعداد میں لوگ زخمی ہوئے اور تقریباً 100 افراد کو رام منوہر لوہیا اسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ معاملہ محض ایک احتجاج تک محدود نہیں بلکہ نوجوانوں کے جمہوری حقوق اور اظہارِ رائے کی آزادی سے بھی جڑا ہوا ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما پون کھیڑا نے پارلیمنٹ کی کارروائی کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ حکمراں جماعت کے اراکین نے راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے کو اپنی بات رکھنے سے روکا۔ ان کے مطابق، کھڑگے طلبہ کے خلاف مبینہ پولیس تشدد کا معاملہ ایوان میں اٹھانا چاہتے تھے۔ پون کھیڑا نے کہا کہ کانگریس کا واضح مطالبہ ہے کہ وزیر داخلہ امت شاہ دونوں ایوانوں میں اس معاملے پر بیان دیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف پولیس کارروائی ہی نہیں بلکہ ملک میں مسلسل سامنے آنے والے پیپر لیک کے واقعات، نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی مایوسی، خودکشی کے واقعات اور امتحانی نظام پر اٹھنے والے سوالات پر بھی سنجیدہ بحث ہونی چاہیے۔ کانگریس کی رکن پارلیمنٹ پرنیتی شندے نے کہا کہ طلبہ کا احتجاج پُرامن تھا، اس کے باوجود ان پر لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال ناقابل قبول ہے۔ ان کے مطابق، احتجاج کرنے والے نوجوان اسی ملک کے شہری ہیں اور ان کے ساتھ ایسا برتاؤ جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ ادھر کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کارتی چدمبرم نے ملک کے امتحانی نظام کی ساکھ پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ایک مضبوط، شفاف اور قابل اعتماد امتحانی نظام قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مسلسل پیپر لیک کے معاملات سامنے آنے کے باوجود کسی بھی سطح پر جواب دہی طے نہیں کی جا رہی۔ ان کے مطابق، نہ وزراء کو جواب دہ ٹھہرایا جا رہا ہے اور نہ ہی متعلقہ افسران اور قومی امتحانی ایجنسی کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی کی جا رہی ہے۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ دیپیندر سنگھ ہڈا نے کہا کہ یہ معاملہ سیاسی فائدے یا نقصان کا نہیں بلکہ ملک کے کروڑوں طلبہ اور نوجوانوں کے مستقبل سے وابستہ ہے۔

بہار مانسون اجلاس: ۲؍ کمروں میں ۵۶۵؍ بچے زیر تعلیم، ترجیحات کیا ہیں؟ بی جے پی لیڈر نے اپنی ہی حکومت پر اٹھائے سوال

بی جے پی رکن اسمبلی جیویش کمار نے اپنی ہی حکومت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ''حکومت کو فیصلہ کرنا چاہیے کہ 2 کمروں میں 565 بچے زیر تعلیم ہیں۔ کیا ہم بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں یا صرف بہلا رہے ہیں؟'' مانسون اجلاس کے دوسرے دن منگل کے روز بہار اسمبلی میں بی جے پی کے رکنِ اسمبلی جیویش کمار نے اسکولوں میں کلاس رومز کی کمی کو لے کر اپنی ہی حکومت پر سوال اٹھائے ہیں۔ اسپیکر کے سامنے اپنی بات رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''حکومت کو اس معاملے میں پالیسی سطح پر فیصلہ کرنا چاہیے۔ 2 کمروں میں 565 بچے زیر تعلیم ہیں۔ کیا ہم بچوں کو تعلیم دے رہے ہیں یا صرف بہلا رہے ہیں؟'' انہوں نے مزید کہا ہے کہ ''یہ ہمارے علاقے کا معاملہ ہے۔ ایسے بہت سے اسکول ہیں۔ یہاں وزیر اعلیٰ بھی موجود ہیں۔ اس پر انتہائی سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہیے۔'' جیویش کمار نے مزید کہا کہ ''ہم تعلیم کے لیے 77 ہزار کروڑ روپے کا بجٹ بنا سکتے ہیں، تو زمین خرید کر اسکول کیوں نہیں بنا سکتے؟ ہماری ترجیح کیا ہے؟ حکومت بجٹ میں اس کے لیے انتظام کرے اور ایسے اسکولوں کی نشاندہی کرے۔ اسکول 2 شفٹوں میں چل رہے ہیں۔ 600-600 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس معاملے کو ترجیح دیتے ہوئے حکومت کو فوری کارروائی کرنی چاہیے۔'' اس دوران ایوان میں راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رکنِ اسمبلی آلوک کمار مہتا نے اسپیکر سے کہا کہ ''زمین خریدنا اور کمرے تعمیر کرنا 2 الگ الگ چیزیں ہیں۔ جہاں زمین موجود ہے، وہاں بھی کمروں کی تعداد کم ہے اور طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔'' آلوک کمار مہتا نے یہ بھی کہا کہ ''اب جہاں بھی اسکول ہیں، اس کے آس پاس حکومت کی زمین موجود نہیں ہے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ کیا حکومت اسکول کے قریب والی زمین کا حصول (اراضی ایکوزیشن) کر کے اسکول کی عمارت تعمیر کرنا چاہتی ہے؟'' آلوک مہتا نے کہا کہ ''تغلقی فرمان جاری ہوتے رہے ہیں، کبھی اضلاع کو عمارتیں تعمیر کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی اور کبھی بہار اسٹیٹ ایجوکیشن انفرااسٹرکچر کو یہ کام دے دیا گیا۔ اس طرح کا ماحول بن گیا ہے کہ ذمہ داری طے نہیں ہو رہی۔ یہ بتایا جائے کہ کیا حکومت کی دلچسپی اسکولوں میں کمروں کی تعمیر اور زمین حاصل کر کے اسکولوں کی توسیع کرنے میں ہے یا نہیں، اگر نہیں تو آخر کیوں؟''

بھارتیہ فضائیہ کے دستے نے مشق پچ بلیک ۲۰۲۶ء کے دوران آسٹریلیا کے وزیر اعظم البانی سے ملاقات کی

کینبرا: ہندوستانی فضائیہ (آئی اے ایف) کے دستے نے ڈارون میں ایکسرسائز پچ بلیک 2026 کی افتتاحی تقریب کے دوران آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانی سے ملاقات کی۔ ایکسرسائز پچ بلیک 2026 ایک دو سالہ کثیر القومی فضائی جنگی مشق ہے جو 19 ممالک کی فضائی افواج کو اکٹھا کرتی ہے۔ یہ باہمی تعاون کو بڑھانے اور آپریشنل تعاون کو مضبوط کرنے کا ایک منفرد موقع فراہم کرتا ہے۔ آسٹریلیا میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے ایکس پر پوسٹ کیا، ''سمندری تہہ سے آسمان تک ہندوستان آسٹریلیا کے دفاعی تعلقات شان و شوکت کے ساتھ آسمان کو چھونے کے لیے تیار ہیں! ہمارے ہندوستانی فضائیہ کے دستے کو ڈارون میں مشق پچ بلیک 2026 کی افتتاحی تقریب کے دوران آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیس کے ساتھ بات چیت کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آئی اے ایف کے تقریباً 100 ایئر واریرز کے ساتھ چار رافیل طیارے، مشق پچ بلیک 2026 میں 20 دیگر ممالک کے شرکاء کے ساتھ اپنی فضائی جنگی مہارتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں، جو جنوبی نصف کرہ میں سب سے بڑی بین الاقوامی فضائی جنگی مشق ہے، جس کی میزبانی کی گئی ہے۔ اس سے قبل 17 جولائی کو، آئی اے ایف کا دستہ آسٹریلیا میں مشق پچ بلیک 2026 کے لیے پہنچا۔ یہ مشق آپریشنل ہم آہنگی کو تیز کرے گی اور ہندوستانی فضائیہ کے جاری کردہ بیان کے مطابق، بہترین طریقوں کے تبادلے میں سہولت فراہم کرے گی۔ 20 جولائی 26 سے 07 اگست 26 تک طے شدہ، ایکسرسائز پچ بلیک رائل ایئر فورس کی سب سے بڑی دو سالہ کثیر القومی فضائی جنگی مشق ہے۔ اس مشق کا نام شمالی آسٹریلیا کے وسیع غیر آبادی والے علاقوں پر رات کی پرواز پر زور دینے سے لیا گیا ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے ملی بینڈ کو برطانیہ کے خارجہ سکریٹری کے طور پر تقرری پر مبارکباد دی

لندن: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے منگل کو ایڈ ملی بینڈ کو برطانیہ کے خارجہ سکریٹری کے طور پر ان کی تقرری پر مبارکباد دی اور اس بات پر زور دیا کہ وہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تعاون کو آگے بڑھانے کے لئے ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے منتظر ہیں۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے ایکس پر پوسٹ کیا، ''ایڈ ملی بینڈ کو برطانیہ کے خارجہ سکریٹری کے طور پر ان کی تقرری پر مبارکباد۔ ہندوستان یو کے جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ نے حالیہ برسوں میں ایک مضبوط رفتار دیکھی ہے، جس میں CETA کا نفاذ بھی شامل ہے۔ مئی 2005 میں ڈونکاسٹر نارتھ کے لیے ممبر آف پارلیمنٹ کے طور پر منتخب ہوئے، ملی بینڈ کو پیر کے روز برطانیہ کے خارجہ، دولت مشترکہ اور ترقیاتی امور کے لیے سکریٹری آف اسٹیٹ مقرر کیا گیا۔ وہ اس سے قبل انرجی سکیورٹی اور نیٹ زیرو کے سکریٹری آف اسٹیٹ تھے۔ وہ اس سے قبل 2007 میں کابینہ کے دفتر کے وزیر اور پھر 2008 سے 2010 تک وزیر مملکت برائے توانائی اور موسمیاتی تبدیلی کے طور پر بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اس کردار میں، انہوں نے دنیا کے معروف موسمیاتی تبدیلی ایکٹ 2008 کے تعارف کی نگرانی کی جس نے برطانیہ کو دنیا کا پہلا ملک بنا دیا جس نے موسمیاتی اہداف کو قانون میں شامل کیا۔

پی ایل آئی اسکیمیں 2.4 لاکھ کروڑ کی سرمایہ کاری کو راغب کی

نئی دہلی: حکومت کی پیداوار سے منسلک ترغیب (PLI) اسکیموں نے 2.40 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی حقیقی سرمایہ کاری کو راغب کیا ہے، جس سے 14.15 لاکھ سے زیادہ براہ راست اور بالواسطہ ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں، اور 14 اہم شعبوں میں 15.2 لاکھ کروڑ روپے کی برآمدات کو قابل بنایا گیا ہے۔ لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں، کامرس اور صنعت کے وزیر مملکت جتن پرساد نے کہا کہ پی ایل آئی اسکیمیں، 1.91 لاکھ کروڑ کے منظور شدہ مالیاتی اخراجات کے ساتھ شروع کی گئیں۔ صنعت اور اندرونی تجارت کے فروغ کا محکمہ اسکیموں کو مربوط کرنے اور ان کی نگرانی کے لیے نوڈل ایجنسی کے طور پر کام کرتا ہے، جبکہ ان کے نفاذ کو متعلقہ وزارتیں سنبھالتی ہیں۔ گزشتہ تین سالوں میں پی ایل آئی پروگرام کے تحت برآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جو مالی سال 24 میں 4 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر مالی سال 25 میں 5.6 لاکھ کروڑ روپے اور مالی سال 26 میں مزید 15.2 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے، جو عالمی ویلیو چینز کے ساتھ ہندوستان کے بڑھتے ہوئے انضمام کی عکاسی کرتی ہے۔ اسکیم کے تحت آنے والے 14 شعبوں میں، اعلی کارکردگی والے شمسی فوٹو وولٹک ماڈیولز نے 64,873 کروڑ روپے کی سب سے زیادہ مجموعی سرمایہ کاری کو اپنی طرف متوجہ کیا، اس کے بعد فارماسیوٹیکل 158,45 کروڑ روپے اور آٹو موبائل اور آٹو پرزوں نے 326,44 کروڑ کی سرمایہ کاری کی۔

سی جے پی کے پارلیمنٹ مارچ میں انسانی سروں کا سمندر امڈ پڑا، حکومت بات چیت کیلئے مجبور ہو گئی

۵۰؍ سے زائد پولیس اہلکار و مظاہرین زخمی ہو گئے، ۱۰۰؍ سے زائد افراد کی گرفتاریاں

نئی دہلی: دہلی میں کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے ''چلو پارلیمنٹ'' مارچ کے دوران جنتر منتر پر زبردست ہنگامہ برپا ہو گیا۔ پارٹی اور اس کے حامی مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ اور تعلیمی نظام میں اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہوئے پارلیمنٹ کی جانب مارچ کیلئے جمع ہوئے تھے۔ پولیس نے سی جے پی کو مارچ کی اجازت نہیں دی تھی اور بڑے پیمانے پر لوگوں کے جمع ہونے پر پابندی عائد کی تھی۔ اس کے باوجود مظاہرین کی بھیڑ بڑھتی گئی، جس کے بعد مظاہرین اور دہلی پولیس کے درمیان جھڑپ ہو گئی۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے لاٹھی چارج کیا۔ دہلی پولیس نے کہا تھا کہ جنتر منتر کے علاوہ کسی بھی مقام پر پانچ یا اس سے زیادہ افراد کے جمع ہونے، احتجاجی ریلی اور مظاہرے پر پابندی ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی وارننگ دی گئی تھی۔ دوسری جانب سی جے پی کے مارچ کے پیش نظر سکیورٹی خدشات کے باعث دہلی میٹرو ریل کارپوریشن (ڈی ایم آر سی) نے دارالحکومت کے پانچ میٹرو اسٹیشن بند کر دیئے۔ اور انٹرنیٹ سروس معطل کر دی گئی اس کے باعث سینکڑوں مسافر پریشان ہوئے اور انہیں طویل راستے اختیار کرنے پڑے۔ راجیو چوک میٹرو اسٹیشن پر بند دروازوں کے قریب مسافروں کی بھیڑ دیکھی گئی، جبکہ پٹیل چوک اسٹیشن پر سکیورٹی اہلکاروں نے جنتر منتر [illegible] کیا۔ کچھ [illegible] برسائے۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے مطالبے پر جنتر منتر [illegible] سیلاب امڈ [illegible] ہوئیں۔ صبح نو بجے سے پہلے جنتر منتر کی طرف تمام سمتوں سے لوگ بڑھتے رہے اور مظاہرے میں شامل ہوتے رہے۔ سینٹرل سکریٹریٹ اور جنتر منتر کے آس پاس کے دیگر میٹرو اسٹیشنوں پر بھی بھیڑ پر قابو پانے اقدامات کیے گئے۔ ہاتھ میں ترنگا اور دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والے پلے کارڈز لئے مظاہرین کا سیلاب جنتر منتر سے پارلیمنٹ کی طرف بڑھا۔ مارچ نکلنے کے بعد بھی مظاہرین بڑی تعداد میں شامل ہوتے رہے۔ جنتر منتر سے نکل کر یہ مارچ جے سنگھ مارگ سے ہوتے ہوئے پارلیمنٹ مارگ پہنچا، جہاں پولیس نے انہیں روک دیا۔ پولیس نے لاؤڈ اسپیکر پر مظاہرین کو مطلع کیا کہ انہیں آگے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس دوران بھیڑ پر قابو پانے ریپڈ ایکشن فورس نے کچھ مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا۔ جنتر منتر سے آنے والی ویڈیوز میں دیکھا گیا ہے کہ آر اے ایف مظاہرین کو منتشر کرنے طاقت کا استعمال کر رہی ہے۔ بعد میں دہلی پولیس نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ میڈیا کے کچھ حصوں میں جنتر منتر پر دہلی پولیس کے تشدد یا لوگوں کو حراست میں لینے کے اکا دکا واقعات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ پولیس نے کہا کہ احتجاجی مظاہرہ کو پیشہ ورانہ طریقے سے سنبھالا جا رہا ہے اور امن و امان برقرار رکھنے میں پولیس کا تعاون کریں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء جیتنے کے بعد جمال نے میسی کو گلے لگایا

فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء جیتنے کے بعد اسپین کے نوجوان اسٹار الامین جمال اور ارجنٹائنا کے کپتان لیونل میسی کے

درمیان ہونے والی جذباتی ملاقات نے جشن کی تمام رونقیں اپنی جانب کھینچ لیں۔ فائنل کے اختتام پر جمال نے میسی کو گلے لگایا اور دونوں نے ایک دوسرے کے لیے احترام کا اظہار کیا۔ اس لمحے نے مداحوں کو ۱۹ر سال پرانی وہ مشہور تصویر یاد دلا دی، جس میں شیر خوار جمال کو میسی نے خیراتی فوٹوشوٹ کے دوران گود میں اٹھایا تھا۔ فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کے فائنل میں اسپین کی تاریخی فتح کے بعد جشن کے کئی یادگار مناظر سامنے آئے، تاہم سب سے زیادہ توجہ اسپین کے نوجوان اسٹار الامین جمال اور ارجنٹائنا کے عظیم فٹ بالر لیونل میسی کے درمیان ہونے والی جذباتی ملاقات نے حاصل کی۔ ٹرافی تقریب کے بعد دونوں کھلاڑیوں نے ایک دوسرے کو گرمجوشی سے گلے لگایا، جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوگئی۔ اس موقع پر اسپین ورلڈکپ جیتنے کی خوشی منا رہا تھا جبکہ ارجنٹائنا کو اضافی وقت میں ا۔صفر کی شکست کے بعد مایوسی کا سامنا تھا۔ اس کے باوجود یامال نے جشن کے دوران میسی کے پاس جا کر انہیں گلے لگایا اور دونوں نے مختصر گفتگو بھی کی۔ مداحوں نے اس لمحے کو کھیل کی حقیقی روح اور باہمی احترام کی بہترین مثال قرار دیا۔ یہ منظر اس لیے بھی غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا کیونکہ اس نے تقریباً ۱۹{ سال پرانی ایک تاریخی تصویر کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ ۲۰۰۷ء میں بارسلونا کے ایک خیراتی کیلنڈر کے لیے ہونے والے فوٹوشوٹ میں اس وقت کے نوجوان لیونل میسی نے صرف چند ماہ کے الامین جمال کو گود میں اٹھایا تھا۔ وہ تصویر برسوں بعد دنیا بھر میں وائرل ہوئی اور اب ورلڈکپ فائنل کے بعد دونوں کی ملاقات کو اسی کہانی کا خوبصورت تسلسل قرار دیا جا رہا ہے۔ جمال نے پورے ٹورنامنٹ میں اسپین کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا اور اپنی رفتار، مہارت اور تخلیقی کھیل سے شائقین کو متاثر کیا۔ دوسری جانب لیونل میسی اپنی چھٹی ورلڈکپ مہم میں ارجنٹائنا کو مسلسل دوسرے عالمی ٹائٹل تک پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکے، لیکن ان کے شاندار کریئر اور خدمات کے باعث مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں نے بھی ان کے لیے بھرپور احترام کا اظہار کیا۔ فائنل میں اسپین نے فیران ٹوریس کے اضافی وقت میں کیے گئے فیصلہ کن گول کی بدولت ارجنٹائنا کو ا۔صفر سے شکست دے کر اپنی تاریخ کا دوسرا فیفا ورلڈکپ جیت لیا۔ میچ کے بعد اگرچہ اسپین کی فتح جشن کا مرکز تھی، لیکن جمال اور میسی کی یہ مختصر مگر جذباتی ملاقات دنیا بھر کے فٹ بال شائقین کے لیے سب سے یادگار لمحوں میں شامل ہوگئی۔

ورلڈکپ نے اسٹیڈیم تو بھرے مگر کیا معیشت کو فائدہ ہوا؟

فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کو تاریخ کا سب سے بڑا اور مالی اعتبار سے کامیاب ترین عالمی ٹورنامنٹ قرار دیا جا رہا ہے، مگر تازہ معاشی اعداد و شمار ایک مختلف تصویر پیش کرتے ہیں۔

فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کو تاریخ کا سب سے بڑا اور مالی اعتبار سے کامیاب ترین عالمی ٹورنامنٹ قرار دیا جا رہا ہے، مگر تازہ معاشی اعداد و شمار ایک مختلف تصویر پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ فیفا نے ریکارڈ آمدنی حاصل کی، اسٹیڈیم تماشائیوں سے بھرے رہے اور میزبان شہروں میں سیاحت بڑھی، لیکن امریکہ، کنیڈا اور میکسیکو کی مجموعی معیشت پر اس کے اثرات توقعات سے کہیں کم رہے۔ ماہرین کے مطابق ورلڈکپ نے مقامی کاروبار کو وقتی فائدہ ضرور پہنچایا، تاہم وسیع پیمانے پر معاشی انقلاب برپا نہیں ہو سکا۔ فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کے اختتام کے بعد اب توجہ اس سوال پر مرکوز ہے کہ کیا دنیا کے سب سے بڑے فٹبال ایونٹ نے واقعی وہ معاشی انقلاب برپا کیا جس کے وعدے کیے جا رہے تھے؟ تازہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ جواب اتنا سادہ نہیں۔ ایک طرف فیفا نے ریکارڈ آمدنی حاصل کی، اسٹیڈیم تقریباً ہر میچ میں مکمل بھرے رہے اور لاکھوں شائقین نے میزبان ممالک کا رخ کیا، مگر دوسری جانب امریکہ، کنیڈا اور میکسیکو کی مجموعی معیشت پر اس کے اثرات محدود رہے۔ رپورٹ کے مطابق ورلڈکپ سے سب سے زیادہ فائدہ میزبان شہروں کے ہوٹلوں، ریستورانوں، بارز، ایئر لائنز، ٹرانسپورٹ اور خوردہ تجارت کو ہوا۔ کئی شہروں میں ہوٹلوں کی بکنگ ریکارڈ سطح پر پہنچی اور کھیلوں سے وابستہ کاروبار میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ تاہم ماہرین معاشیات کا کہنا ہے کہ یہ زیادہ تر عارضی اور مقامی نوعیت کا فائدہ تھا، جس نے قومی معیشت کی رفتار میں کوئی بڑی تبدیلی پیدا نہیں کی۔

امریکہ میں بینک آف امریکہ کے اعداد و شمار کے مطابق صارفین کے اخراجات میں اضافہ ضرور ہوا، لیکن روزگار، صنعتی پیداوار اور مجموعی اقتصادی ترقی جیسے اہم اشاریوں میں کوئی غیر معمولی تبدیلی ریکارڈ نہیں کی گئی۔ اسی طرح میکسیکو میں بھی ابتدائی اندازوں کے برعکس ورلڈکپ کا معاشی اثر توقع سے کم رہا۔ بعض تجزیہ کاروں نے واضح کیا کہ غیر یقینی تجارتی ماحول اور سرمایہ کاری میں سستی نے ورلڈکپ کے ممکنہ فوائد کو محدود کر دیا۔ اس کے برعکس فیفا کے لیے یہ ٹورنامنٹ غیر معمولی مالی کامیابی ثابت ہوا۔ نشریاتی حقوق، اسپانسرشپ، ٹکٹوں، مہمان نوازی اور تجارتی سرگرمیوں کی بدولت تنظیم کی آمدنی تقریباً ۱۵ر ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع ہے، جو اس کے ابتدائی تخمینوں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ یوں فیفا مالی اعتبار سے اس عالمی کپ کا سب سے بڑا فاتح بن کر سامنے آیا۔ معاشی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے بڑے کھیلوں کے مقابلوں سے مقامی کاروبار، سیاحت اور عالمی تشہیر کو ضرور فائدہ پہنچتا ہے، لیکن مستقل معاشی ترقی صرف ایک ٹورنامنٹ سے ممکن نہیں ہوتی۔ انفرااسٹرکچر، سرمایہ کاری، روزگار اور تجارتی پالیسیوں جیسے عوامل ہی طویل مدت میں کسی ملک کی معیشت کو مضبوط بناتے ہیں۔ اسی لیے ورلڈکپ ۲۰۲۶ء نے اگرچہ شاندار ماحول، ریکارڈ ہجوم اور اربوں ڈالر کی تجارتی سرگرمی پیدا کی، مگر مجموعی قومی معیشت پر اس کا اثر وعدوں کے مقابلے میں محدود رہا۔ ورلڈکپ 2026ء کے اختتام کے بعد معاشی ماہرین اور تازہ اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ اسٹیڈیم تو مکمل بھرے رہے، مگر اس سے میزبان ممالک (امریکہ، کینیڈا، اور میکسیکو) کی مجموعی معیشت پر کوئی بڑا یا پائیدار معاشی انقلاب برپا نہیں ہو سکا۔ اگرچہ ٹورنامنٹ نے مقامی سطح پر اربوں ڈالر کی معاشی سرگرمی کو جنم دیا، تاہم وسیع پیمانے پر اس کا فائدہ ملا جلا اور محدود رہا ہے۔ معیشت پر ہونے والے اثرات کی تفصیل درج ذیل اہم نکات سے سمجھی جا سکتی ہے۔ اس ورلڈکپ کا سب سے بڑا فاتح مالی طور پر فیفا خود رہا، جس نے ٹکٹوں کی فروخت، نشریاتی حقوق اور اسپانسرشپ کی مد میں ریکارڈ 15 ارب ڈالر تک کی تاریخی آمدنی حاصل کی۔ مقامی ہوٹل اور ریستوران: میزبان شہروں (جیسے کینساس سٹی، فلیڈیلفیا اور بوسٹن) کے ہوٹلوں، بارز، پبلک ٹرانسپورٹ اور خوردہ تجارت (Retail) کو قلیل مدتی زبردست فائدہ ہوا۔ بعض شہروں میں میچ کے دنوں میں ہوٹلوں کی آمدنی میں 50 فیصد تک کا اضافہ دیکھا گیا۔ ماہرینِ معیشت کے مطابق بڑے کھیلوں کے مقابلوں کے معاشی فوائد کو اکثر بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے، جس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

محمد شمی اور سراج کی حمایت میں آیا یہ عظیم کرکٹر، گمبھیر اور مینجمنٹ کو جم کر لگائی پھٹکار

انگلینڈ کے خلاف ونڈے سیریز میں ہارنے کے بعد سابق کرکٹر سنجے مانجریکر نے ٹیم انڈیا کو جم کر پھٹکار لگائی ہے

انگلینڈ کے خلاف ونڈے سیریز میں ہارنے کے بعد سابق کرکٹر سنجے مانجریکر نے ٹیم انڈیا کو جم کر پھٹکار لگائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محمد شمی-محمد سراج کی حمایت میں آ کر کہا کہ محمد سراج نے انگلینڈ کی پچوں پر انگلینڈ کی بلے بازی کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ دوسری طرف محمد شمی ڈومیسٹک (گھریلو) کرکٹ میں مسلسل اپنی قابلیت ثابت کرتے رہے ہیں۔ سابق کرکٹر نے منیجمنٹ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جب بیک اپ گیند بازوں کی پٹائی ہو رہی ہو، تو نوجوان گیند بازوں کو موقع دینے کے بہانے سینئر کھلاڑیوں کو باہر کرنا سمجھداری نہیں ہے۔ برطانیہ دورے پر ہندوستانی کرکٹ ٹیم 10 میچوں میں صرف ایک جیت درج کر پائی۔ یہ واحد جیت پہلے ونڈے میچ میں ملی۔ جب تیسرے ونڈے میچ کی باری آئی تو ہندوستانی گیند بازوں نے انگلینڈ سے لارڈس پر ونڈے کا سب سے بڑا اسکور بنوا دیا۔ 388 رنوں کے ہدف کے جواب میں ہندوستانی ٹیم 360 رن بنا سکی۔ اس خراب کارکردگی کے بعد عظیم کرکٹر سنجے مانجریکر نے ٹیم منیجمنٹ کی حکمت عملی پر سیدھا نشانہ سادھا ہے۔ سنجے مانجریکر نے کہا کہ جسپریت بمراہ کے بغیر ہندوستانی گیند بازی کافی کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے محمد شمی اور محمد سراج جیسے سینئر گیند بازوں کو ڈراپ کرنے سے ٹیم انڈیا کی گیند بازی کی پول کھل گئی ہے۔ انہوں نے کہا، ''2027 ورلڈکپ کے لئے ٹیم بنانے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ میچ ونر کھلاڑیوں کو نظرانداز کرتے رہیں۔ جسپریت بمراہ کے بغیر اس گیند بازی اٹیک میں دم دکھائی نہیں دیتا۔ محمد شمی اور محمد سراج جیسے سینئر گیند بازوں کو نظرانداز کرنے سے ہندوستانی گیند بازی کی کمیاں اجاگر ہو گئی ہیں۔'' سنجے مانجریکر نے محمد شمی-محمد سراج کی حمایت میں آ کر کہا کہ محمد سراج نے انگلینڈ کی پچوں پر انگلینڈ کی بلے بازی کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ دوسری طرف محمد شمی ڈومیسٹک (گھریلو) کرکٹ میں مسلسل اپنی قابلیت ثابت کرتے رہے ہیں۔ سابق کرکٹر نے منیجمنٹ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جب بیک اپ گیند بازوں کی پٹائی ہو رہی ہو، تو نوجوان گیند بازوں کو موقع دینے کے بہانے سینئر کھلاڑیوں کو باہر کرنا سمجھداری نہیں ہے۔ ایک طرف محمد شمی ہیں، جو چمپئنز ٹرافی 2025 کے بعد ہندوستانی ٹیم کے لئے کوئی بھی میچ نہیں کھیلے ہیں۔ وہیں محمد سراج کو آخری بار افغانستان کے خلاف ٹسٹ میں کھیلتے ہوئے دیکھا گیا تھا، لیکن ٹی-20 ورلڈکپ 2026 میں یو ایس اے کے خلاف میچ کے بعد وہ بھی ٹیم انڈیا کے لئے وائٹ بال (سفید گیند) کرکٹ کھیلتے نہیں نظر آئے ہیں۔ آپ کو بتا دیں کہ انگلینڈ کے خلاف ٹیم انڈیا کو 2-1 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ ٹیم انڈیا کے لئے بڑے جھٹکے سے کم نہیں ہے۔

اسپین نے میسی کو بے اثر کر دیا، فائنل میں ۹۰ر منٹ تک ایک بھی شاٹ نہ لگا

فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کے فائنل میں اسپین نے لیونل میسی اور ارجنٹائنا کے خلاف ایسی حکمت عملی اپنائی

فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کے فائنل میں اسپین نے لیونل میسی اور ارجنٹائنا کے خلاف ایسی حکمت عملی اپنائی جس نے عالمی فٹبال کے عظیم ترین کھلاڑی کو تقریباً مکمل طور پر کھیل سے باہر رکھا۔ میسی نے مقررہ ۹۰ر منٹ کے دوران ایک بھی شاٹ نہیں لگایا، جبکہ ارجنٹائنا بھی گول کی جانب کوئی مؤثر حملہ نہ کر سکی۔ فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کے فائنل میں اسپین نے صرف ارجنٹائنا کو شکست ہی نہیں دی بلکہ لیونل میسی جیسے عظیم کھلاڑی کو بھی غیر معمولی انداز میں بے اثر کر کے اپنی حکمت عملی کی برتری ثابت کر دی۔ نیوجرسی کے میٹ لائف اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس تاریخی مقابلے میں میسی مقررہ ۹۰ر منٹ کے دوران ایک بھی شاٹ نہیں لگا سکے، جو ان کے ورلڈکپ کریئر کا ایک منفرد اور غیر معمولی منظر تھا۔ اسپین کے کوچ نے میسی کو روکنے کے لیے اجتماعی دفاعی حکمت عملی اپنائی۔ مڈفیلڈر روڈری نے میسی کے لیے درمیانی حصے میں جگہ محدود رکھی، جبکہ بائیں جانب مارک کوکوریا نے مسلسل دباؤ برقرار رکھا۔ اسپین کی بلند دفاعی لائن اور جارحانہ پریسنگ نے ارجنٹائنا کو آزادانہ انداز میں کھیلنے کا موقع ہی نہیں دیا، جس کے نتیجے میں میسی پورے میچ کے دوران صرف ۱۵ر مرتبہ گیند کو چھو سکے۔ اعداد و شمار بھی اسپین کی مکمل برتری کی عکاسی کرتے ہیں۔ مقررہ وقت میں ارجنٹائنا گول کی جانب کوئی شاٹ لگانے میں کامیاب نہ ہو سکی، جبکہ اسپین نے مسلسل حملے کیے، زیادہ گیند اپنے پاس رکھی اور کھیل کی رفتار پر مکمل کنٹرول برقرار رکھا۔ ارجنٹائنا کے حملہ آور میسی تک مؤثر انداز میں گیند پہنچانے میں ناکام رہے، جس کے باعث دفاعی چیمپئن ٹیم پورے مقابلے میں دباؤ کا شکار دکھائی دی۔ میچ مقررہ وقت میں بغیر کسی گول کے برابر رہا، لیکن اضافی وقت میں اسپین نے اپنی برتری کو نتیجے میں تبدیل کر دیا۔ فیران ٹوریس نے فیصلہ کن گول کر کے اسپین کو ا۔صفر کی تاریخی فتح دلائی اور ٹیم نے ۲۰۱۰ء کے بعد دوسری مرتبہ فیفا ورلڈکپ ٹرافی اپنے نام کر لی۔ کھیل کے تجزیہ کاروں کے مطابق یہ فتح صرف انفرادی صلاحیت کا نتیجہ نہیں بلکہ اسپین کے منظم اجتماعی کھیل، بہترین پوزیشننگ اور دفاعی نظم و ضبط کی کامیابی تھی۔ ارجنٹائنا کی پوری حکمت عملی بڑی حد تک میسی کے گرد گھومتی رہی، لیکن اسپین نے انہیں گیند پر وقت اور جگہ دونوں نہ دے کر حریف کے سب سے بڑے ہتھیار کو غیر مؤثر بنا دیا۔ اسی دفاعی منصوبہ بندی نے آخرکار اسپین کو عالمی چیمپئن بنانے میں فیصلہ کن کردار ادا کیا۔

''دی اوڈیسی'' کے بعد کرسٹوفر نولن کا اگلا خواب؟ ہارر فلم بنانے کا اشارہ

کرسٹوفر نولن نے اپنی تازہ ترین فلم ''دی اوڈیسی'' کی کامیابی کے بعد پہلی بار ہارر فلم بنانے کے امکان کا عندیہ دیا ہے

ہالی ووڈ کے معروف ہدایت کار کرسٹوفر نولن نے اپنی تازہ ترین فلم ''دی اوڈیسی'' کی کامیابی کے بعد پہلی بار ہارر فلم بنانے کے امکان کا عندیہ دیا ہے۔ نولن کا کہنا ہے کہ اگر انہیں کوئی ایسی کہانی ملی جو واقعی منفرد اور خوفناک ہو تو وہ اس صنف میں ضرور کام کرنا چاہیں گے۔ تاہم انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ''دی اوڈیسی'' جیسے انتہائی مشکل منصوبے کے بعد وہ کچھ عرصہ آرام کریں گے اور ان کی اگلی فلم آنے میں کم از کم تین سال لگ سکتے ہیں۔ فلم ''اوپن ہائیمر'' اور حال ہی میں ریلیز ہونے والی ''دی اوڈیسی'' کے ذریعے ایک بار پھر دنیا بھر میں دھوم مچانے والے آسکر یافتہ ہدایت کار کرسٹوفر نولن نے عندیہ دیا ہے کہ ان کا اگلا بڑا منصوبہ ہارر (خوفناک) فلم بھی ہو سکتا ہے۔ ایک حالیہ انٹرویو میں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ کبھی ہارر فلم بنائیں گے تو انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ اس کے لیے انہیں منانے کی ضرورت نہیں، صرف ایک ایسی کہانی درکار ہے جو انہیں واقعی متاثر کرے۔ نولن نے کہا کہ اچھی ہارر فلم بنانا آسان کام نہیں۔ ان کے مطابق حقیقی خوف صرف اچانک چونکا دینے سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے مضبوط جذبات، نفسیاتی کشمکش اور گہرا ڈراما ضروری ہوتا ہے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ اگر کوئی منفرد اور طاقتور خیال سامنے آیا تو وہ اس صنف میں ضرور قسمت آزمائیں گے۔ ان کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب ''دی اوڈیسی'' دنیا بھر کے سنیما گھروں میں کامیابی سے چل رہی ہے۔ ہومر کی شہرۂ آفاق رزمیہ داستان پر مبنی اس فلم کو ناقدین نے نولن کے کریئر کی بہترین فلموں میں شمار کیا ہے، جبکہ باکس آفس پر بھی اسے زبردست کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ ابتدائی جائزوں میں فلم کو ''شاندار''، ''تاریخی'' اور ''کریئر کی بہترین تخلیق'' قرار دیا گیا ہے۔ تاہم نولن کے مداحوں کو ان کی اگلی فلم کے لیے طویل انتظار کرنا پڑ سکتا ہے۔ خود ہدایت کار نے انکشاف کیا ہے کہ ''دی اوڈیسی'' کی تیاری جسمانی اور ذہنی طور پر ان کے لیے بے حد تھکا دینے والی رہی۔ ان کا کہنا تھا کہ اتنے بڑے پیمانے پر فلم بناتے ہوئے وہ اپنی برداشت کی آخری حد تک پہنچ گئے، اس لیے وہ اب کم از کم تین سال کا وقفہ لینا چاہتے ہیں۔ اگرچہ نولن نے اپنی ممکنہ ہارر فلم کے بارے میں کوئی تفصیلات یا کہانی ظاہر نہیں کی، لیکن ان کے اس ایک بیان نے ہی دنیا بھر کے فلمی شائقین میں نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ سوشل میڈیا پر مداحوں کی بڑی تعداد کا کہنا ہے کہ اگر ''میمنٹو''، ''انسپشن''، ''انٹرسٹیلر''، ''اوپن ہائیمر'' اور اب ''دی اوڈیسی'' جیسے شاہکار بنانے والا ہدایت کار ہارر صنف میں قدم رکھتا ہے تو یہ جدید سنیما کی سب سے منفرد خوفناک فلم ثابت ہو سکتی ہے۔

فٹبال ورلڈکپ: پہلی بار ہاف ٹائم شو، میڈونا، بی ٹی ایس، جسٹن بیبر، شکیرا کا جلوہ

فیفا ورلڈکپ کی ۹۶ر سالہ تاریخ میں پہلی بار فائنل کے دوران سپر باؤل طرز کا ہاف ٹائم شو پیش کیا گیا، جس نے کھیل اور موسیقی کو ایک ہی اسٹیج پر جمع کر دیا

فیفا ورلڈکپ کی ۹۶ر سالہ تاریخ میں پہلی بار فائنل کے دوران سپر باؤل طرز کا ہاف ٹائم شو پیش کیا گیا، جس نے کھیل اور موسیقی کو ایک ہی اسٹیج پر جمع کر دیا۔ نیوجرسی کے میٹ لائف اسٹیڈیم میں ہونے والے اس تاریخی شو میں میڈونا، بی ٹی ایس، جسٹن بیبر، شکیرا اور برنا بوائے سمیت عالمی شہرت یافتہ فنکاروں نے پرفارم کیا، جبکہ شو کا اختتام کولڈ پلے کے کرس مارٹن اور بچوں کے کوائر کی خصوصی پیشکش پر ہوا۔ فیفا ورلڈکپ ۲۰۲۶ء کے فائنل میں صرف اسپین کی تاریخی فتح ہی نہیں بلکہ ایک اور منفرد روایت نے بھی دنیا بھر کی توجہ حاصل کی۔ نیوجرسی کے میٹ لائف اسٹیڈیم میں کھیلے گئے فائنل کے دوران پہلی مرتبہ سپر باؤل طرز کا ہاف ٹائم شو پیش کیا گیا، جس کے ساتھ فیفا نے اپنی ۹۶ر سالہ تاریخ میں ایک نئی روایت کا آغاز کیا۔ تقریب کو گلوبل سٹیزن کے اشتراک سے تیار کیا گیا جبکہ اس کی فنکارانہ نگرانی کولڈ پلے کے مرکزی گلوکار کرس مارٹن نے کی۔ تقریب کا آغاز پاپ آئیکون میڈونا نے اپنے مشہور گیت ''Music'' سے کیا۔ اس موقع پر برازیل کے سابق عالمی شہرت یافتہ فٹ بالرز رونالڈو اور رونالڈینیو بھی اسٹیج پر ان کے ساتھ موجود تھے، جس سے موسیقی اور فٹ بال کا یادگار امتزاج دیکھنے کو ملا۔ اس کے بعد جنوبی کوریا کے عالمی شہرت یافتہ بینڈ بی ٹی ایس (BTS) نے اپنے مقبول گیت ''Dynamite'' پر پرفارم کیا، جس پر اسٹیڈیم میں موجود ہزاروں شائقین نے بھرپور جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ شو کے دوران امریکی اداکار جیسن سوڈیکس نے اپنے مشہور کردار ٹیڈ لاسو کے روپ میں مختصر مگر دلچسپ انداز میں شرکت کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ کنیڈین گلوکار جسٹن بیبر نے اپنے گیت ''Everything Hallelujah'' کی صوتی (Acoustic) پیشکش کی، جس کے بعد کولمبیا کی سپر اسٹار شکیرا اور نائجیرین موسیقار برنا بوائے نے مشترکہ طور پر فیفا ورلڈکپ 2026 کا آفیشل ترانہ ''Dai Dai'' پیش کیا۔ اس پرفارمنس کو تقریب کا نقطۂ عروج قرار دیا گیا اور شائقین نے بھرپور داد دی۔ ہاف ٹائم شو کا اختتام پی ایس ۲۲ر کورس کے بچوں اور کولڈ پلے کے کرس مارٹن کی مشترکہ پیشکش ''We Dance'' پر ہوا، جس میں اتحاد، امن اور تعلیم کا پیغام دیا گیا۔ اس تقریب کا مقصد صرف تفریح فراہم کرنا نہیں تھا بلکہ FIFA Global Citizen Education Fund کے لیے فنڈز اور آگاہی جمع کرنا بھی تھا، جو دنیا بھر کے بچوں کی تعلیم اور کھیلوں کے فروغ کیلئے کام کر رہا ہے۔ تقریب میں موسیقی کے علاوہ ہالی ووڈ اور کھیلوں کی متعدد شخصیات بھی شریک ہوئیں۔ ٹام کروز، جینیفر ہڈسن اور دیگر معروف چہروں کی موجودگی نے اس تقریب کو مزید یادگار بنا دیا۔ فیفا حکام کے مطابق اس تاریخی تجربے کا مقصد ورلڈکپ فائنل کو کھیل کے ساتھ ساتھ عالمی تفریحی ایونٹ کی حیثیت دینا تھا، جیسا کہ امریکی سپر باؤل میں برسوں سے ہوتا آ رہا ہے۔

کارگل جنگ پر مبنی 'آپریشن سفید ساگر' کا ٹریلر جاری، ۷ر اگست کو نیٹ فلکس پر ریلیز

۱۹۹۹ء کی کارگل جنگ میں ہندوستانی فضائیہ کے اہم مشن آپریشن محفوظ ساگر پر مبنی ویب سیریز کا ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے۔ ہدایتکار اونی سین کی اس جنگی ڈراما سیریز میں ہندوستانی فضائیہ کے گولڈن ایرو اسکواڈرن کی کہانی پیش کی گئی ہے

۱۹۹۹ء کی کارگل جنگ میں ہندوستانی فضائیہ کے اہم مشن آپریشن محفوظ ساگر پر مبنی ویب سیریز کا ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے۔ ہدایتکار اونی سین کی اس جنگی ڈراما سیریز میں ہندوستانی فضائیہ کے گولڈن ایرو اسکواڈرن کی کہانی پیش کی گئی ہے، جس میں جنگی کارروائیوں، قربانیوں اور فرض شناسی کو حقیقی واقعات سے متاثر ہو کر فلمایا گیا ہے۔ سیریز میں سدھارتھ، جمی شیرگل، ابھے ورما، دیا مرزا اور دیگر فنکار نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں، جبکہ اس کا پریمیر ۷ر اگست کو نیٹ فلکس پر ہوگا۔ ۱۹۹۹ء کی کارگل جنگ کے دوران ہندوستانی فضائیہ کے اہم فضائی آپریشن ''آپریشن سفید ساگر'' پر مبنی ویب سیریز کا سنسنی خیز ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے، جس میں جنگی کارروائیوں، فضائی معرکوں اور فوجی اہلکاروں کی قربانیوں کو مرکزی موضوع بنایا گیا ہے۔ سیریز کے ٹریلر میں ہائی آکٹین فضائی ایکشن کے ساتھ جذباتی کہانی کو یکجا کیا گیا ہے، جبکہ اسے حقیقی واقعات سے متاثر ایک محبِ وطن جنگی ڈرامے کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ کہانی گولڈن ایرو اسکواڈرن کے گرد گھومتی ہے، جس کی قیادت ونگ کمانڈر بی ایس دھنوا ''ٹونی'' کے کردار میں جمی شیرگل اور اسکواڈرن لیڈر راجے آہوجا کے کردار میں سدھارتھ کرتے دکھائی دیں گے۔ سیریز میں ابھے ورما فلائنگ آفیسر آر ایس دھالیوال ''دھالی''، مہر آہوجا فلائنگ آفیسر سی ایچ بال ریڈی ''بالڈی''، تارک رائنا فلائٹ لیفٹیننٹ جتیندر سنگوان ''سانگی'' اور ارناو بھسین فلائنگ آفیسر امیت گپتا ''گوفی'' کے کردار نبھا رہے ہیں، جو جنگ کے دوران انتہائی خطرناک فضائی مشنز انجام دیتے ہیں۔ سیریز میں اس اسکواڈرن کی وہ کہانی پیش کی گئی ہے جو کارگل جنگ کے دوران ہندوستانی فضائیہ، بری فوج اور بحریہ کی مختلف یونٹس کے ساتھ مل کر انجام دیے گئے اہم آپریشنز کا حصہ رہی۔ ہدایت کار اونی سین نے سیریز کے بارے میں کہا کہ آغاز ہی سے ان کی کوشش تھی کہ آپریشن محفوظ ساگر کی داستان کو دیانت داری، حقیقی انداز اور جذباتی گہرائی کے ساتھ پیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ فوجی آپریشن اپنی جگہ غیر معمولی تھا، لیکن ان کے لیے اصل اہمیت ان پائلٹس، فوجی افسران اور ان کے خاندانوں کی ہمت اور قربانی کو نمایاں کرنا تھا، جنہوں نے ملک کی خاطر اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ اونی سین نے اس منصوبے پر اعتماد کرنے اور تخلیقی آزادی فراہم کرنے پر نیٹ فلکس، پروڈیوسرز، اداکاروں اور پوری تکنیکی ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ سیریز حقیقی ہیروز کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرے گی اور دنیا بھر کے ناظرین کو ان کی داستان سے جوڑے گی۔ دوسری جانب نیٹ فلکس انڈیا کی وائس پریزیڈنٹ (کنٹینٹ) مونیکا شیرگل نے کہا کہ '''آپریشن سفید ساگر'' ان کہانیوں میں شامل ہے جنہیں اسکرین پر لانا ان کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ ان کے مطابق کارگل جنگ میں ہندوستانی فضائیہ کے کردار کو اس پیمانے پر پیش کرنا نیٹ فلکس انڈیا کی اب تک کی سب سے بڑی پروڈکشنز میں سے ایک ہے، جو ہندوستانی فضائیہ کے تعاون، وی ایف ایکس ماہرین، تکنیکی ٹیم اور فلم سازوں کی مشترکہ محنت سے ممکن ہو سکی۔ انہوں نے کہا کہ سیریز نہ صرف بڑے پیمانے پر تیار کی گئی ہے بلکہ اس میں ہمت، قربانی اور جذبۂ وطن کو بھی مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس ویب سیریز کی ہدایت کاری اونی سین نے کی ہے، جبکہ اسے ابھیجیت سنگھ پرمار اور کشل سریواستو نے تخلیق کیا ہے۔ سیریز کو میچ باکس شاٹس ایل ایل پی کے سنجے روترے اور سریتا پاٹل نے فیل گڈ فلمز کے محبوب پال سنگھ برار کے اشتراک سے پروڈیوس کیا ہے۔ کاسٹ میں سدھارتھ، جمی شیرگل، ابھے ورما، تارک رائنا، دیا مرزا، پراجکتا کولی، عادل حسین، مہر آہوجا، ارناو بھسین اور امریتا باغچی شامل ہیں۔ '''آپریشن سفید ساگر'' کا پریمیر ۷ر اگست کو اسٹریمنگ پلیٹ فارم نیٹ فلکس پر کیا جائے گا۔ ۱۹۹۹ء کی کارگل جنگ کے دوران ہندوستانی فضائیہ کے تاریخی مشن پر مبنی ویب سیریز 'آپریشن سفید ساگر' کا سنسنی خیز ٹریلر جاری کر دیا گیا ہے۔ یہ جنگی ڈراما سیریز ۷ر اگست ۲۰۲۶ء کو او ٹی ٹی پلیٹ فارم نیٹ فلکس (Netflix) پر ریلیز کی جائے گی۔ کہانی کا محور: یہ سیریز کارگل جنگ کے دوران انڈین ایئر فورس کے 'گولڈن ایرو اسکواڈرن' کی فضائی کارروائیوں، فرض شناسی اور قربانیوں کی حقیقی داستان پر مبنی ہے۔ اس ہائی وولٹیج وار ڈراما سیریز کی ہدایت کاری اونی سین۔ سیریز میں سدھارتھ، جمی شیرگل، ابھے ورما، دیا مرزا اور دیگر نامور فنکار اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ ٹریلر میں جنگی فضائی معرکوں اور سنسنی خیز ایکشن کی جھلکیاں دکھائی گئی ہیں، جس نے ریلیز سے پہلے ہی شائقینِ سینما کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی ہے۔ ہدایتکار اونی سین کی اس ملٹری ڈراما سیریز میں ہندوستانی فضائیہ کے گولڈن ایرو اسکواڈرن کی بہادری، قربانیوں اور سچے واقعات کو فلمایا گیا ہے۔ سدھارتھ، جمی شیرگل، ابھے ورما، دیا مرزا اور پراپتی رائے۔ کارگل جنگ کے دوران اونچی چوٹیوں پر دشمن کے خلاف فضائیہ کی فضائی کارروائیاں اور پائلٹس کی سچی داستانیں۔